

شرح اردو زبان جمل لہتن شش طہوری

الحمد لله رب العالمین و صلی علیہ وسلم و سلم شش طہوری

کہ جناب فیض آب فضیلت و تشنگاہ مولوی حکیم شیخ عبدالغفریضا

یادی اسٹنٹ پروفیسر زبان عربی و فارسی کینگ کالج لکھنؤ

باجازت و ایماؤ ذی قدر و الاشان سٹریمر جی ہواٹ صاحب

پریسپل کالج مذکور فارسی کورس فرسٹ آرٹ یونیورسٹی

عام فہم شرح اردو زبان میں لکھی ہے۔

پیشکش جناب فشتی گنیشی صاحب باجارت مصنف

ہوئے ہیں۔

بہتر محفوظ رکھا گیا ہے کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف

مطبع کا انڈیا میں

مطبع نامی فشتی نوگاشورین چھاپی گئی

قیمت فی جلد و محصول ڈاک

۱/۰

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE12963



سرود سرود بان عشق تکرار قال کہ پورس سرادستان حال کار کام و زبان سافہ بشہد شامی صالہی عذیبہ اہلیان
اندک کہ جانشین تہوہ اسے تکرار پورس سرادستان حال کار کام و زبان سافہ بشہد شامی صالہی عذیبہ اہلیان

الفاظ سرود پورس سرادستان اور پورس سرادستان شعر معروف بھی جائز ہے۔ فہمہ وراگ اور جازا سخن اور پورس
کی آواز کو بھی کہتے ہیں سرادبان جمع سرادے اسم فاعل سرادبان سے۔ گانے والا (سرود سرادے) شاعر و شاعر
نہوان عشق ہا کہ سر صحبت رکھنا اور مطلق سے زندگی کرنا۔ اہل فارس عیش و نشاط کے معنی میں استعمال کرتے
ہیں کہہ پورس سرادستان (عشق تکرار) مقلوب الافاقہ ہے یعنی کہہ عشق سرادستان اور یہ کلمہ ظرفیت کا فائدہ دیتا ہے جو
زان و غیرہ قال گفتار بیان شہادہ و علم و تاہان شریعت ہوی سے مراد ہے پورس پورس را و نفیم ان۔
پورس نو۔ شدہ و رسیدہ و پورس یہ ہے (رس) رسیدن کے مراد اور (نو) اسم سے۔ ایسا کہ
فاعلیت یا مفعولیت یا ظرفیت و غیرہ کے معنی دیتا ہے جو پورس سرادستان کہ معنی جاسے قطرون و جابربہ معنی
آکہ جابربہ کہ ہے سرادستان وہ بانچہ کہ گھر میں تیار کرین اس میں ترکیب مقلوب ہے اور تک اضافت
سبب تقدیم مضاف کے ہے یعنی استان سراد۔ مجازاً اس گھر میں باغ ہوا جو بھی کہتے ہیں اور استان سراد

لفظ ہوتان کا ہے اوجھ اسکی بساتین اتی ہر حال اصطلاح صوفیہ میں ایک کیفیت ہے کہ مواہب انہی سے
 ایک کے دلیر بے کسب و کتاب کے وارد ہو اور ترقی اور منزل کر کے چونکہ علمائے ظاہر میں نقطہ قال ہونا
 بوجہ سے اوجھیں اہل قال کہتے ہیں اور صوفیہ کو اہل حال اور باطنی اوضاع و اطوار کے بھی آتا ہے کام تالو۔
 ہر قصہ کار کام زبان ساختن تلمذ و اسودہ ہونا غلبہ البیان بفتح اول و سکون دوم شیرین گفتار
 شیرین کلام چاستنی مزہ و اندک ہر چیز و نمونہ خوردنی و نوشیدنی کہ واسطے دریافت مزہ کے چکھدج اور وہ
 مزہ جو شیرینی بنانے کے واسطے توام بنایا جاتا ہے فغمہ اواز نرم و خوب اور اصطلاح موسیقی میں ایک وزن
 نام ہے شکرین مرکب ہے شکر اور (رین) نسبت سے جیسے زرین و سیمین کے مخفف ہر نامے کا
 بلکہ معنی خلق اور بانسلی اور خامہ کے ہیں۔

ترکیب (سرود سرایان عشرتکدہ قال) مبتدا (غلبہ البیان اند) خبر (کہ نورس سربستان حال کا کام
 بیان ساختہ اند) جملہ ہو کر بیان یا صفت ہے مبتدا کی (بیشد شامی صافی) متعلق خبر (کہ جاشنی الی اتفاق
 سلسلہ ہو کر بیان یا صفت ہے صافی کی۔

سرایان (سرود - سرایان - حال - نے -) میں براءت الاستدلال ہے (قال - حال -) میں صفت
 خدا ہے (کار - کام) میں ایرام ہے کیونکہ کام یعنی کار کے بھی آیا ہے جیسے کار ورائی اور کام روائی
 سرود - سرایان -) میں صنعت اشتقاق ہے - اور اس لحاظ سے کہ عادل شاہ کا شعر نور سپور اور
 بیاب نورس ہے لفظ (نورس) میں لطف تناسب ہے (سرود - بستان) میں صنعت تخیل ہے کیونکہ
 رود نام باجے کا ہے اور یعنی تار رباب جنگ کے ہے - بستان کی تان یعنی آواز فغمہ اگرچہ لفظ ہندی ہے
 مگر خالی لطف سے نہیں (چاشنی - شکرین) پر عایت نے کے ہے کہ شکرین کو بھی کثرت میں اگرچہ بیان پر ہے
 معنی خوب ہیں ہیں۔

حاصل - اہل شریعت نبوی کہ علم باطن و عرفان سے بھی مذاق رکھتی ہیں ایسے صانع کی تعریف
 این خوش بیان ہیں کہ او سننے کی رگ و پیچھ میں کہ ایک چوب خشک ہر مزہ اور لطف فہمائے
 شکرین و شیرین کا ساری فرمایا یعنی اوسکی ایسی ذات پاک ہے کہ اہل ظاہر باطن اوسکی شامین مستغرق
 خوش نفسان میں نشاط کہ بہ بسط بساط اینساط پرداختہ نر لال حمد خائفے رطب اللسان اند کہ گل تراکتا
 ترید شافہار صوت و صدا و مانیدہ -

بالفاظ - خوش نفس یعنی مطرب خوش آواز اور سخور شیرین گفتار نشاط شادمانی و خوشی اور نام پر پڑے
 سرود بسط یا بفتح کسی چیز کا کہونا اور بچھنا بساط بالکسر بچھنا نر لال یا لقم ایک ہر ت - کچھ پوری کا نام
 جو حسین نہایت صاف اور سرو پانی ہوتا ہے اوسے پانی کو اپ نر لال کہتے ہیں - عجاڑا سرود اور شیرین پانی
 کو کثرت میں رطب یا بفتح تر لسان بالکسر زبان رطب اللسان خوش بیان و بفتح زبان تراکتا خوش مزہ

شعر و سہ شعر ظہوری
 شعر و سہ شعر ظہوری
 شعر و سہ شعر ظہوری

مجازیان عشاق آہی اور اس کے راہ کے سالک مراد ہیں طنبور ایک باجا ہے جس کے موجب ترک ہیں۔ اصل سکی (طنبور) بفتح تاء و قافی ہے مگر اہل عرب نے بطار حطی مضموم معرب کر لیا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ (توبرہ) ہندی میں کہہ کر کو کہتے ہیں چونکہ یہ باجا اوسے سے بنتا ہے لہذا اوسکی نام سے مشہور ہو گیا اور کچھ اصل کو متغیر ہو گیا ہے تسمیۃ الشی باسم مادۃ اور تک تار طنبور سے وہ اثر مراد ہے کہ نغمہ طنبور سے حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی لطف ہے کہ طنبور کے تاروں پر صفائی آواز کے لیے نمک ملتے ہیں۔ یا آخر تک تار طنبور مراد ہو کہ نمک ریزی کے مشابہ ہے ترکاں سو ترکستان کے رہنما مراد ہیں۔ مثل ہندیوں کے۔ یہاں مخالف راہ خدا کے مراد ہیں۔ ترک طنبور اور نے خوب بجاتے ہیں اسوجہ سے اندھون ساز بنو اکثر انکی طرف منسوب کرتے ہیں اور زمانہ قدیم میں ترکستان میں کفر کا ظہور بہت تھا جب کہ ہند میں شکر خند تبسم اور شکر خند زخم از نمک) پھٹ جانا اور زخم کا زیادہ ہو جانا۔

حاصل۔ اگرچہ ترک مسلک میں مخالف ہیں لیکن اوسکے دیار کے مشتاق اور اوسکی عشاق محبت سے ایسی بادہ وحدت میں سرگرم ہیں کہ اذکار زخم جگر تو یک تار طنبور ترکوں سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اوسکے عشق کی ترقی ہوتی ہے یعنی ہر چیز میں اوسکا ظہور پاتے ہیں ہر افاق ہوا تھا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عشاق اپنے زخم عشق کا اندمال نہیں چاہتے ہیں۔ شعر منہ مر ہم زخم منکر من + نشان قاتل خود دوست دارم۔

جلاجل اور ارق درختان ہو اسے اور ترانہ رنیر
الفاظ۔ جلاجل بالفتح جمع جلیجلی بمعنی مجاہد جلاجل اوراق میں اضافت شہی ہے۔ ہوا باد و خواہش
و آرزو و محبت اس لفظ میں ایہام ہے۔

حاصل۔ درختوں کے پتے اوسکے عشق میں ترانہ رنیر و نغمہ انگیز ہیں اور لطف یہ ہے کہ درختوں کے پتوں سے ہوا چلنے کے وقت طرح طرح کی آوازیں نکالتی ہیں۔

و بلبلان منقار بلبلان بنوای اور نغمہ خیر
الفاظ۔ بلبلان بالتحریک جھنگ اور بعض الغوزہ کو کہتے ہیں مگر استعارہ اسکا منقار کے ساتھ
جھنگ پر گواہی دیتا ہے منقار ایک سے نقر کا اسم آکر ہے بمعنی چوچ کہ دانہ چوکا آکر ہے نوا یا لفظ نغمہ
شکر۔ سیاس۔ نام مقام ازبکستانی نغمہ خیر مفید معنی طریقت جیسے موج خیر اور حسن خیر۔

حاصل۔ منقار بلبلوں کی کہ بلبلان کے مانند سے اکثر قواس کی شکر سیاس میں زمرہ پر کار و نواز
تنبوی۔ درین بستان سرا آئندہ غلغل + سخن گردید گلین نغمہ بلبل +
الفاظ۔ درین بستان سرا مراد دنیا غلغل باضم سوزن بلبل شو بلبلان و مرغان و رعایت
مستی و صدا و آواز و شور شرخ و غوغا و شہرت گلین درخت گل و بیج درخت گل
حاصل۔ اگر ہر دو مصرعہ کو ایک جملہ قرار دیں تو آئندہ غلغل کو بستان سرا کی صفت یا حال کہیں نہیں

اس بہتان سراے افندہ غفل میں خدا سے کریم نے سخن کو گلبن کیا اور نغمہ کو بلبیل بنایا۔ یا ہر دو مصرعہ حیدر احمد ہون یعنی اس بہتان سراے میں جناب باری نے اپنے شہرت کا غلغلہ ڈالا کہ کوئی جگہ اس کو نہ کرے خالی نہیں اور اس نے سخن کو گلبن قرار دیا اور نغمہ کو بلبیل جیسا کہ بلبیل مشتاق گلبن ہے ویسا ہی نغمہ سخن کا مشتاق اور محتاج الیہ ہے (سخن را کردہ گلبن نغمہ بلبیل) کا نسخہ بہتر ہے۔

زبان را مطرب بزم دہن کرد + نفس را دلکش ساز سخن کرد

الفاظ۔ مطرب۔ گانے والا بزم۔ شراب و چین و معانی کی مجلس نفس بابتفتح دم و آمد و رخت لیسیم از بینی یادمان جمع اسکی انفاس ہے اور نفوس و انفس جمع ہے نفس بابتفتح و سکون فلک بمعنی جان و روح و ذکر رگ بین گانے والے کی موافقت کرنے والا اور آواز ملائی والا جسکو بازو بھی کہتے ہیں۔

حاصل۔ بزم دہن کو زبان سے رونق دی اور سخن کی نفس سے اعانت فرمائی۔ بزم دہن ہونا خالی از لطفت نہیں کہ زبان دانوں کے درمیان ترانہ بگنی کرتی ہے اور بغیر دانتوں کے فصاحت کلام مشکل ہے اور نفس کے لیے لفظ دلکش کا لانا باعث زیادتی لطافت ہے۔

قبضہ نغمہ اسرار برداشت + رصندوق تن خلق از غنوں ساخت

الفاظ قبضہ نگاہ رکھنا از غنوں فارسی میں اسکا مخفف از غن مشتعل ہے اب یہاں غن بمعنی کلمات فارسی سے بدل کر ارگن کہنے لگے۔ بنانے والا اسکا افلاطون حکیم ہے اب اسکو رومی اور انگریز اکثر بجاتے ہیں اسوجہ سے اونھیں کی طرف منسوب ہو کر انگریزی باجا مشہور ہے صورت اسکی مثل صندوق کے ہوتی ہے اور بہت سے ساز اور چین جمع ہوتے ہیں بجانے کے وقت آوازین مختلف اس سے نکلتی ہیں اور غنوں نے اسکے معنی (جمع ساز) لکھے ہیں اور تن خلق کا استعارہ اسکے ساتھ اسلیے ہے کہ از غنوں سے آوازین گوناگون اور نرنگے ہائے پو قلموں نکلتے ہیں جیسے کہ مخلوقات خدا میں اسکی قدرت کے برابر اسرار پوشیدہ ہوتی ہیں۔

حاصل۔ حق تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ اپنے اسرار کے غنوں کو یکجا کرے لہذا اوس نے تن خلق کے صندوق کو یعنی خلق کو از غنوں اور منظر اسرار غیر متناہی بنایا۔ یا یہ کہ از غنوں سے افشائے زار اور ظہور نعمات ہوتا ہے اس لیے اوس تعالیٰ نے اپنے نعمات اسرار کے قبضہ کے لیے خلق کے تن کا صندوق بنایا اور اوس میں لا انتہا اسرار و عوامض پوشیدہ ہیں۔

رباب از مقرر ارادہ بگفتن + شہر میں خشک آگنیں اوپوست برتن

الفاظ رباب بالضم و بابتفتح نام ہے ایک ساز کا کہ اسکا اور بجا نغمہ کو پست ہوتا ہے یا بمعنی دریا ہے اس کے مقرر از خلاصہ زار و اسرار آمد بگفتن آمادہ گفتن گردین و گفتگو نمودن۔ شہر میں خشک آگنیں شہر سے متصل ہے مضاف الیہ تن کا ہے۔

حاصل۔ رباب کے تن پر کا پوست خشک ہو گیا اسوجہ سے کہ وہ اسرار الہی ضبط نہ کر سکا۔ اگر اس شعر کو شعرِ سابق کے مضمون سے متعلق کریں تو بھی ہو سکتا ہے کہ خداوند کریم نے واسطے ضبطِ نعمہ اسرار کے تنِ خلق کو از غم بنایا مگر رباب سے اسکی تمیز نہ ہو سکی اور اوس سے نعمات اسرار ظاہر ہوئی ایسے اوسکی تن پر شدتِ غم و اندوہ سے پوست خشک ہو گیا کچھ فعل مخالف رضا ہے الہی اوس سے وقوع میں آیا۔

گلِ داغش کسی را رستہ از شاخ + کہ چون نے استخوانش گشتہ سوراخ
الفاظ گلِ داغش یعنی گلِ مجتبیٰ را سے اضافت استخوان سوراخ گشتن مراد از سوراخ و رستہ خوان
گردیدن آسوراخ یعنی سوراخ دار یا مبالغہ یعنی بالکل و تمامہ سوراخ سوراخ ہو گئی۔
حاصل۔ خدا کے عشق و محبت کا پھول اوسکی شاخ سے اوگا اور اوسیکو حاصل ہوا کہ استخوان
اوسکی زیادتی مشقت اور محنت نفس کشی سے بالکل سوراخ سوراخ ہو گئے۔

چوئے آنکس نفس در غمہ افکند + کہ از کاہش سراپا نے خود افکند
الفاظ۔ نفس بر غمہ افکند صاحبِ غمہ و مستغرقِ غمہ ہونا و غمہ کرنا کاہش کا بیدن کا حاصل معصوم
آکندن پر کردن از کاہش سراپا آکندن کنایہ ہے بالکل خالی کرنے سے۔
حاصل۔ مثل نے کے وہی شخص نعمات الہی پر قادر ہوا کہ آکر بالکل کاہش سے اپنے بھر دیا اور خود
سورہ خالی ہوا اور یہ ظاہر ہے کہ نے جب تک اندر سے کاہیدہ اور خالی نہو تب تک اوس سے نعمات کا طوبی
مکن نہیں سکاہش اور آکندن میں صنعت و تضاد و مقابلہ ہے۔

چو از در درش شود پشت دوتا چنگ + دو دل تار با عرنالہ در چنگ

الفاظ۔ دوتا چنگ و خمیدہ چنگ نام ہے ایک ساز کا کہ پشت اوسکی خمیدہ ہوتی ہے اور یعنی چنگل کا بھی
اسے تار پائے نالہ آہ و نالہ یا کنایہ ہے سبک اشک سے۔

تاریکیب طر شوقِ ناکس (پشت دوتا) یا ضایعت تو صیفی خبر فعل ناقص (چنگ) اسم فعل ناقص یہ جملہ
شرط ہے (دو) فعل اور دوتا حال (تار پائے نالہ در چنگ) حال یہ جملہ طر سے شرط ہے۔

حاصل۔ جبکہ درد اور شوق الہی میں چنگ اپنی قد کو خمیدہ اور پشت کو دوتا کر تا ہے تب خلائق
کے دل نالے ستار مارتھ میں لئے ہوئے اوسکی طرف دوڑتے ہیں یعنی گریبان اور نالہ کہان اوسکی

من متوجہ ہوتے ہیں الملوخ جو کہ عشق الہی میں تکلیف اٹھاتا ہے مقبول اور مسرور نام ہوتا ہے۔
یکہ جو شخص عشق الہی میں سچ اٹھاتا ہے استعانت اور مدد اوسکی منجانب اللہ ہوتی اور سب اوسکی

من متوجہ ہوتی ہیں چنگ کی پشت کہ درد الہی میں دوتا ہوئی پس اوسکی مدد کو ہم خلائق کر ل تار پائے ہوئی سر جو ہیں۔
پیر و خالی سہرست از غمہ دوست + یہ بین دلت را کہ چون بر می در دو پست

مناط۔ پست در بدن و پست کنند یعنی ظاہر و اسکا گات کردن معصوم و شہداء آہ بتیابی اسم کنایہ کنی

روحانی برائی کثافت
سورہ نالہ یا کنایہ ہے سبک اشک و شوق

حاصل۔ مصرعہ اول میں قائل کا دعویٰ ہے پر اور خالی فو نون نغمہ دوست سے پرہیز چو کر جزو
اول یعنی کایر ہونا تو ظاہر سے اور جزو ثانی یعنی خالی کایر ہونا غیر ظاہر اس لئے مصرعہ ثانی میں اپنے
دعویٰ کی دلیل لاتا ہے کہ وہ کو دیکھ کہ باوجود خالی ہونے کے کس طرح نغمہ دوست سے پرہیز کر رہا ہے (اور خالی سے
نغمہ مراد ہے یعنی ہر چیز اس کے ذوق سے معمور ہے اور دوسرے نسخے کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص خودی سے خالی
ہے وہ نغمہ دوست سے پرہیز مصرعہ ثانی دلیل اس کے ہے۔ پر۔ خالی علم موسیقی کی اصطلاح بھی ہیں۔

درو با ساز و کباب نوازندہ امتنان کہ قانون میں مضرب بدایتش بر صداست۔

الفاظ۔ درو و نغمہ و او معرود یعنی رحمت۔ ساز و برگ سامان و کثرت و بسیاری (درو و با ساز و برگ)
یعنی رحمت کاملہ۔ نوازندہ سر نواز کنندہ اسم فاعل (نوازتن) بجانا اور سر نواز کرنا امتنان یعنی
اول و تشدید ہم جمع امت بقاعدہ فارسی و بقاعدہ عربی جمع اسکی (دائم) ہے بمعنی کردہ و پیروان
انبیاء۔ بعضوں نے یہاں الف نون زائد تصور کیا ہے کیونکہ امت کے معنی پیروان انبیاء کے ہیں
اور کباب پیروان نبی ایک صامت ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل اہل اسلام کے لیے امتی
کا اطلاق کیا ہے قانون اصل۔ رسم۔ فتاعده۔ نام کتایہ در علم طب۔ نام ساری
مصر۔ آلہ اندازہ کردن ہر چیز۔ یہ لفظ عربی یا یونانی ہے مگر عربی میں مستعمل ہے مضرب آلہ ضرب
یعنی زخم جس سے ستار بجاتے ہیں پر صدائیں شہرہ آفاق شہرہ پر آواز۔ (درو) اور (امتان) کا
اختیار کرنا مناسب علم موسیقی کے ہے باعتبار صنعت تکمیل کے اس لئے کہ (تان) ہندی میں نغمہ کہ
کہتے ہیں اور (درو) نام بابجے اور تار کا ہے کہ ساز پر لگاتے ہیں اور الفاظ (ساز)۔ نوازندہ۔
قانون۔ مضرب۔ صدا کا اجتماع خالی لطف سے نہیں اور (ساز) میں ابھام ہے اور پردہ موسیقی کا
رہایت ہے۔

حاصل۔ درو و رحمت کا کاملہ نازل ہوا مستون کی نوازش کنندہ اور سر نواز کنندہ
پر جبکہ مضرب بدایت سے قانون دین کا پر صدا اور مشہر ہے۔

وصلوۃ پر شعیہ و آوازہ برآں و اصحابش کہ بدیم کشتی فراخت شان ساز شفا عشق نغمہ زانو
الفاظ۔ وصلوۃ نماز دعا و بندہ و رحمت از خدا مادہ اس کا صلا سے شعیہ بالضم شاخ ادب
نغمات کہ دوسرے نغمات سے نیکل ہوں (وصلوۃ پر شعیہ و آوازہ) جسے وصلوۃ کاملہ مراد ہے
کہ درو با ساز و برگ سے درو کاملہ۔ آوازہ نوازے مجھے۔ غمہ ستار۔ گفتر۔ سخن با و آواز بلند
اور اصطلاح موسیقی میں مجموعہ شش نغمات کو کہتے ہیں اور نغمہ مطلق کے معنی میں بھی آتا ہے +
فراخت بالفتح زاری کرنا۔ ساز یا جیسے مثل ریاب و بربط کی شفا عشق ضمیر شین راجع ہے
نبوت ماب علیہ اللہ علیہ وسلم کے طرف سے۔

حاصل۔ رحمت کاملہ آنحضرت کی آل اور پیاروں پر ہو کہ ان کی اری کی مدد اور احسانت و شفقت
آنحضرت کی ترقی پذیر ہے۔ بعضوں نے سچ کے لیے غرہ اول میں دو برگہ سازم اور غرہ ثانی میں
دو آوازہ کر دیا ہے۔ یہ خوب نہیں فصاحت کلام میں آتا ہے۔

سلطان رسل کہ جملہ راجہ سرستہ کا قانون بقا طفیل اور غمہ درست

الفاظ۔ سلطان بالہم عالی حجت۔ قدرت۔ قہر مان۔ عاۓہ اسکا و سلطان۔ ہے اور جمع اسکی
سلطین۔ ہے رسل یعنی جمع رسول کہ معنی فرستادہ شدہ۔ قاصد۔ بنی طفیل القدر بنی او
رسول میں بھی فرق ہے کہ بنی عام ہے یعنی ہر رسول کو بنی کہہ سکتے ہیں اور رسول اسی بنی کو کہیں گے جو
صاحب کتاب و صاحب دین جدید ہو یا مفید یعنی اضافت راجہ سرستہ حضرت و افتخار طفیل یعنی
دل و فتح ثانی کو خد میں ایک شخص تھا کہ بلا طلب دعائی میں جاتا تھا اور اسکا نام طفیل الاعراس اور
طفیل الاعراس اس لیے جو شخص کہ بلا طلب دعائی میں جاتا ہے اوست اسکی طرف مشوب کر کے
طفیل کہتے ہیں اور اسب معنی فریم اور وسیلہ و تصدق کے بولتے ہیں اور (ب) یہاں سے
خروج سے پہلے یعنی طفیل لغہ و صاحب لغہ۔
رکیب۔ سلطان رسل (تبرک رکیب اضافی مبتدا اور مصرعہ ثانی خبر اور (جملہ راجہ) بیان
صفت مبتدا کے۔

حاصل۔ تلج۔ ہے (لو لاک لما خلقت الافلاک) سے مشہور اصل کائنات سے سلطان اسکی
جنی آنحضرت صلعم تھے اور ہستی اور وجودات کا وجود و طفیل و تصدق آنحضرت کی ہو۔
دو چار حد از شیعہ اور دو دوم + ہر کس نہ دوازہ و مقامش خبر است۔

الفاظ۔ چار حد سے عالم مراد ہر شیعہ کی شاخ و شعبہ پودن اس میں (دی) مسددی ہے اور (ہ)
ف سے بدل گئی اور یہاں مراد فرمان برداری اور اسکی است میں ہونے سے ہے اس لیے
شاخ اصل کے تابع ہوتی ہے۔ بعضوں نے شیعہ کی اپر ماہی لیکن خوب نہیں اور (شیعہ) اتباع
روکار ہو اور ان اولاد حضرت فاطمہ۔ قوسے و گروہ ہے علیحدہ کہ جمع شوند ہر امی دم زدن سخن
من و دعوی کردن و دوازہ مقامش مراد بارہ امام سے ہے۔ حضرت علی۔ حضرت امام حسین
نیرت امام حسین۔ امام زین العابدین۔ امام محمد باقر۔ امام جعفر صادق۔ امام موسی کاظم
ثم علی موسی رضا۔ امام محمد تقی۔ امام علی نقی۔ امام حسن عسکری۔ امام محمد مستدرک
رحلم موسیقی میں بھی بارہ مقام مشہور ہیں۔

حاصل۔ ہر کس (فاعل ہو در ذمہ) کا اور بعد اسکی کاف پرانیہ خذوف ہے یعنی جو شخص کہ
امام کے عکو مرتب اور انکو رکن رکین اسلام کا جانتا ہے وہی شخص پیرو امت رسول صلعم

سے ہے اور جو شخص کہ انکی محبت سے خالی ہے پچھلے سیروان رسول مقبول نہیں ہو۔

اما بعد فردہ شنیدن را بگفتن سخن شہنشاہ سنخور گنبد پروردنہم پرورد از ترانہ ساز عرش فلک
فلک خیم کیوان ہم مرغ خشم خورشید علم جبریس شیرناہید لغم عطار در رقم قندم خلیل نوال بزم
جمال داؤد الحان سیمان مکان عدل اسرار ظلم کاہ ایرازیم عادل شاہ ظہر اسد مکتبہ وسطانہ و افاد
علی العالمین برود و حسن۔

الفاظ۔ اما بعد یہ کلمہ شخص معنی شہر طہ کتب کے ابتدائین حمد و صلوات کے بعد لائے ہیں اسکا
صنعت قطع کلام کہتے ہیں فردہ یعنی اول و فتح ثالث۔ بشارت۔ خبر خوش۔ نوید شادی
خوشحالی۔ اور بالکس بھی آیا ہے اسکے بعد دیاد و محذوف ہے شنیدن قوت سامعہ
یا مضاف الیہ محذوف ہی یعنی شنیدن سامع بگفتن مضاف الیہ اسکا در سن (محذوف ہے یا مخ
کو اسکا مضاف الیہ کہیں سخن بات اور کلام اور حیاں مدح و تعریف کے لئے بھی ہو سکتے ہیں
شہنشاہ وہ بادشاہ کہ اپنے زمانہ کے بادشاہوں میں بڑا ہو سکے مخفف ہے دشاہان شاہ
مقلوب الاضافہ کا۔ سنخور صاحب سخن ناظم و ناشر گنبد پروردنہم کتب مقلوب یعنی لطیفہ سنج
معانی کو نغمہ پروردنہم کا ایجاد کرنے والا اور کشتنل نغمہ شہر کتب مقلوب ترانہ ساز رباع
گو اور بعد سرود و عرش یعنی توان آسمان اور معنی تخت اور چھت کے ہے طہ
فتح را وضم آن معرب ہے و تارم (کاتبنے گھر اور چھت اور گنبد (عرش طارم) میں
اضافت شہرہ کی مشبہ کیلئے ہے یعنی طارم مثل عرش اور مدح پر اطلاق اس
واسطے تعظیم اور عظمت کے ہے یعنی وہ طارم مثل عرش کے رکنا ہے اور بعد اسکو
اسی طرح کی اضافت ہو۔ افلاک جمع فلک خیم کبیر اول و فتح ثانی جمع خیم کیوان نام
سزل کا ہم جمع ہے ہمت کی یعنی قصد کیوان سے ہمت کو منوت کرنا اعتبار بلندی اور نغمہ
مرتبہ کے ہے مرغ نام ہے بھرام و جلا و فلک کا شہر تختین خد شگزار اور شکر و مرغ شاہ
یعنی مدح اب لشکر رکھتا ہے کہ اوسمیں کا ہر ایک مثل مرغ کے قتل مخالفین میں جلا
پیشاں ہو خورشید علم جیسے کہ آفتاب اپنے علم کے تیر کر سننے سے فوج کو اکب کو شکست دیتا
اسی طرح مدح کی فوج کا علم فوج مخالفین کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ یا یہ کہ مدح
آفتاب کے بلند علم ہے کہ اوسکا سایہ پر و بھر و ہر وغیرہ کبیر پر پڑتا ہے جس میں مشرقی
فلک کا نام ہے شہیم کبیر اول و فتح ثانی جمع شہیم یعنی خصلت جبریس کو سنا کہ
ہیں اسوجہ سے شہیم کو اوسکی فضیلت و شہیم کیا یعنی مدح مثل جبریس کے خصائل
رکھتا ہے ناہید زہرہ و مطرب فلک فہم جمع نغمہ یعنی مدح مثل زہرہ کے نغمہ ملائکہ و

اور صاحب عطا ردو پیر جہاں رسم حسن و سہر بردن جہاں سب خدمت میں بیج خادمیت
 غلام مدوح کے حسن و جمال میں مثل چاند کے ہیں یا مثل چاند کے وہ بخت سے خادوم رکھتا
 ہے جیسا تک مصنف نے رعایت صنعت مراعات النظر کی کی ہے اور سچ مطلق ہے
 یوسف جمال حضرت یوسف جمال میں ضرب المثل میں تخیل نوال حضرت ابراہیم خلیل اللہ
 بخشش و سخاوت و مہمان نوازی میں شہسور ہیں (نوال) بالفصح بخشش و عطا داد و الحان
 النجان یعنی خوش خوانی و خوش آوازی۔ اور حضرت داؤد خوش آوازی میں مشہور۔
 تھے سلیمان مکان یعنی سلیمان کا ایسا مرتبہ عدل افشا اور ظلم کاہ و نون اسم فاعل تری
 امین دکاہ) کا ہسیدن سے مشتق ہے۔ ان فقروں میں صنعت تقابل اخلاص اور ابراہیم
 نام مدوح عادل شاہ لقب مدوح خلد اللہ ملکہ ہمیشہ رکھے اللہ اوسکے ملک کو و سلطانہ
 اور اوسکے غلبہ اور بادشاہی کو و اخلاص علی العالمین مادہ اسکا فیض ہے معنی فیض پہنچاؤ
 اللہ عالم والوں پر برہ اوسکی بخشش و احسانہ اور اوس کی نیکی کو (ہ) خصیہ غائب
 راجع مدوح کی طرف ہے۔

جہان دار و جہان گیر و جہان بخش + ملک قدر و ملک تخت و ملک بخش
 الفاظ۔ (جہاندار۔ جہانگیر۔ جہان بخش) اسم فاعل ترکیبی ہیں قدر بالفتح و سکون وال تہ
 و عظمت و رتبہ و درجہ بخش بفتح اول و سکون ثانی و ثالث است بزرگ سرخ و سفید رستم و گھوڑے
 کا نام بھی اس پر جوہ سے ہو گیا کہ وہ سرخ و سفید تھا اور مطلق اسپ۔ ابتدا کردن۔ قوس فتح
 مبارکی و فرخندگی کے معنی میں بھی آیا ہے اور بالضم روشنی۔ شعاع پر تو فرخندگی کرنی
 ہے اور آفتاب کے ناموں میں سے ہے۔

حاصل۔ معنی شعر ظاہر میں۔ یعنی مدوح جہاندار و جہانگیر اور جہان بخش ہے۔
 عظمت میں مثل ملک کے قدر و منزلت رکھتا ہے اور وسعت اور رتبت کے اعتبار سے مثل
 ملک کے تخت رکھتا ہے اور سر بیج السیری میں مثل ملک کے گھوڑا رکھتا ہے علم ہیئت میں
 مذکور ہے کہ ملک الالک ایک گھنٹہ میں چار ہزار میل قطع کرتا ہے اور جہان بخش باعتبار عطاء
 جاگیر وغیرہ کے ہے۔ جہان دار۔ جہان گیر۔ میں صنعت حسن تکرار ہے۔

کف بہت دم شہیر جرات + دماغ ہوشمندی مغز فطرت
 الفاظ۔ کف بالفتح و فاعل مشدّد و کراہل فارس مخفف پڑھتے ہیں۔ تھیلی۔ پنچہ۔ دم بالفتح
 تیزی شہیر۔ وقت۔ نفس۔ سخن۔ افسون و فریب۔ جرحہ آب۔ دعویٰ اور معنی تلک و نختہ کے
 بھی مستعمل ہے اور بھی بو۔ آہ۔ کے بھی بولا جاتا ہے۔ جرات جو فردی و جوہ دماغ بالکسر

صدر اور بدہ پیر نہ ہوتے درمیان ہر جمع اسلی (ادمعہ) ہے فطرت بالستری در
حاصل۔ چونکہ ہمت کے امور کف سے اور شمشیر کے آثار کا ظہور دم شمشیر اور شمشیر
 اور فطرت کے افعال دماغ اور مغز سے متعلق ہیں اس لیے مدوح کو کف دوم و دماغ و مغز
 فساد دیا یعنی یہ سب امور ذات مدوح پر موقوف ہیں اور سب کے وجود کے بغیر۔
 کسی امر کا سرانجام نہیں۔

خلیل و کعبہ دل زوہباہی + برو صادق ثنائے قبلہ گاہی
 الفاظ۔ بہاوی فخر کنندہ مادہ اسکا (بجو م) ہے بہاوات مفاخرت ثنائت پشی مصدر
 (اثنا) ہے بمعنی ستایش کردن وہ کلام کہ تعظیم اور وصف پر دلالت کریں اور ثنائی جگہ پر (بناء) بناؤ
 تو یاے زائید نہیں۔ قبلہ گاہی بیا مصدری یا یاے شکلم یا یاے زائد۔
حاصل۔ مدوح خلیل است اور طرفہ یہ کہ کعبہ دل او سبکی محبت رکھنے کی وجہ سے افتخار
 بخلاف حضرت خلیل اللہ کے کہ وہ انکو خود کعبہ کی وجہ سے افتخار تھا یعنی دونوں توجہ او
 جانب ایسی ہے جیسے دونوں کو قبلہ کے طرف۔ اور اگر (خلیل کعبہ) بی داو کے نہیں تب بھی مدوح
 ہیں یعنی مدوح ایسا خلیل ہے کہ کعبہ دل کو اس سے سرفرازی ہے بس مدوح پر وصف تھا
 ہونیکا صادق ہے۔ اور بعض نسخ میں (ثنا) کے حکم پر (بناء) ہے۔ پس اس صورت میں قبلہ گاہی
 بانی و مہربانی کے ہوگا اور یاے قبلہ گاہی کی زائد ہوگی جبکہ کہ بولتے ہیں کہ قبلہ گاہی شہا کی راہ
 است یعنی مدوح پر قبلہ گاہ کیا بانی ہونا صادق ہے۔ مصدر ثنائی ہیں محض ادعا ہو کوئی
 اس دعویٰ کی نسبت نہیں مذکور ہے۔

نسخہ
 و کعبہ دل زوہباہی
 ثنائے قبلہ گاہی

چنین تارک ہے افسر کہ دارد + شہنشاہی جزا و دیگر کہ دارد
 الفاظ۔ چنین مختلف چون این تارک بفتح را سرد و میان سرافشہ تاج۔ کلاہ سرداری سرد
 کہ کہ امیہ یا بری است تمام انتکاری
حاصل۔ چنین تارک کہ مدوح میرا و برائے افسری و سرداری کنی سیدار و دار و چہن
 سوائے او دیگر کے را میر نیست۔ یہ ادعا و شعرا کا ہے ثبوت کی حاجت نہیں مبالغہ نہ
 کرنا چاہیے۔

اگر نرم است، بستان ز جاش + دیگر نرم است، گلستان ز جاش
 الفاظ۔ جستان جا۔ یہ جیش مثل گستان کے رزم رازج۔ یہ محبت جنگ حسام بالقسم شہ
 نیز اور تلوار کی دھار کی تیری مادہ اسکا دم (بجئے) بریدن ہے
حاصل۔ لطف نرم و رزم سوائے رزم مدوح کے اور کہ رزم و نرم میں نہیں

(است) حرف ربط بعیدیت استان اور نگین کے مقدر ہے یعنی اگر نرم موجود است ہمیشہ استان
است ازخام او و اگر نرم موجود است رنگین است از شمشیر او۔

ز عدلش کوئے عدل دیگران چہیت بر و ناز و لقب نوشیروان کیست
الفاظ۔ گوئے امر از گفتن لقب جس نام میں کسی طرح کی مدح و ذم پائی جاوے نوشیروان
یعنی وزن دو او مجہول و یاے معروف مختلف ہو نوشین روان کا بمعنی شیرین جان یا مرکب ہے (نوشیروان)
یا فتح آور (شیر) اور (وان) حرف تشبیہ سے لینے مانند شیر و نوشیروان ایک بادشاہ کا نام ہے جو تہا
عادل تھا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عہد میں ظہور فرمایا۔

حاصل۔ تو اس کے عدل و انصاف کا ذکر کر دو سر و سونے عدل کی اس کے مقابل میں کیا حقیقت ہو
یا یہ کہ انصاف کر کہ اس کے عدل کے مقابل دوسرے عدل کو کیا نسبت اور لقب نوشیروان کا
عادل تھا اور مدوح بھی عادل شاہ ہے پس یہ لقب مدوح کے ملقب ہونے سے نازان ہو کہ پیٹھے
ایسا عالی مرتبہ ملقب پایا اس کے مقابلہ میں نوشیروان کیا تھا اور اسکی کیا حقیقت ہے۔ بعضوں
سے (گوئے) کہ وہ عناق پڑنا ہے مگر خوب نہیں۔ (برو) کی حکیمہ بعض نسخہ میں (بدو) ہے۔

تفاوت کفر و دین آمد بمعنی۔ میان عدل او با عدل کسے
الفاظ۔ تفاوت فرق و دوری در میان دو چیز کہ بالضم ناسپاسی و ناگزیدن نافرمانی دین
بالکسر کش۔ عادت نرم شدن۔ گردن داو۔ نرم کردن۔ مطیع درام گردانیدن۔ دین
تدین۔ وغیرہ اسی سے ماخوذ ہے۔ جمع اسکی ادیان ہے۔ بمعنی یعنی نفس الامر و ظہور۔ اگرچہ جب
قاعدہ اہل فارس مثل عسی کے بیایے معروف پڑ جانا چاہے لیکن یہاں (کسری) کی رعایت
سے الف کے ساتھ پر پٹنگے عدل و او داد و ادن و برابر کردن چیز ہے بجز اسے اور انصاف و
داد گری کو اسوجہ سے عدل کہتے ہیں کہ اس میں ظالم اور مظلوم کی برابری کیجاتی ہے اور
(عادل) مشرب کو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے شریک اور برابر نہیں کرتا ہے اور
قبل اسکے (با) تقابل کے واسطے ہے یعنی عدل او بمقابلہ عدل کسے کمال تفاوت دارد اور
بعض نسخہ میں (تا) فوقانی ہے اور یہ ظاہر ہے کسے بالکسر معرب خسرو جسکے معنی مسیح
کے ہیں نوشیروان اور دیگر بادشاہان فارس و مائٹن کا لقب ہو جمع اسکی اکاسرہ آتی ہے۔

حاصل۔ اس کے اور کسے کے عدل میں تفاوت کفر و دین کا ظاہر ہوا یعنی جیسا کہ کفر و دین
میں تفاوت ہے اس طرح ان دونوں کے عدل میں تفاوت ہے جیسے پوٹے ہیں زمین
و آسمان کا فرق ہے اس صورت میں فک اضافت ہو گی یا یہ کہ خود دین اور کفر دونوں کے
عدل میں فرق ہے نوشیروان کافر تھا اور مدوح ہمارا دیندار مسلمان ہے۔ یا یہ کہ تو اگر

عدل کسری کو تمام و کمال ملاحظہ کرے اور عدل ممدوح کو اُدھا اور درمیان سے تباہ بھی
و تفاوت کفر و اسلام کا ہے یعنی بہت اور کثیر اور یہ معنی برا اعتبار تا کی منتھا کے ہیں۔

نریذ ایش خواب امین زناش - بحیثیت پاسبان نش گرد بالش
الفاظ - بیداری ہو شیری امین بکسر اول و یا سب مجھول انا ہے (آسن) کا بمعنی بیخوف و سب
نالش محل مصدر نالیدن اور بعض نسخہ میں (مالش) بمعنی پانالی کے ہے پاسبان نش چشم کا مضاف
کہیں یا چشم کی صفت قرار دین بالش تکیہ اور سرد اور گرد بالش (بکسر کاف فارسی کاتکیہ کو کہتے
کہ خواب کے وقت رخسارہ کے تلے رکھتے ہیں اور یہ کاف عربی ماضی کا صیغہ (کردن) سے فاعل اور
خواب ہو اور بالش مفعول۔

حاصل - ممدوح کی ہوشیاری کے سبب سے رعایا کی خواب چور و نکلے غم سے امان
ہے اور اوسکی نگہبان آنکھ پر بھروسہ کئے ہے۔ یا ممدوح کی نگہبان آنکھ کی سبب سے رعایا
خواب سند لگائے بیخوف ہے ساس شجر کے کئی طرح چڑھتی ہو سکتے ہیں۔ پاسبان نش (نش)
مضاف الیہ بالش کا اور مرجع اوسکا خواب اور فاعل (کردن) کا پادشاہ ہو یعنی پاسبانوں -
خواب کو کہ سبب نگہبانی کے اوسکی آنکھوں سے دور رہتی تھی۔ یا خواب خلافت کی کہ چور و
کے خوف سے اوسکی آنکھوں میں نہیں آتی تھی اور اوس اس دوری کے جرم سے پاسبانوں
خلافت کی طرف سے خوف نالش کا تھا (سبب بیداری پادشاہ کے خوف نالش کا نہ یا کیونکہ و
اوسکی آنکھوں میں اب برابر آتی ہے اور پادشاہ نے پاسبانوں کی آنکھوں کو خواب کے لئے مہم
اور جاسے آرام بنا دیا - یا یہ کہ (نش) مضاف الیہ پاسبان کا اور مرجع اوسکا پادشاہ ہو
اپنے پاسبان چشم سے پادشاہ نے خواب کے لئے بالش و سامان راحت مہیا کیا۔ پاسبان
کو چشم کا مضاف الیہ چشم میں یعنی سبب بیداری ممدوح کے خواب رعایا کی چور و نکلے غم
خوف کرے امان میں ہے بلکہ پاسبانوں کی آنکھ کا جنکا کام بیداری ہے تکیہ لگا سکا
کرتی ہے۔ یا (چشم پاسبان نش) موصوف و صفت اور (از) سبب ہو یعنی خواب ممدوح
اوسکی چشم نگہبان کے بالش کے ہوئے آرام سے گزران کرتی ہے۔ اگر (گرد بالش) کہ
اسم کہیں تو رابطہ مخدوم ہو گا یعنی سبب چشم پادشاہ گرد بالش زدہ است۔ یا (نش)
کو علامت مفعول کہیں یعنی سبب پادشاہ کی نگہبان آنکھ کے خواب کو تکیہ اور آرام اور (گرد)
ہے۔ اور اگر (مالش) چشم بجائے (یا) کے پیرہین تو یہ معنی ہوئے کہ باعث بیداری پاسبان
کے خواب کو ماندگی اور تمکاتی تھی اور جب پادشاہ نے ہوسکے واسطے چشم پاسبان کی مسند
و آرام گاہ بنائی تو وہ مالش اور ماندگی سے امین ہو گئی۔

زیر تفتیش سپیکر خضمان دوپیکر برنگرز نش فرمہ راسینہ مغفر
 الفاظ — پیکر خفیہ غالب — کالبد — صورت (دوپیکر) سے دو ٹکڑے ہونا مراد ہے۔ اور برج جوزا
 کو بھی کہتے ہیں جسکی شکل مثل دو دائروں توام کے ہے فرق سر مغفر خود کہ جنگ کے وقت سر
 کی حفاظت کو واسطے سر پر رکھتے ہیں خضمان صبح خضم یعنی دشمن و مخالف
 حاصل — مدد روح کی کمال چابک دستی اور اس کے تلوار کی تیزی اور برش اور اس کے گرز
 کی گرانی کا بیان ہے۔ کہ اسکی تیغ بران مخالفین کے پیکر کو فوراً دو ٹکڑے کر دیتی ہے اور اس کے
 گرز کے صدمہ سے مخالفین کے سر اسکی سینہ میں ایسی در آتی ہیں کہ گویا وہی اس کے خود ہو جاتے
 ہیں۔ بعضوں نے دوپیکر سے برج جوزا مراد لی ہے یعنی مدد روح کے تیغ کی تیزی و برش سے پیکر
 خضمان بمنزلہ دوپیکر اور برج جوزا کے ہے اور وہ اس سبکی اور تیزی سے اس کے بدن سے
 گذرتی ہے کہ دو ٹکڑے علیحدہ اور جدا نہیں ہوتے ہیں جیسے جوزا باوجود دو ہونے کے جدا
 نہیں ہوتا ہے۔

سمندش راسپند از خال محبوب رنگندش راسخ از رکھائے مجذوب
 الفاظ — سمند — ایک گہوڑا اور ایک خاص رنگ کا گہوڑا اسپند کالا دانہ عورات رکھون کو واسطے
 وضع نظر بد کے اس سے دیہونی دیتی ہیں سچ تار و دھاگالشی می ہو یا سوتی مجذوب کشیدہ
 شدہ اور وہ فقر کہ محبت الہی میں از خود در رفتہ ہو اور احکام شرعی اس سے مرتفع ہوں۔
 حاصل — اس کے گہوڑے کے چشم بد کے وضع کیواسطے بجائے سپند کے مجھون کے خال کہ عہد روزگار
 میں اور رنگ و رخ میں طول کے سبب سے مشابحت ہے لہذا صنعت کتا ہے کہ بادشاہ کے کندے
 سے رخ کی جگہ مجذوب محبت الہی کی رکھون کو جو مقبول بارگاہ الہی میں کام میں لاتے ہیں۔ یا یہ
 کہ رکھائے کشیدہ و تشبیہ اسکی کند کی رخ ہے یعنی اسکی کند بغیر ستائنت (کشیدن) کے محافلین
 کو کہنیت پی ہے۔ مگر معنی اول اوستا میں۔

مہ نو حلقہ در گوشش رکابش + یکے از نیزہ داران قباہش
 الفاظ — مہ نو رکاب کے مشابہ ہوتا ہے حلقہ در گوش اسم فاعل ترکیبی یعنی کہ یکہ حلقہ در گوشش
 و استعہ باشد و غلام دناج — اور غلاموں کے کان میں حلقہ کا ڈالنا اکثر دستور ہے یکے از نیزہ داران
 یعنی کمتر از نیزہ داران جیسے بولتے ہیں کہ فلاں نے یکے از خدمتکاران اوست قباہ قبہ کی جمع ہے
 بمعنی گنبد یعنی ماہ نو اسکی درگاہ کا ایک ادنی غلام ہے اور بعض نسخ میں (آفتابش) ہے ضمیر
 شین مضاف الیہ ہے نیزہ داران کا اور استعدہ نیزہ برداری کا آفتاب سے بسبب خطوط شعاعی کے
 ہے۔ مگر پہلی صورت میں آفتاب آزاد ہوا جاتا ہے۔

حاصل۔ ممدوح ایسا ذی مرتبہ اور عالی شان ہو کہ ممدوح اور اسکے اونسے غلام اور فرما بزرگ ہوں۔

الفاظ۔ سنان بالکسر نیز سے کی نوک اور تیر چون طرف زمان بمعنی ہر گاہ علم ساختن برداشتن بر آوردن۔ ظاہر کردن سرافراشت میں فلک اضافت ہے تسبیح سبحان اللہ کہنا۔ خدا کو پاکی سے یاد کرنا۔ اور مجازاً تسبیح اور مالے کو کہتے ہیں (تسبیح ساز) اسم فاعل ترکیبی یعنی تسبیح اور مالانہاء والا محصرہ بالضم منکا اور گریہ یا محصرہ شطیج وغیرہ و فقرات پشت۔

حاصل جب اوسکی سنان دشمنوں کے لڑائی کے لئے اوثقتی ہے تو اونسے پشت کے صد یا فقرات اوسین چھ جاتے ہیں اور وہ سورخ کر کے مثل دائرہ تسبیح کے کر دیتی ہے۔ کنا یہ ہے کہ سنان کے علم ہوئے ہی مخالفین گریز ان ہوئے اور ضرب سنان کے وقوع تک بھی قائم نہ ہو جب اوسکا وقوع ہو تو اونسے پشت پر ہوا۔

برائگیز دہر جانب کہ لشکر بگریز کردوے راہ مصر

الفاظ۔ برائگیز دہر (برائگیز) سے ہے رو سے راہ گریز رفت کا مانع ہونا اور راہ کا بند کرنا مصر بالفتح سخت اور تند ہو کہ زائد کہین یا نقد یہ عبارت کی یون کرین بجانے کہ لشکر دہر جانب برائگیز کردوے راہ مصر را بگریز۔

حاصل۔ حسب طرہ بادشاہ کا لشکر جاتا ہے اوس جانب لشکر کے گرد کیو جہ سے مصر کا گدز زمین ہوئے ستر روی اور کثرت لشکر ممدوح دونوں مراد ہو سکتی ہے یعنی اوسکا لشکر اس تیزی سے جاتا ہے کہ اوسکی گرد جو پیچھے بچاتی ہے وہ بھی مصر کی سدر راہ ہو جاتی ہے اور اوس سے پیش روی کرتی ہے یا بسبب کثرت فوج کے گرد اس قدر ڈرتی ہے کہ مصر کا گدز زمین ہو سکتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ لڑائی میں جس لشکر کی طرف ہوا تیز کا رخ ہوتا ہے اوس لشکر پر شکست واقع ہو جاتی ہے مگر ممدوح جس لشکر کشی کرتا ہے لشکر کی گرد مصر کی راہ بند کر دیتی ہے کہ ممدوح کی نصرت و تحفہ میں خلل نہ آنے کے احوال ممدوح ہر طرف منظم و منصوب ہوتا ہے۔

بکین چرخ گر رنج بر فروزدہ نغمہ در چشم محرومہ لبوزو

الفاظ۔ بکین یکسر اول۔ عداوت بغض۔ کینہ چرخ فلک اور جو خیر کہ گول اور گردنہ ہوا فوج و دشمن کردن آتش و چراغ و غصہ کردن اور (رنج بر فروزدہ) یعنی غصہ آرد و خوشگین شود نغمہ و چشم سوختن۔ اندھا کرنا اور نابینا کرنا۔

حاصل۔ اگر آسمان پر ہمارا ممدوح غضب اور غصہ آور ہو تو اس کے جلال و ہیبت سے آفتاب و مصتاب کہ گویا آسمان کی دو آنکھیں ہیں کوہ اور روشنی اونسکی محروم ہو جائے اگر لبوزو کو متعذد

کہیں تو فاعل ہکا بادشاہ ہو گا اور مفعول نگہ اور اگر لازمی کہیں تو فاعل اسکا نگہ ہے۔ بعض نسخہ میں (رکبتش) ہے یعنی اگر فلک اسکی کہینہ وری کرے بادشاہ اسکی چشم کو کو کر دی یا خود چشم فلک کو رہو جائے۔

زجودین قطرہ در کجہ عجید + زیر خلش لغتہ در غنچہ عجید

الفاظ - جود بالضم خمشتن و سخاوت و جود غریزی کہ دن کجہ بالضم دریا سے عمیق و میان دریا خلق بالضم و بختین عادت و خود مروت مگر بغیر قید اور رنج کے اور اکثر اطلاقی اسکا خوی نیک پر آتا ہے لغتہ بالفتح اور حائے حلی بوی خوش غنچہ بالضم و جمیم فارسی گل ناشگفتہ۔ اصل میں (کنجہ) تھا کنجیدن سے ماخوذ ہے کیونکہ بھول کی پنکٹریاں اوس میں جمع اور گنجان ہوتی ہیں مگر فصاحت کے لئے کان فارسی کو (غین) عجید سے بدل دیا اور جمیم عربی کو جمیم فارسی سے۔

حاصل - اسکی شبش اور جود کا ایک قطرہ دریا میں سما یا ہے جسکے فیض سے اسکو اسقدر فیض اور سامان حاصل ہے اور اسکی خوش خلقی سے غنچہ میں تنوثری سی بوی خوشی پہنچی ہے جسکے سبب سے وہ ایسا معطر ہے۔ یا یہ کہ دریا سے عین اس کے جود کے مقابل ایک قطرہ ہے اور اس کے اخلاق کے بھولوں کی رو بہ غنچہ ایک لغتہ ہے۔ اور اگر قطرہ کی جگہ پر (بحرنا) پڑھیں تو بھی معنی ظاہر ہیں کہ اس کے جود کے ایک قطرہ میں بہت سے دریا پیمان ہیں۔ اور لغتہ (کنجہ) بھی ایک مرتبہ کی بھونک۔

سخنما کے نہ شنیدہ شنیدہ است + فراست را تو کوئی آفریدہ است

الفاظ - فراست دانائی و عقل شنیدہ مخفف شنیدہ آفریدہ مخفف آفریدہ۔
حاصل - جو باتیں کہ اوسنے کہی کسی سے نہیں سنے ہیں اور نگوہ ایسا بیان کرتا ہے کہ گویا سنی ہوئی بیان کرتا ہے۔ یا یہ کہ سخنان ناشنیدنی یعنی اسرا غنیہ او سنے سنے ہیں = خالق پاک نے اس کے وجود کو محسوس فرما دیا ہے۔ یا یہ کہ مدد روح سے فراست پیدا ہوئی ہے۔

خبر از راز پنهانیس داوند + سواو خط پشانیس داوند

الفاظ - پنهانی بیانی نسبت پوشیدہ سواو ملکہ و مہارت و دریافت و مذاق خط پشانی نوشتہ مقصود اور وہ خطوط کہ پشانی پر ہوتے ہیں اور علم قیافہ سے نذر لیا و ان خطوط کے دریافت حال کے
حاصل - قضا و قدر نے مدد روح کو راز پنهانی سے خبردار کیا ہے اور علم قیافہ اور مردم شناسی کا ملکہ عالم غیب سے اسکو عطا ہوا ہے و جبکہ حرج ضمیر کا ذکر نہ تو اس سے قضا و قدر کی طرف راجع کرتے ہیں۔

و دعائش گزرد و با اثر رام + ہر اثر از دم رمد چون وحشی از دام

الفاظ - دعا یا لضم حاجت خواستن جمع اسکی ادعیہ۔ دعوات ہے اثر نشان جمع اسکی آثار ہے (اثر و عام) یعنی قبولیت و ما لفسن لغتین دم اور پاش جمع اسکی انفاس ہے رام اصلت گرفتہ غیر وحشی۔ تاج - مطیع۔ فرمانبردار۔ اور نام ہے اوس شخص کا جس نے چنگ کو ایجا کیا تھا۔ وحشی چنگ

جانور جمع آگئی (خش) ہے اور (خش) جمع الحج ہے۔

حاصل۔ دعا اور سکی اگر اثر و تاثیر کی مطیع اور فرمانبردار بنو تو اثر و دم سے ایسا جاتا رہے جیسے وحشی جال بھاگتا ہے یعنی جو دعائیں وہ مانگتا ہے یا دے سکے اور لوگ مانگتے ہیں وہ سب مقبول ہیں۔ اور اگر (اثر) کے (نفس) ہو تو معنی یہ ہیں کہ اگر انفس خلافت اور سکی دعا سے تعلق نہ کریں اور نہ کلام اور سکی دم نہ دیں تو ان کے کلام میں بالکل اثر باقی نہ رہے۔ یا تاثر نفس سے زندگی مراد ہو یعنی حمد و بیجاات فناء بعض نسخ میں (در دم) ہے یعنی ہر ایک دم میں اور فی الغور جاتا رہے۔

بجائنا تخم مرغی لکھتہ زبان درست ہو کہ در ہر سو و مدار بنار و خش بہت

الفاظ۔ تخم مرغی سیاحی خنکیر۔ پارا۔ یا غلط کی یعنی معرطہ۔ اور یابی وحدت کی بھی ہو سکتی ہے۔ تخم از مہر کشتہ صیغہ صیغہ مصدر کشتن سے اور (ہ) زائد ہے دست طرز اور سبب بھی مراد ہو سکتا۔ انبار حاصل مصدر (انبار و ن) کا یعنی ڈھیر۔

حاصل۔ مدوح نے جاننا سے مراد میں ایسے طرز پر تخم محبت بویا ہے کہ ہر طرف اور سکی سوا انبار و لون لگے ہوئے ہیں۔ یا یہ کہ دل و اس کے خلق اور سکی طرف متوجہ ہو اس سبب سے اس نے جاننا سے خلق کو اپنا بنا لیا ہے۔ یا اور اس بات سے تخم بیری کی ہے کہ وہ ماتم ہر طرف و لون کا انبار رکھتا ہے یعنی جان و دل دونوں مروج کو ماتم کشیدہ ہیں۔

بھرانہ مہر و زبان برہم سر آمد و عرض عشق و دل اور جو خرا آمد

الفاظ۔ مہر و زبان عاشق و مہرگ ہے (مہر) اور (ورز) و زبیر کے امر سے سر آمد بن غالب آمد عرض گفتن قائم بالغیر جیسے سفیدی و سیاہی وغیرہ۔ اسکی نو قسین ہیں ۱۔ کیفیت ۲۔ کم ۳۔ این ۴۔ اصناف ۵۔ وضع ۶۔ فعل ۷۔ انفعال ۸۔ ملک عشق عرض ہے اسلئے کہ جو واسکا بغیر و ملے کہ اسکا ہے پایا نہیں جاتا جو ہر قائم بالذات جیسے کہ کبر و نسبت رنگ کے۔ اسکی پانچ قسمیں ہیں ۱۔ جسم ۲۔ صورت ۳۔ نفس ۴۔ ناطقہ ۵۔ عقل یعنی مانگہ عشق بالکسر بہت دوست رکھنا اور حد سے گزر جانا۔ بھرا مشتق ہے (عشق) جسے ہندی میں عشق پچھ لکھتے ہیں اس نبات کا نام ہے کہ جس درخت پر اسکی پل چڑھتی ہے اور سکو خشک کر دیتی ہے اسطرح عشق عاشق کو خشک اور زرد کر دیتا ہے۔

حاصل۔ مدوح مہر و زبان زمانہ سے غالب ہے اسلئے کہ دل اور سکا جو ہر ہے اور عشق مطلق عرض ہے پس عشق مدوح کے دل سے منک نہیں ہو سکتا ہے ورنہ معدوم ہو جائے اور بخلاف او غلط ہے کہ انکا دل عشق کا جو ہر نہیں ہے۔ یہ ادعا اور مدوح سے شاعرانہ ہے نہ حقیقتاً بعض لوگوں نے جو کو عرض لغین مجھو پڑا ہے مگر بوج اور لغو ہے۔

نہ نہ عاشق را پست و پناہ است و برائے حسن ہم امید گاہ است

الفاظ - پشت پوشیدہ - پناہ - پشتیان حسن بالضم نیکوئی و خوبی و کنایہ از مناسب اعضا خوشنمانی رنگ جمیع اسکی (محاسن) خلعت قیاس ہے۔

حاصل - جسو علم کی ترقی مدوح سے ہوئی ویسا ہی حسن کا کمال بھی اور سے حاصل ہے حسن خود مدوح کے جمال کی بدولت امیدوار ترقی جو لیجئے مدوح کے جمال پر دوز افزوں سے حسن کی امیدیں برآئیں۔ اور اس سے شہرت پائی دماغ ازنا بدوسے اوتسار است و نیکہ از باغ روسے او سمجھا رہا است

الفاظ - تار خففت تانا نام ملک کہ مشک کے لئے مشہور ہے آرمصرعہ اول و ثانی میں سبب سے بعض نسخ میں دوسرے مصرعہ میں (ازم) کے مقام پر (را) بمعنی برائے کے ہے بہار بالفتح فضل ربیع و گل بہار عموماً اور خصوصاً گل ناسخ کو کہتے ہیں۔

حاصل - دماغ مدوح کے ہر بال کے خوشبو سے ہمراز تاتا رہے کے منج خوشبو ہو رہا ہے اور نگاہ میں بے دیکھنے چہرہ مدوح کے کہ مثل باغ کے ہے بہار کی سی تازگی حال ہے یا نگاہ کے لئے اوس کا چہرہ مثل بہار کے ہو مخد خور ہر طرف داسے زتارش و کران و پرکوسے گرد و شکاریش

الفاظ - خور بود محدودہ روشنی بسیار - نام فرشتہ کہ آفتاب کا موکل ہے نام ازنا ہمارے آفتاب داسے بیامی وحدت معنی جلال کران یعنی از ان سبب یا از چہرہ مدوح پرکوسے بیا - وحدت یا تکلیف معنی روشنی و جلوت حاصل - آفتاب ہر طرف اپنے تازشعاعی کا ایک ایک بال اس لئے لگائے ہے کہ اوس کے چہرہ منور سے فروغ اور روشنی حاصل کرے۔

ادب در پیشگاهش پیشکار سے چہنیش راجا آئینہ دار سے

لفاظ - ادب دانش و نگہداشت وحدہ چہرہ پیشگاہ - مدبر اور وہ فرس کہ ایوان اور صدر مجلس کے آگے بایا بخا وے اور محراب و مسجد کو بھی کہتے ہیں پیشکار خادم و خدمتگار و فرد و رومد و معاون و جبین بافتنی شانی حیا بالفتح اول بمعنی شرم آئینہ دار خادم و حجام۔

اصل - مدوح کے آگے ادب بمنزلہ خادم کے ہو اور حیا او سکج حیا کا آئینہ دار اور خادم ہے حیا شانی کے ساتھ ایک طرح کا تعلق ہے اور لطیف آئینہ داری کے انتساب کا پیشانی کی طرف ظاہر ہے۔

بہر قہر قدرش در تاشا و سر سے بہر پشت عقل دست بالا

اظ - قصر محل و خانہ بزرگ جمیع اسکی قصور ہے تاشا دیدن مادہ اسکا (مشق) اور اصل اسکی تاشا (ی) بمعنی پیادہ رفتن مگر فارسیوں نے (ی) کو الف سے بدل دیا جیسے تقاضا اور تاشا اور چونکہ سپہ کے پیادہ یا جلتے ہیں لہذا اہل فارس اسکو مقام گلگشت اور ایسی جگہ معتدل کرتے ہیں جبکہ دیکھتے بہت کو نفریح ہوا و کسی چیز کی طرف عبرت اور خوشی سے دیکھنا ستر یا زائد موصوف ہے بعض بن بغیر (ی) کے ہے اسصورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ (سر) کو موصوف اور (بر پشت) کو

صفت کہیں یا بقاعدہ متقدمین کسرہ کو علامت حذف حرف رابط قرار دیں۔
حاصل۔ بادشاہ کے قصر عظمت کا بیان ہے کہ عقل بالادست باوجود اپنے سر بلندی کے اس کے کمال رفعت کی سبب سے دیکھنے کے وقت شکل برائیت پیدا کرتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب بہت بلند چیز دیکھتے ہیں تو سرشت پر ہو جاتا ہے۔

ترکیب (عقل دست بالا) ابتدا (سرے برشت) خبر (در تاشا) حال مبتدا سے (بزریر قصر قد رشن) ظرف

خلائق جمیع مفتون ہو ایش بر و کلیم من مہ جاننا فدا ایش
الفاظ۔ خلائق جمع خلق یعنی مخلوق و پیدا کردہ شدہ مفتون فتنہ میں ڈال گیا۔ شیفہ و عاشق عظم
مصدر اسکا مفتون ہے ہو ایش جس شخص میں (درو عا لیش) ہے وکیل فعلیل بمعنی مفعول۔ ذمہ
و ضامن مشتق (وکل) سے ہے ایسے کار بر کے گدہ اشن۔

حاصل۔ میں دعویٰ اسکا کرتا ہوں کہ مرد روح اس مرتبہ حسین و جمیل ہے کہ تمام خلق اس کے محبوب
مفتون ہے۔ اور جاننا سے مردم بالطبع او سیر فدا ہیں۔ یا یہ کہ حجابہ اخیر و عانیہ ہو اور (و کلیم من) کا
مصرعہ اول سے ہو یعنی جملہ خلائق اس کے محبت میں مفتون ہیں اور او کی رسائی بسبب علم نشان
کے مرد روح تک نہیں ہو لہذا میں او کی طرف سے وکیل اور واسطہ ہوں پس جاننا سے مردم فدا
یا دہ پایہ کہ میں او کی جان فدا کی کا وکیل و ذمہ دار ہوں کہ وہ نیا نکار نہون کے بلکہ وہ اس فعل سے نفع

بجائش حق ندادہ احتیاجے و دہد مارا برائے مار و اجے

الفاظ۔ احتیاجے بیای تنکیر نازندہی رو اجے بیای محبت۔ رو امی متاع و چلن و ضد کسا
حاصل۔ حق تعالیٰ نے مرد روح کو مخلوقات کا صاحب و خدائے کیا کہ اس کے امور سلطنت و زراے
تدبیر کی تدبیر پر موقوف ہوں اور اس کے ذریعہ سے اس کی کارروائی ہو بلکہ یہ فقط اس لئے ہے کہ
اس کی خدمت گزار سے معزز و معتبر ہوں۔

وہر صدی بھر دکانر حاصل از دست بر نیار و داوانا یک دل از دست

الفاظ۔ وہر بختہ و عطا کن را علامت اضافت مضاف و مضاف الیہ کے درمیان میں و
یعنی حاصل بھر و کان نیار و مشتق ہو نیارستن سے بمعنی تو استن و قدرت یافتن اور (یارام)
و انانی کے بھی اسی سے مشتق ہے آنا یا کفتح اول و نشد پریم بمعنی لیکن۔

اصل۔ سو بھر اور کان کے حاصل اور منفعت کو اپنے ہاتھوں سے بے تامل عطا کرنا ہو مگر ایک
دعا ہو سے شکستہ اور بخندہ کرنا اس کو اراد نہیں۔ اور حاصل کے (الحاصل اور الغرض) کے معنی یہ

کسیر از بید انداز شائش ہے کہ باشد گوہر جان در کنارش
الفاظ۔ انداز طریقہ۔ وضع۔ طور۔ طرز۔ قصد۔ تشار بالضم و بالکسر زرو گوہر کی قسم سے کہ

و پنجا در کے دیا جائے کنارہ بالکسر کو دو آغوش - اور بعضوں نے بالفتح بھی لکھا ہے -
 حاصل - اوس شخص کو مدوح بنشار کرنا زیبا اور لائق ہے کہ گوہر جان اپنے پاس موجود اور مہیا رکھتا ہے
 سیاست تمام انکاری کہیں - کیا ایسے سامان کرنے والے کو بنشار کرنا زیبا ہے نہیں بلکہ اوسکی قدر اس سے
 بھی بہت عالی ہے بعض کتب میں گوہر کی جگہ (عالم) ہے یہ نسخہ باعتبار مبالغہ کے بہتر ہے اور بنشار
 کی مناسبت سے (گوہر مناسب ہے -

زہی سکندر افلاطون فطنت کہ دانائی و دارائی از دور پناہ ہم می بالند -
 الفاظ - زہی بکسر تین کا تیسرین بمعنی آفرین و بارک اللہ - اور (سے) زائد ہے سکندر مخفف سکندر نام
 ہے ایک رومی بادشاہ مشہور کا جسکا حکیم ارسطو وزیر تھا حضرت نظامی نے کتاب سکندر نامہ اسپکو
 حالات میں لکھی ہے افلاطون نام ہے رومی حکیم کا کہ سکندر کے زمانہ میں رہا اور حکیم ارسطو کا استاد
 رہا - ارگن - باجا اسی کا اختراع کیا ہوا ہے (فلاطون) اسکا مخفف ہے اور (فلاطون) مخفف و معرب
 ہے فطنت بالکسر زیر کی و دانائی و تیزی خاطر یادہ اسکا (فطن) ہے دارائی یعنی بادشاہی و گھبانی
 (دارا) ایک مشہور بادشاہ کا نام ہے سکندر کے وقت میں مقتول ہوا - اور بمعنی (دارندہ) کے بھی
 ہے کنایہ بادشاہان عظیم الشان سے ہوتا ہے پناہ مضاف ہے ہم بمعنی یکدگر دھدگر مضاف الیہ
 ہے بالکیدن بزرگ شدن و افزون گردیدن و منور کردن -

حاصل - مدوح کیا اچھا بادشاہ سکندر مرتبہ اور افلاطون کا ایسا دان ہے کہ اوسکی ذات سے دانائی
 بادشاہی کی پناہ میں اور بادشاہی دانائی کے پناہ میں افزائش پاتی ہے یعنی ایک دوسرے سے
 کبھی جدا نہیں ہوتی اور باہم اونکو اعانت و مدد حاصل ہے اور کوئی کام اوسکا خالی فطانت اور رست
 سے نہیں ہے تیار کہ دارائی اور دانائی دونوں بسبب انتساب مدوح کے افتخار کرتی ہیں مگر جبکہ
 می بالند کے معنی (بر خود می بالند) کے لین -

و چندا پر وزیر بار بدترانہ ریز کہ لبس انگشت لخمہا سے مسرت افزائش گوش محنت و خم میالند -
 الفاظ - چندا مرکب ہے (حب) فعل و (ذا) اسم اشارہ سے کہ فاعل فعل ہے اور فعل سے
 جدا نہیں ہوتا ہے - فارسی میں یہ مرکب تین و آفرین کے واسطے مستعمل ہے پر وزیر بدترانہ ریز
 خسرو پسر ہرگز نون شیروان کا لقب ہے اور زبان پہلوی میں مچلی کو کہتے ہیں چونکہ اس بادشاہ کو
 مچلی کے شکار کا نہایت شوق تھا اسوجہ سے (خسرو پر وزیر) مشہور ہوا جسے بہرام گور - اور منچی
 نظیر - منصور - سعید غریز - گرامی - بہت - سخاوت - خوش رفتاری - کے بھی ہیں اور اوس صلیبی کو
 می کہتے ہیں جس سے شکر وغیرہ چھانستے ہیں - بعضوں نے وجہ تسمیہ اسکی مناسبت معنی خیر یون کہ
 ین کہ وہ شیرین کلام تھا اسواسطے پر وزیر مشہور ہوا بار بدترانہ ریز کا لہذا اور بفتح بار بھی درست ہے

پرویز کے مطرب کا نام تھا۔ یہ شخص مقام جہرم متعلقات ششماز کا متوطن تھا علم موسیقی و برابطہ نوازی میں بے مثل تھا برویز مسیح اسیکا اخترع ہے جسے سرو و خسروانی کہتے ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ مرکب ہے (بارہ) بمعنی دخل و رخصت اور (بد) بالفتح بمعنی خداوند و دارندہ ہے چونکہ پرویز کی طرین او سکوبر وقت و بارہ میں آنیکہ اجازت تھی اسلئے اس نام سے مشہور ہوا (بارہ ترانہ) وہ شخص کہ ترانہ اوسکا مثل بارید کے ہو ترانہ برویز نہ بانہ۔ جوان خوش صورت و صاحب جمال اور صلاح میں بمعنی سرو و دلغہ ہے اور (ترانہ) مطرب محنت بالکسر۔ آنالش و بلا جمع (محن) بالکسر و فتح ثانی ہے گوش مالیدن سزا دادن (گوش محنت مالیدن) دفع محنت و غم کردن۔

حاصل۔ کیا اچھا پرویز بارید ترانہ پرویز ہے کہ اوسکے لغات مسرت افزا سے قضا و قدر غم و محنت دور کرتے۔ ہیں۔ (پرویز۔ بارید۔ ترانہ۔ لغتہ۔ مسرت۔ مالیدن۔ سرانگشت۔ گوش) کے اجتماع کا لطف ظاہر ہے بعض نسخہ میں (سرانگشت) بغیر یا ہی موحده ہے اس صورت میں نسخہ میاں کا انسب ہوگا۔ یا باعتبار اس نظم کے (میاں) کا فاعل کہیں۔ اور بعض نسخہ میں دو نون فقر و ن میں (می بالہ) و (می مالہ) پس فاعل ممدوح ہوگا اور یہ نسخہ ظاہر تر ہے۔

بشمیم عاقش سمن را ختن ختن نافہ در جیب و دامن۔

الفاظ۔ بشمیم بونیدن۔ باد خوشبو سمن برویز چین ایک بھول خوشبو کا نام ہے ختن بالضم فتح ثانی چین کے شہر و زمین سے ایک شہر ہے نافہ وانا کا اچھا ہوتا ہے (ختن ختن) مفید معنی کٹا نافہ اوس پوست کو کہتے ہیں جس میں مشک ہوتا ہے۔ یہاں استعارہ (لفظ) سے ہے جیب بالکسر بمعنی گریبان و کسہ کہ پہرہ میں بناتے ہیں۔ حاصل۔ جو خوشبو کہ سمن میں ہے ممدوح کے خلق کی شمیم سے حاصل ہوئی ہے۔

و بشمیم لطفش عینچہ را چین چین خندہ در زیر لب نہان۔

الفاظ۔ بشمیم باد نرم اور چیز خوشبو دار لطف بالضم نرمی و نازکی و کار و کردار چین ایک خاص مقام کو کہتے ہیں جہاں انواع انواع کے بھول اوسکے ہوں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مرکب ہے (چم) بمعنی چہرہ اور (ن) نسبت سے یعنی جاسے خرام و رفتار جسے عرف میں روش کہتے ہیں اور اوس مقام خندہ کو جہاں بھول اوسکے ہوں بلحاظ مقارنت ہمدگر کے مجازاً چین کہتے ہیں (چین چین) مفید معنی کثرت خندہ در زیر لب بشمیم نہان برون خندہ یعنی خندہ کا مستند اور آمادہ ہونا۔

حاصل۔ اوسکو لطف کے لکیم سے عینچہ بشمیم و شگفتہ دلی کا آمادہ ہے۔ اور عینچہ کا آمادہ خندہ ہونا سے ہے کہ تھوڑی سے تحریک لکیم سے شگفتہ ہو جاتا ہے۔ بعض نسخہ میں (لطف) کی جگہ (لطف) ہے مگر لطف میں زیادہ لطف ہے۔

بقی زمرہ ثنائیں لفظ رادم نوازش تقریر۔

فاظ۔ توفیق مذکور کی نوازش کے موافق خداوند کریم کا اسباب خیر جمع کرنا اور مدد کرنا زمرہ صلی فی اسکے وہ کلام ہے کہ آتش پرست وقت پرستش آتش و محفل وغیرہ کے پڑھتے ہیں اور چونکہ اسے ن آوازی سے پڑھتے ہیں اسوجہ سے زمرہ معنی آواز خوش و خوش خواندگی کے مشہور ہوا اور زمرہ کتاب کا بھی نام ہے لفظ سخن گفتن و تقریر سخن گفتن و باقرار آوردن۔

اصل۔ قوت ناطقہ کو اسکی شناکی توفیق و مدد سے وہ مرتبہ حاصل ہوا کہ تقریر اسکی سر پرانوازش ہوگی صورتین (را) بدل اضافت سے یعنی (دم لفظ) نسبت راہو کا اور (نوازش تقریر) لفظ اضافت پر نوازش دارندہ جیسے خوش تقریر خبر مبتدائی (را) کو معنی برائے کہین اور (دم) کو مضاف اور نوازش تقریر (تقریر) مضاف الیہ یعنی توفیق ثنائی سے مروج دعوی نوازش تقریر تہ ناطقہ حاصل است۔

جو فی اجارہ و عایش صدق رکعت اجابت پر از گوہر تاثیر۔

فاظ۔ توفیر زیادہ کرنا اور وہ فائدہ کہ کسی چیز کے ٹھیکہ سے حاصل ہوا اجارہ ٹھیکہ اور گریہ پر دینا مادہ کا (اجرم) ہے کہ میان دست و پا اجابت بالکسر جواب دادن و قبول نمودن (جوب) مادہ ہے مفید اضافت۔

مصل۔ مدد و روح کے وعا کے اجارہ کے نفع میں صدق کا دست اجابت گوہر تاثیر سے پر ہے۔ ظاہر ہے کہ بغیر کشادگی صدق کے موتی کا تولد نہیں ہوتا ہے اور اسکی کشادگی بعینہ مثل دست و عابدہ ہوتی ہے۔ اور بعض نسخ میں (صدق رکعت اجابت تاثیر) واقع ہے یعنی کہ صدق صاحب تاثیر بت است۔ ظاہر ہے کہ صدق دل سے دھارنا باعث اجابت ہو اس اخیر صورتین (اجابت تاثیر) لفظ مافت مرکب خبر واقع ہے۔ اور (پراز گوہر) اگرچہ محفل معنی نہیں مگر زائد سے ہے۔

ن قضا را مضافے حکم نافذت در کار۔

فاظ۔ فرمان حکم بادشاہان قضا بالمد حکم حکم کردن۔ گزاردن واجب۔ ادا کردن۔ آفریدن اور لم تفصیلی خدا کا کہ وقت صادر ہونے افعال کے ہوتا ہے اور اوس وقت فعل وقوع میں آتا ہے وقت قدر کے کہ وہ حکم اجمالی ہے کہ ازل میں فرمایا گیا کہ ابد تک اسطور پر امور کا طور ہوگا پس قضا میں نہیں ہوتی۔ امضا بالکسر جاری و روان کرنا اور یہاں وہ نشان مراد ہے کہ واسطے اجرا ہے فرمان میں مثل (مہم) وغیرہ کے لکھتے ہیں نافذ جاری شونده۔ ماخوذ ہے (نمود) سے جسکے معنی (تیر کا نشانہ پیک پار ہو جانا) ہیں (امر نافذ) یعنی امر مطاع فرمان قضا باضافت بیانی یا لامی۔

وہ حکم الہی حسین تاخیر کا احتمال بھی نہیں ہو بدون نشان مدوح کے جاری نہیں ہوتا ہے۔ شرع کے

اعتبار سے ایسی کلمات بہت خلاف ہیں لیکن موافق مذہب شعراء کے اسمین مضائقہ نہیں۔ بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ جیسے حکم شاہی بغیر نشان و زراونائب وغیرہ جاری نہیں ہوتا ہے اور سلاطین چکا نائب بادشاہ حقیقی کے ہیں پس امضا انکا بھی فرمان الہی پر باعتبار نیابت کے ضرور ہوا۔ مگر امور الہی کو امور دنیا پر قیاس کرنے سے کچھ سر و کار نہیں و ثاں تو معاملہ (کن فکان) ہے۔
و نسخہ تقدیر را بلخ تدبیر صائبش برکتار۔

الفاظ نسخہ کتاب۔ اور اصلی معنی اسکے منقول عنہ کے ہیں بلخ بمعنی (رسید) یہ مشتق ہے (بلخ) سے مصححین صفحہ تصحیح شدہ پر یہ لفظ لکھ دیتے ہیں یعنی مقابلہ و تصحیح تا اینجا رسید اور بعض نسخ میں (بلخ) بہ نامے مخفی ہے پس ضمیر مفعول کی ہوگی مگر اب بمعنی نشان تصحیح کے متعل ہے اور اس مقام پر بھی یہی براد ہے (بلخ تدبیر) میں اخافت بیانی یا لامی ہے۔ صائب یکسر فقرہ بمعنی رسا و رسدہ مادہ اسکا (صوبہ) متعل۔ تقدیر اور لوح محفوظ پر جب تک ممدوح کی صحت کا نشان نہ ہو تب تک قابل اعتبار نہیں۔ یا کہ ممدوح کی تدبیر صائب تقدیر کے موافق ہے گویا ایک دوسرے کا منقول عنہ اور مطابق اصل کے ہے۔
شال گلشن وفاق را تا کید غنچہ دل شکفایند۔

الفاظ شمال اور ترکی ہوا۔ بیان فقط ہوا اور ہے گلشن جاے گل۔ مرکب ہے (گل) اور (شن) کلمہ نسبت سے وفاق دوستی مادہ اسکا (وفاق) ہے۔
تعل۔ دوستی کے باغ کے ہوا کو ممدوح کی تاکید ہے کہ اہل وفاق کے دل شکفتہ رکھے یعنی
اسکی دوستی کے سبب سے ہمیشہ شگفتہ دل رہتے ہیں۔ یا یہ کہ دلجو وفاق سے شگفتگی حاصل ہوتی ہے یہ ممدوح کی تاکید اور برکت سے ہے۔
مر صر کو سے نفاق را تندید غبار بر خاطر نشانیدن۔

خفاظ۔ صر صر آندی اور تند ہوا کہ خزان کے زمانہ میں اکثر چلتی ہے کوئی بالضم۔ راہ گلی نفاق بالکسر
رومی و دوزخی تندید خوف دلانا اور ڈٹا غبار بر خاطر نشانیدن رنجیدن و آزرده کردن۔
ل۔ چونکہ نام ممدوح کا عادل ہے اور عدل کے معنی یہی ہیں کہ ہر شے کو اسکی جگہ پر استعمال کرے
اسکے لائق اور سکواں تک پہنچائے اہل وفاق کا دل شگفتہ رہنا چاہئے اور اہل نفاق کو رنجیدہ
بشان خاطر فقرہ اول سے مضمون اول کا ثبوت ہے اور فقرہ ثانی سے مضمون ثانی کا ثبوت ہے یعنی
ممدوحی کہ صر کو ممدوح اسکا ہے کہ دلون کو رنجیدہ کرے۔ یا یہ کہ صر کوئی نفاق کو (غبار بر خاطر نشانیدن)
مخالفت ہے یعنی لفظ (تندید) کے مناسب ہے۔

تعل بد عہد ان جلا و اجل باستحقہ غضبش ہم سو گند۔
انج۔ باد عہد جو فاجلا و بدوزن حد او اصل تخت میں دوزخ لگانے والے کو کہتے ہیں لیکن عرف بہ

جلاد وہ شخص ہے جو تلوار سے کسی مجرم کی گردن مارے۔ مادہ اسکا (جلد) ہے بالکسر لے معنی پوست کشیدن کے ہے اور بالفتح بمعنی (زور زدن) کے ہے اجل یعنی تین وسکون لام۔ نہایت و مدت مرگ و نہایت چیز و نہایت زمان عمر سمجھنے کو تو ال وسپا ہی ہم سوگند متفق۔

حاصل۔ بار بعد دن کے قتل بین اجل اور مدوح کا غضب و دونوں متفق ہیں اور اجل تابع او کے غضب کی ہے اور سوگند خوردہ ہے کہ او سکی اطاعت سے باہر نہو نگلی جلاد اور شمشیر کی اضافت اجل اور غضب کے طرف سیاست کی مناسبت سے چاہے اور سوگند کا لفظ بھی بدعہد ان کو مناسبت ہو کہ عہد کیرت و کرامت کا ذکر درکار خانہ بخش سر رشتہ عمر با عشرت ابد ہم پیوند۔

الفاظ۔ کارخانہ خانہ کار رشتہ عمر چونکہ دونوں میں علاقہ درازی کا ہے اسلئے اضافت ہوئی عشرت خوشدلی و خوش زندگانی کرنا۔

حاصل۔ او کے محبت کے کارخانہ بین رشتہ عمر عشرت و ایچی کے ساتھ ملا ہوا ہے یعنی او کے دوست عیش ابدی کے ساتھ حیات و ایچی کرتے ہیں۔

نغمہ قانون عدالتش ملک نواز۔ حاصل مدوح کے انصاف اور عدالت کے قواعد ملک نوازی اور رعیت پروری کرتے ہیں۔ نغمہ۔ قانون۔

نواز۔ کا جمع ہونا استخسان اقلی ہے۔ وشعلہ کا نواز۔ سیاستش ظلم گداز۔

الفاظ۔ شعلہ بالضم زبانہ آتش کا نواز آتش دان۔ سطر زور و شوق و قاعدہ۔ وہ شخص کہ لوگ او کو بندہ برگ جانیں اور او سکی بات مانیں سیاست بالکسر پاس داشتن ملک حکم رانی بر رعیت۔ قہر کردن و ہیبت بخون۔ ضبط ساختن مردم از نفس بہ ترسانیدن دزدان۔

حاصل۔ مدوح کی سیاست ایسی ہے کہ او کو شعلہ اور گرمی سے ظلم نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اس فقرہ نصبت تر صبیح ہے۔

سطوتش زور و پخت شیر شکن۔ سلطان بافتح۔ حملہ کرنا اور پخت گیری زور و پخت شکن منسوب بہ کردار و پخت شکن۔

حاصل۔ مدوح کے حملہ اور زور و آوری کے سامنے شیر بہیر ہے۔ (سطوتش) بہتر (زور و پخت شیر شکن) مرکب مقلوب بہا یعنی سطوتش در پخت شیر شکنندہ زور است۔ یا جملہ فاعلیہ بین اور لفظ (زور) کو بعد (را) کو حیدر و کینز

نزدیش اجل در خون نگوں۔ الفاظ۔ در خون نگوں کشتن و ہلاک کردن اجل کے بعد (را) میں رویت ہو تو نابہ تعلیم ہوگا۔ (یا نزدیش) بہتر اور (راجل در خون نگوں) مرکب مقلوب خبر ہے۔ یعنی نزدیش در خون نگوں اہل است۔

بہتر اور (راجل در خون نگوں) مرکب مقلوب خبر ہے۔ یعنی نزدیش در خون نگوں اہل است۔

جاس۔ سوہنے سے ہو جی حبیب رہی مین سدا سے وہ سب پر عذاب ہے مگر روح فی جناب ایسی ہے کہ وہ اہل کو بھی نہیں جھوڑتی ہے۔

الفن شمس برم از آہو ریا۔
الفاظ۔ الفتن بالفنم جو رفتن و دوستی گرفتن یکے یا کچھ نہیے۔ مادہ اسکا (الفن) بالفتح و بالکسر ہے۔
برم یا لفتح۔ اگر مخزن و لغزت کردن (میدون) کا حاصل مضمر ہے جیسے (گرفتن) سے گرفتہ رہا بالفنم
امر ہے (رہ کردن) سے (برم رہا) اسلم فاعل ترکیبی دور کنندہ رسیدگی و وحشت۔
محال۔ ممدوح کی الفت اور نسبت ایسی پرتائیر ہے کہ آدمی رسیدگی اور وحشت کو بھی دور کر دیتی
ہے اور آہو انس و محبت کی چوڑی بھرے لگتا ہے۔

بیش جام بر جسم پیا۔
الفاظ۔ جام پیا۔ اور ایک حاکم اور ایک ولایت کا نام ہے جمجم یا لفتح۔ بادشاہ بزرگ۔ اسکا
حضرت سلیمان جبشید۔ سکندر۔ پراگتا ہے جب نگین اور جانور و دیو پرتی کے ساتھ ہوا جاتا ہے حضرت
سلیمان اور جب جام و پیا کہ و شراب کے ساتھ نہ کو رہتا ہے جبشید اور جب آئینہ اور سد کے ساتھ آتا
سکندر مراد ہوتا ہے جبشید کا جام مشہور ہے جس سے علم ہندو کے رونے حالات و حوادث معلوم
ہو جاتے تھے جام برجم ہودن یعنی جم را از طرف خود جام بخشیدن۔

مخال۔ باد و دیو جبشید عیش و عشرت میں شہرہ آفاق تھا مگر ممدوح کی برجم ایسی عیش و نشاط
سے معمور ہے کہ جم ہی اسکا محتاج اور اس کے برجم عیش کا نزلہ نہ رہا ہے۔ بعض نسخ میں بجاء جام کے
(جان) ہے جم کی جگہ (جسم) ہے یعنی جسم جان تازہ سے اسکی برجم میں یہ پایا جاتا ہے و
اگر (سلطنت) سے (برجم پیا) تک دو فقرے صحیح قرار دیں اور زمش کی جگہ (رزمی) اور بیش
کے مقام پر (برجمی) جیسا بعض نسخ میں موجود ہے پڑھا جائے تو بھی ہو سکتا ہے۔ یا یعنی کہین (سلطنت)
کہ زور و برتری شہرہ آفاق جنگ اوریت کہ اجل را در خون می افکند و الفتش کہ برم از طبع آہو
می را بدید چو ہوا حب برجم است کہ جام برجم پیا نید۔ (رزمی) اور (برجمی) بیا و نسبت یعنی صاحب برجم و صاحب برجم
آپ پیش آتش ز من زندگانی۔

الفاظ۔ آب تیج تلوار کی آبداری و من بالکسر خوشنما سے غلہ اور غلہ کا ہڑا تو وہ مرکب ہے (خ) بمعنی
کلان اور (من) بمعنی تودہ اور ڈھیر کے ہے۔

مخال۔ اسکی تلوار زندگانی کے حق میں ایسی ہے جیسے خرمن کے حق میں آگ یعنی جیہ اسکی تلوار
جلی ہو گئی نہیں کہ وہ جہان بسلامت رہے۔ اس فقرے میں صنعت تضاد ہے کیونکہ آب و
آتش کا باہم تقابل ہے۔

باد تیز نش سفير مرگ نالھائی -

الفاظ - باد - ہوا - صدر - آسیب - سفير قاصد و نامہ بر صغیر چڑیا کی آواز -
حاصل - اوسکے تیر کی ہوا بھی جسکو لگی فوراً مرگ معاجات کا نشانہ ہو گیا۔ بعض شخصین (صغیر) صبا جملہ ہو لیکن تیز

رائیش سرو بن گلشن فتح و نص
الفاظ - رائیش علم و نشان و لشکر - جمع اسکی (رایات) ہے سرو بن مجازاً سرو کا درخت جیسے گلبن
گل کا درخت و در نہ بن سچ اور چڑکے معنی مین ہو -

حاصل - مدد و ح کے لشکر کا علم فتح و نص کے باغ کا سرو ہے جیسے گلشن سرو سے رونق پذیر ہے
اس طرح اوسکے علم لشکر سے فتح و نص کو زیب و زینت ہے -

خبر نش باہی دریائے ظفر -

الفاظ - خبر آفات حرب سے ایک ہتھیار کا نام ہے اور تلواری کو بھی کہتے ہیں -
حاصل - اوسکا خبر ہلکافت دریائے ظفر مین ستاوری کرتا ہے جیسے مچھلی دریائے مین پیرنی ہے -
خبر کی مشابہت مچھلی سے ظاہر ہے -

کمر سہی معاشرت مختش حبت -

الفاظ - سہی دویدن و شتاب کردن - کسب کار کردن - اور مجازاً آگوشش مردم معاشرت
درو اعات -

حاصل - جو شخص کسی امر مین کوشش اور سعی کرتا ہے بادشاہ اپنی قدردانی سے اوسکی ایسی قدرونی
فرماتا ہے کہ وہ زیادہ تر کمر سعی حبت اور مضبوط کرتا ہے - یا یہ کہ قبل اسکو بسبب تہید سستی کے کوئی شخص
کسب کمالات نہیں کرتا تھا اب بادشاہ کی مرحمت و عنایت کی وجہ سے سعی اور کوشش نے استحکام پایا -
و شکست ہنرمہ بیای تریبتش درست -

الفاظ - شکست شکستن کا حاصل مدد و مویائی ایک دو اک نام ہے جوٹ وغیرہ مین بہت
نافع ہے اصل اس لفظ کی (موم آئین) ہے جو وقت یہ اپنے مقام سے نکلتی ہے موم کے مثل
نرم ہوتی ہے - راجس غارت یہ نکلتی ہے اوسکے قریب ایک گانون کا نام (آئین) ہے اسوجہ سے
اسے موم آئین کہنے لگے اب کثرت استعمال سے مومیا علی نام ہو گیا - بعضوں کے نزدیک لفظ
یونانی ہے بمعنی (حافظ الاحباد) اور فارس مین ایک چشمہ سے نکلتی ہے تربیت پروردن (رب) اسکا مادہ
ہے درست بعض مین صحیح و ندرست و کامل و سالم وغیرہ شکستہ -

حاصل - نقصان اور شکست کی ہنر نے مدد و ح کی پرورش اور تربیت سے کمال پایا اور اوسکا کسا و سہیل
برواج ہوا بعض نسخ مین (شکستہ ہنر) ہے یعنی ہنر شکستہ کہ لوگ بسبب ناقدر دانی کے کامل طور پر

بہر حال نہ کر سکتے تھے وہ مدوح کی قدردانی و تربیت سے کامل ہیں (شکست - درست) میں صنعت افتاد ہے۔

گوھر در نظر میں بقدر ترازو رنگ بھیرا - وعدہ اسٹون فائز و یک ترازو موج بدریا -
حاصل - مدوح کی غلو ہوتی کا بیان ہے کہ گوہر اسکی نظر میں ایسا بقد رہے جیسے رنگ صحر میں اوگر
ایفاسے وعدہ کا اظہار ہے کہ اسکا وعدہ وفا سے ایسا متدی اور ملازم ہے جیسے موج دریا کو۔

باستعارہ کفش ابر را در افشانی -

الفاظ - استعارہ عاریت لینا - تشبیہ دینا کسی چیز کا کسی چیز کے ساتھ بغیر ذکر کسی حرف تشبیہ کے جیسے
(سہ ہوش) اور (قدم فکر) کہ ہوش اور فکر کو شخص صاحب سہ و قدم سے تشبیہ دی اور کوئی حرف
تشبیہ یہاں نہ لکھ رہا ہے۔

حاصل - مدوح کی سخاوت اور فیاضی کا بیان ہے۔ کف دست مدوح کی در افشانی کی تشبیہ
کے سبب سے ابر کو در افشانی حاصل ہوئی - بعض نسخ میں (بجو کفش) ہے۔

بالتشبیہ رضا در لفظ زرش آفتاب را در خشانی -

الفاظ - تشبیہ مانند کردن چیزے را بچیزے در خشان مشتق ہے (در خشین) بفتشین
بمعنی چمک اور روشن ہونا۔

۱۰

حاصل - مدوح کی رضا کی در خشانی کی تشبیہ سے آفتاب کو در خشانی حاصل ہوئی۔

باستغنی حلتش گرانی کوہ سبکی گاہ -

الفاظ با مقابلہ کی سنگینی گرانی وزن - مرکب ہے (سنگ) بمعنی ثقل - مقدار - وزن - و قرینت
قدر - اور (پن) نسبت اور (ی) مصدری سے حکم بردباری و آہستگی کرنا کیکی ہنر اور عقوبت
میں سبب نفع اول و صحت ثانی - ہلکا - اور گناہ مردہ و قار سے ہے گاہ خشک گاہ -
حاصل - کوہ باوجود اس گرانی کے مدوح کی سنگینی کے مقابل میں ہنر گاہ کے ہے۔

با علو قدرش بلندی سدرہ پستی گیاہ -

الفاظ - علو بضم تین - بلندی و بلند شدن سدرہ بالکسر بیری کا درخت - اور ایک درخت
کا نام ہے فلک ہفتم پر اور وہ خلق کے عالم کا اور حضرت جبریل کا منشی ہے جلوہ بالکسر و کساؤ -
اور کسی کے سامنے جانا۔

حاصل - مدوح کے قدر بلند کے مقابلہ میں سدرہ پستی کا پستی اور پست رہنے

سخن بان بلندی کہ از کوتاہی سقوت فلک صد جانمیدہ در انداز آسمان بوسن تباہی سر پر پیا کشیدہ -

الفاظ - سقوت - چست - آسمان - جمیع اسکی (سقوت) - سقوت (سبب تباہی) و ہم ہونا چیدہ
بہر فارسی ناز سے چلنا - پچلنا - پڑھنا ہونا سر پر پیا کشیدن - تخیل اور عاجز ہونا اور سقوت ہونا۔

حاصل۔ سخن باوصف ایسی سر بلند سی کے کہ بسبب کوتاہی سقفت فلک کے سو گنج سے خمیدہ ہے۔
اور اپنے قد کو راست نہیں کر سکتا ہے مگر مدوح کے قصر مدح کے آستانہ پوسی کے قصد اور اوستے
میں متحیر و متعجب ہے کہ میں وراثت نہیں پہنچ سکتا ہوں۔ بعض نسخ میں خمیدہ کے بعد (حمید)
ہی ہے یعنی صد جامع شدہ رفتہ است۔ اس فقرہ میں ایک لطافت یہ ہے کہ سخن کا سر (میں) سیلان
پوس۔ کا پاؤں یعنی حزن اخیر واقع ہوا ہے۔

تعداد فضل و صہر کمالش آب دریا کیل پشت پیودن وریک صحر اب سحر انگشت شہر دن۔
الفاظ۔ تیار و بالفتح۔ شمار کرنا فضل افزونی و زیادتی۔ نیان افق صحر بالفتح۔ گھیر لینا کسی چیز
کا اور احاطہ کرنا کیل بالفتح پیمانہ پیودن آب دریا ہمیشہ پیودن اور ریک صحر انگشت شہر دن
کنا یہ ہے حرکت انجود کا بیفائدہ ہے سحر بالفتح۔ تبج کو کہتے ہیں اور بالفتح پڑھنا خطا ہے۔ نازد
ذکر الہی۔

حاصل۔ معنی فقرے کے ظاہر ہیں اور چونکہ مدوح کے جمیع کمالات اور فضائل کا بیان غیر ممکن
ہے لہذا صفت فقرہ آئندہ میں مدوح کے زمانہ اور عہد کا ذکر کرتا ہے۔

بر اہل زمان شکر این عطیہ عظمیٰ کہ باوراک زمان اید پیوندش منفر مستعد اند واجب و لازم است
الفاظ۔ عطیہ تشدید بخانی۔ حوی ہوئی چیز جمیع اسکی (عطایا) ہے اور اک در رسیدن و دریافتن
منفر منفر کر تیا الاستعداد سعادت باطنی والا و نیابتن تلاش کر تیا والا اور سعید جان والا اور برکت لینے والا۔
حاصل۔ اہل زمانہ پر اس امر کا شکر واجب ہے کہ وہ اس عہد میں ماہوں سے معزز و مفتخر ہوئے۔
خصوصاً بر ساکنان عرصہ و کن کہ در ہر طرف چھائے و در ہر گوشہ چھلے آراستہ و پیراستہ ہے
صلاسہ دوام بر خوان ذوق حضور و یادہ پیش و سرور نشست اند۔

الفاظ۔ عرصہ میدان صحن خانہ لہذا طشطنج (عرصہ و کن) یعنی۔ مادہ اطراف و کن و کن
سے خاص دار الملک مدوح مراد ہے نجاس یکہ سلام۔ بجائے نشستن۔ انخوسے (جاوس) سے
محفل جائے جمع شدن و گرد آمدن مرزم۔ مادہ اسکا (فضل) سے خوان بروزن نان۔ پڑا ہوا
کہ لکڑی وغیرہ سے کمانا بنانے کے لئے بنائے ہیں اور دستار خوان کو بھی کہتے ہیں صلا بالفتح۔
وہ آواز کہ کمانے کے لئے دیکھاے ذوق لذت و مزہ حضور حاضرین و حاضر شدن مادہ خوان پر
از طعام و لغت۔ مادہ اسکا (مید) ہے پھین طعام وادن۔

حاصل۔ شکر اس عطیہ کا عموماً اہل زمانہ کو واجب و لازم ہے اور خاص کر کے ساکنان ملک کہیں
کو کہ حضور ہی بادشاہ اور سرور دائمی او نہیں حاصل ہے۔ صلا سے دوام کہ بادشاہ
او کو دیا ہے مادہ کہ باہم گردیتے ہیں۔

نہایتش، دنگار خانہ را کہ مرکز دائرہ اصول است مغز نشاط از پست بدر چیدہ -

۱۱ حفاظت جو از پیش باہمی سببیدہ یا معنی برای دائرہ اول دوف کے معنی میں ہیں اور ثانی مصطلح علم ہندسہ اصولی مثال
 ۱۲ جو عجیب سے اصل کی سر او تو اعدتھہ و ضوابط کو تقبی کو بھی ہے۔ را مفید معنی اضافت یعنی (مغز نشاط دائرہ) دائرہ اول
 باضافت بیانی از پست بدر چیدن از پست بدر اضافت و بدر چیدن ظاہر کردن -

۱۳ حاصل زمانہ مدوح نے دائرہ کو اتنا سبب از پست بدر یا کہ وہ غایت خوشی سے اپنی پست میں نہیں سماتا ہے۔ یا یہ کہ دنگار
 کی زواہش اور مغز از پست بدر کے واسطے مدوح نے مغز نشاط کو پست سے باہر ڈالا یعنی ہر خد کہ زمانہ سابق میں دائرہ
 خواہم ہا و راو سکی آواز سے لوگوں کو نشاط و فرحت ہوتی تھی لیکن بادشاہ نے خدا صہ عیش و نشاط کا (کہ بچانے دائرہ
 - را تو سہ اس کے) دنگار سہ غضب کیا ہے۔ (کہ مرکز دائرہ اول است) یہ قول دائرہ کی صفت ہے اور کاف
 پست میں (پست از مغز) میں صنعت لفظا و سہ اور لفظا پست دائرہ کے مناسب ہے۔
 ۱۴ دنگار سے قانون کہ سطر کتاب لغات است رقم عیش بر صفحات احوال کشیدہ -

۱۵ الا ظن ان اس باہمی میں بہت سے تار ہوتے ہیں اسکو چہرے اسکا استعارہ مسطر سے ہے اور ابہام
 بھی سہ استہی کہ ابو علی بن سینا کی ایک کتاب کا علم طب میں نام ہے رقم کشیدن تحریر کردن -
 ۱۶ حاصل ہر کشیدہ کو فضل لازمی و متعدی دونوں کہہ سکتے ہیں صورت اول میں رقم عیش کو اور صورت ثانی میں
 ہر و ج کو داخل کہیں کے یعنی قانون کے تاروں سے صفحات احوال پر نحو عیش نگہ گئی ہے یا مدوح نے
 (کہ سہ کتاب الح) صفت قانون کی اور کاف بیان ہے۔

طہور و شکار ہوش گزند تار بردوش -

۱۷ الدعا - آج ایک چمڑے کی رسی ہوتی ہے اہل حرب اپنے دشمنوں کو اس کے ذریعہ سے گرفتار کرتے ہیں اور کسی
 پر پٹیا ہوا ہو سیکر ذریعہ سے چڑھ جاتے ہیں۔ اصل اسکی (خندہ) ہے مرکب (خم) اور (وند) کا کہ نسبت ہے
 بار ہند اسے یا (خیم مند) ہے دوشش بروزن گوشت - شانہ و گفت - شب گذشتہ و روز گذشتہ - دوشش
 دنگار تار بردوش یعنی مستعد و آمادہ -

۱۸ اصل - تار تاروں کی گزند اپنے دوشش پر رکھے ہوئے مستجیل اور آمادہ اس امر کا ہے کہ سامعین کو ہر سہ
 مادہ نشاط کر کے اوسکے ہوش اور ادراک کو شکار کرے۔

۱۹ تر گیب - (طہور) مبتدا (گزند تار بردوش) خبر (دشکار ہوش) متعلق مبتدا پر - (طہور) مبتدا (دشکار
 ہوش) خبر (گزند تار بردوش) مبتدا سے حال ہے۔

سے باجرا کے صورت و زمین صورت -

۲۰ الفاظ - احیا و بالکسر زندہ کرنا سور بالضم - شادی و جشن صورت ہوا و معروف دہرنگا - اور جسو حضرت اسماعیل
 قیامت میں بچو کہیں گے بچلی مرتبہ کل دیجاتا و سکی آواز سے ہر جا میں گئے اور دوسرے مرتبہ کل و زندہ ہو جائیں گے

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰

ہر جگہ خوشحالی اور فراخبالی موجود ہے۔ فقرہ کے الفاظ کا تناسب اور مراعات باہمی ظاہر ہے۔

وہ نغمہ ناسے نقش نورس فضا کے کن سرے جہان از نشاط مال مال :-

الفاظ - نقش - نورس - فضا کے کن سرے جہان کا بھی نام ہے جسے ہندی میں (ٹپہ) کہتے ہیں نورس مدح کی کتاب مراد ہے فضا بالفتح میدان و کشادگی کن سرے جہان دنیا مال مال بالفتح القیاسی خوب پر و بھر ہے۔ حاصل - کتاب نورس کی ثنات سو تمام جہان نشاط سے بھر رہا ہے۔ بصنعت تخیل (نور) و لکرن) میں صنعت تقابل ہے۔

ایمانت

زینب زلفہ انگیز نیست ایام سر سبز و رقصہ اگر در گور بھرام

الفاظ - ایام - روز نامہ جمع ہے (یوم) کی اصل فارسی مطلب وقت اور زمانہ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں بھرام عراق کے بادشاہوں میں سے ایک کا نام ہے اسکو بھرام گور کہتے ہیں۔ وہ بہت سیہ اسکی یہ ہے کہ یہ گور خوکے شکار کا بہت شوق رکھتا تھا اور جنہوں نے اسکو یہ کہ ایک شیر نے ایک گور خوکے شکار کیا تھا بھرام نے ایک ایسا تیر مارا کہ بہشت شیر اور خوک گزر گیا اس روز سے اسے بھرام شیر نہ اور بھرام گور کہنے لگے۔ لکھا ہے کہ اسکی زمانہ میں ایک مرتبہ خط واقع ہوا اسنے اسنے خزانہ سے خلق اللہ کی بہت مدد کی اتفاقاً ایک شخص اس خط میں مرگیا جب بھرام نے ستارہ سے روئے بہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اسی حالت میں بالقتل زاد سے آواز دی کہ تیری ولایت میں چاہوں تک موت کسکے نہ ایسی جہانگیر ایسا ہی ہوا کہ اسکی ولایت میں چار بجے ایک کوئی نرم - اور اسنے سات برس کا خراج رعایا کو معاف فرمایا۔ اسکا زمانہ زہرہ کے دور میں تھا اسنے اوکو زمانہ میں گاسے بجاسے کا بڑا جچا تھا کہوہیں کہ چیدہ چیدہ تہہ ہزار گاسے اور ناچنے والے اسکی خدمت میں رہتے تھے۔ یہ نیز و جود کا بیٹا تھا۔

حاصل - مدوح کے زمانہ میں ایسی نغمہ انگیزی ہو رہی ہو کہ اگر بھرام گور اپنی قبر میں رقص کرنے لگے تو عجیب نہیں لفظ گور میں ایام ہے۔ بھرام کی تفسیر جوہر ہے ایک تو وہ اس فن کا کامل تھا و ستروہ مردہ ہے اسکا تعلق بڑے مرتبہ تھا۔

تندر و نغمہ بر لب آشیان ساخت مرتبہ خسانہ در کام و زبان ساخت

الفاظ - تندر - تندر بہال محبہ گمشدہ بہال حملہ ہے تندر بہال مرعہ ناگاہی کے شاعر ہیں تاسے نہایت خوش رنگ بعضے (کلب) کو کہتے ہیں خوش رفتاری اور آتش خواری کے لئے مشہور ہے تندر بہال مرعہ (کلب) کی آواز نکالنا) یہ (نغمہ) انجنتین سے مشتق ہے یعنی آواز سرالکین۔

حاصل - نغمہ نے اپنا آشیانہ لب پر بنایا ہے اور نغمہ نے کام و زبان کو گھر بنایا ہے اور اس میں سکونت اختیار کی ہے۔

بشہرے مرغ و طیار است آہنگ مرکہ از بام دورش میر و چہ آہنگ

الفاظ - بشہرے - بامی تو صیفی آہنگ طرز و پیش کشش - قصہ و ایدہ - کو کہ - الایہ او بروہ آواز کہ قبل گانے کے نکالنے میں نام سرود کہ بیانہ۔

حاصل۔ خدایق کے دونوں ایسے شہر کہ طرقت توجہ اور کشش ہے کہ اس کے درو دیوار سے آہٹک اور لغات پیدا ہیں۔ یہ شہر نورسپور کی طرح ہیں جسے حمد و تحسین نے آباد کیا تھا۔

ہو ارا از امتزاج اغنہ ان جال ہر کہ موسیقار ساز و مرع را بال
الفاظ۔ امتزاج آمیزش۔ مادہ اسکا (مزج) ہے موسیقار ایک باجے کا نام ہے بڑی اور چوٹی نلیوں سے ملتی صورت پر بنایا جاتا ہے بعضے طعنے ہیں کہ فقروں کے باجے کا نام ہے اور بعضے چوہیوں کے باجے کو کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ ایک پرند کا نام ہے اس کی چونچ میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں اور ہونٹوں سے طرح طرح کی آوازیں نکلتی ہیں اور (موسیقی) اسی سے نکلے ہوئے ہے۔ لیکن کلام اسانذہ سے قول اول مرجع معلوم ہوتا ہے۔ ابراہی اضافت یعنی بال مرع بال بازو پر۔

حاصل۔ اکثر لغات سے ہوا ایسی تسکین ہوگئی کہ کچڑیوں کے پردوں سے نوع نبوع کے راگ نکالتی ہے

زبانہ از شراب لغتہ سرمست ہو نفس پارسے کو بان دست بردست

الفاظ۔ سرمست بہرست و سرشار پاری کو فتن یعنی رقصی اور ناچنا۔
حاصل۔ خدایق کی زبانیں لغتہ سے سرمست ہیں اور نفس دست بردست رقصی کرتے ہیں۔ دست بردست (یعنی دم بدم اور ہر وقت اور نوع نبوع۔ یا دست بردست دیگر) جیسا کہ بعض اقسام رقص میں ہوتا ہے کہ باہم ہاتھ پکڑ کر ناچتے ہیں۔ لطافت مصرعہ ثانی کی ظاہر ہے کہ انھیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ (دست۔ پا۔) کا لانا بھی خالی از لطف نہیں۔

خموشی را در آورده باواز سر بنورس شہر پار لغتہ پرداز۔

الفاظ۔ بنورس سے نورسپور اور مردوح کی کتاب دونوں مراد ہو سکتی ہیں اول صورت ہیں (ب) طرفیت کی ہوگی اور دوسری صورتیں سبب ہوگی آواز اور دن گویا ساختن۔

حاصل۔ شہر پار لغتہ پردا نے شہر نورسپور میں۔ یا کتاب بنورس کے سبب سے خموشی کو بھی گویا کر دیا ہے کہ سرود و غنائیں مصروف ہے یعنی جو کچھ ہے وہ سب مصروف عیش و طرب ہے۔ بلحاظ اشعار سابق کے (نورس) سے شہر نورسپور مراد لینا زیادہ تر مناسب ہے۔

گر اکیس سرور و سرور سازند عز خاک پاک بیجا پور سازند

الفاظ۔ اکیس بالکسر۔ کمیا اور وہ را کہ کہ تانے کو سونا اور پارہ اور قلعی کو چاندی بنا دے بیجا پور بادشاہ کا تختگاہ تھا سازند کا قاعل خلق ہے۔

حاصل۔ اگر سرور شادی کی اکیس بنانا چاہیں تو بیجا پور کی خاک سے بنائیں۔ یعنی سرور و عیش سے دہان کی یہ کیفیت ہے کہ عیش و عشرت کے لئے اس کی خاک بہت زیادہ اکیس کے ہے

اگر بیسوم جہان بانی و قواعد کتی ستانی و ترتیب رزم و بزم و رعایت خرم و خرم کہ کینیے است در شان اند

و تشریفی است بر قامت او گمانی قیام و اقدام نماید چه عجب۔
 الفاظ۔ رسوم رسم کی جمع ہے یعنی نشان۔ طریقہ۔ آئین۔ حیوانی بنیادی مصدری مرکب ہے (جہان)
 اور (بان) بمعنی حراقت کثرت کنندہ و نگہدارندہ جیسے بہان باغبان کہتی بالکسر۔ دنیا۔ جہان۔ زمین۔ ایک معمولی
 خوشبو کا نام ہے دریا سے بھرہ سے اس سے لاتے ہیں۔ اور بنامی نشانہ بھی آیا ہے عزم بالفتح۔ مقصد۔ ارادہ
 دل نہاد وں پر پیرے۔ اور بالضم ہی آیا ہے عزم بالفتح۔ کائنات۔ حرف کا ساکن کرنا۔ ارادہ مصمم۔ یقین۔ استوار
 آیت نشان۔ علامت۔ فرمودہ خدا۔ تشریف خلعت بزرگ کرنا۔ قامت۔ قد کا۔ یعنی جیسا سزاوار اور لائق
 ہے۔ یہ مرکب ہے (ک) حرف تشبیہ اور (ام) زائدہ یا اسم موصولہ اور (بینی) صیغہ مضارع مصدر (انباء)
 بمعنی سزاوار شدن سے قیام بالکسر۔ استاد و اقدام بالکسر کسی کام میں پیش قدمی کرنا۔
 حاصل۔ اگر محمد روح امور مذکورہ کا انجام بخوبی کرے تو کچھ عجب نہیں کیونکہ یہ سب امور بادشاہوں کے
 مناسب اور شایان ہیں اور محمد روح تو شاہنشاہ ہے۔ یہاں سے محمد روح کے اوصاف بہر مثل خوشنویسی
 و مصوری و غیرہ کے بیان کرنا چاہتا ہے۔ (اگر رسوم الخ) شرط (چہ عجب) جزا ہے۔

عجب آنت کہ در ہر فن مثل ساز و خط و تصویر کہ وہ فنان عصر قرعہ بمشقی نے فرینگی بزرگوار سے جدید
 شکستہ و منشور بہر درست نمودہ کلاہ گوشہ تھاخبر آسمان شکستہ اندر باندک تر جیسے دور گستر ماسے علم
 اختیار بہر افراشتہ و درز باہنہا تجسیدیں خود سے نکلے گذشتہ۔

الفاظ۔ عن بنون مشردہ اور اعلیٰ فارسی تخفیف نوٹ استعمال کرتے ہیں۔ حال۔ گوہ۔ قسم پر چہرہ
 و او دین کشتی فن ساز و خط و تصویر یعنی فن موسیقی و خوشنویسی و مصوری و بالضم صاحب جمع اسکی
 (الو) بالضم ہے عصر بالفتح۔ روزگار و زمانہ۔ آخر روز۔ پنجویں قرن بالفتح و سکون ثانی۔ مدت طویل جسے
 یقین میں اختلاف ہے بعض بتین برس کی مدت کو ایک قرن کہتے ہیں اور بعض اسی برس کو اور بعض
 سو برس کو اور بعض ایک سو بیس برس کی مدت کو کہتے ہیں۔ سینگ۔ کیسو۔ ایک جگہ کا نام ہے
 ایک شخص کا نام ہے جسکی اولاد قرنی کہلائی حضرت اولیں قرنی اوس سے ہیں مشق ہے فرینگی یعنی مشق
 بجد و حساب و فی اندازہ۔ فرینہ کے معنی مثل اور مانند کے بھی ہیں اسلئے یہ معنی ہو سکتے ہیں (مشقی کہ
 بسبب آن پیش و یکتا شوند) بعد بالکسر۔ کوشش مجدد بالضم و الفتح۔ طاقت و کوشش۔ اور بالفتح رنج
 مشقت (بزانوی جدید شستن) کنا ہے کمال سعی اور کوشش سے منشور فرمان پادشاہی۔
 پر گذرہ شدہ کلاہ شکستن اور کلاہ گوشہ شکستن اور کلاہ گوشہ بر آسمان شکستن افتخار اور اظہار تکبر
 مر او ہے کیونکہ اصل میں یہ عنون بانگی ٹوٹی رکھنے سے ماخوذ ہے اور بانگی ٹوٹی رکھنے سے ایک طرح کا
 غرور اور تکبر پایا جاتا ہے (کلاہ گوشہ) باضافت مقلوب یعنی (گوشہ کلاہ شکستن) اور گوشہ کلاہ بر آسمان
 شکستن میں زیادہ تر سبالت ہے۔ کلاہ کی اضافت تفاخر و کبر و باطنی ملائمت ہو مقصود یہ ہے کہ بسبب تفاخر کے۔

حاصل۔ امور مذکورہ فقہہ کلامین اگر مدوح کو کمال حاصل ہے لہذا تعجب کا امر نہیں ہے کیونکہ وہ اوس کا
 حق ہے اور اوس کے لئے اللہ نے اوس کو موضوع فرمایا ہے عجب یہ ہے کہ وہ اون امور زائدہ کو جو سلطنت کر
 موقوف علیہ نہیں ہیں اس طرح انجام دیتا ہے کہ دوسروں سے ممکن نہیں اور نہایت دشوار ہے چنانچہ صنف
 کہتا ہے۔ ہر فن کے اہل کمال بسبب کمال کو شش اور غایت مشق کے افتخار اور دعویٰ (ہمچون دیگر
 نیست) کا کرتے تھے لیکن مدوح تو ٹیڑھی سے مدت میں بادی توجہ اور پیرایسا غالب اور فائق ہو گیا کہ لوگوں
 کی زبان پر کوئی حرف تحسین اور آفرین باقی نہ رہا کہ اوس کے اوپر بولا گیا ہو یعنی تمام الفاظ و کمالات مدح و ثناء کو
 اوس کے واسطے کہ گئے۔ یا یہ کہ حصول کمال میں اوس نے ایسا بلند مرتبہ حاصل کیا کہ کل کلمات تعظیمی مدوح
 کے مرتبہ کے مقابل نہ ٹھہرے۔ بعض کتب میں عبارت (منشیہ رتشر نہ درست کردہ) ہے جس میں مدح کے
 (فرمان پر آگندگی ہنر کو درست کر کے یعنی ہنر کو جمہیت دیکھ) کہ ہر طرح کے ہنر اونوں نے حاصل کر لئے ہیں
 یا یہ کہ ایسا فرمان درست کیا کہ ہنر اوس سے منتشر ہو اور رواج پائے۔ اگر دشمن کے معنی اعتراض
 کے لئے جائیں تو مراد یہ ہوگی۔ مدوح نے فنون مذکورہ کی اس قدر جمہلیں کی کہ ہر شخص کے نزدیک اوس کا
 کمال مسلم ہو گیا اور کسی کو مقام گفتگو اور اعتراض باقی نہ رہا بعض شیعین (جو تحسین) ہے معنی اسکے ظاہر ہے
 شہنشاہ ہنر آفرین خواندش بیان واقع۔

حاصل۔ مدوح کو اگر شہنشاہ ہنر آفرین کہیں پوچھ لیت اور مبالغہ نہیں بلکہ یہ امر نفس الامری ہے۔

وہارتش در صنائع دلیل قدرت صانع۔

الفاظ۔ ہمارت بالفتح۔ استادی۔ استاد کردن۔ صنائع صنعت کی جمع ہے۔ پیشہ۔ ہنر دلیل
 رہبر۔ رہنما۔ اہل مناظرہ کی اصطلاح میں اوس ہنر کو کہتی ہیں جس کے جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آئے
 صنائع پیشہ ور۔ (صنایع) بالضم وزن مشدود اسٹکی جمع ہے۔
 حاصل۔ مدوح نے صنعتوں میں ایسی مشق اور ہمارت حاصل کی ہے کہ اوس کا صاحب کمال ہونا
 ادنیٰ سے ظاہر ہوتا ہے۔ یا وہ صنعتیں اور ہائے ہنر چہرین خود مدوح کے کامل و صاحب قدرت
 ہونے پر دل میں۔ صانع سے خداوند تھا ہے جسے مراد ہو سکتا ہے یعنی مدوح کے صنائع صانع حقیقی
 کی قدرت کا نمونہ ہیں اور اوس کے صنائع دیکھ کر اس کا یاد آتا ہے۔
 خود خودہ کار قلم بند نقش پر درازتیں۔

الفاظ۔ خودہ کار۔ پار یک کام کرنے والا اور وہی قدرت قلم بند وہ خادم مراد ہے کہ مصور کی واسطے
 بالون کا قلم بنائے نقش پر درازی مصوری و صورت سازی۔

حاصل۔ مدوح ایسا صورت ساز و نقش پر دراز ہے کہ مثل خودہ کار باوجود علم مرتبت کے اوس کی قلم بند
 کی خدمت پر مقرر ہے۔ یا یہ کہ جو اسے بالوان کے وہ خود مدوح کے قلم میں بنا رہی ہوگی۔ خودہ کار

خود کی صفت مصوری کے مناسب ہے اور (خود - خود) میں نہیں ہے۔

و عقل رنگ آمیز صدف اور صورت ساز نہیں۔
الفاظ - رنگ آمیز - آمیز خوب و لطافت - وہ شخص کہ تصویر کشی کے لئے رنگوں کو باہم ملائے - و فوٹو - و مکار
و حیلہ گر - صدف دار جیسے مصوروں کے پاس بالوں کا قلم ہوتا ہے و سیاہی رنگ کھولنے کے لئے پیالی اور سپی
بھی ہوتی ہے پس (صدف دار) سے مصور کا خادم اور مطیع مراد ہے۔

حاصل - (رنگ آمیز کو) عقل کی صفت کہیں اپنے مدد و روح مصوری میں ایسا ذی صارت اور کامل ہے کہ
عقل کامل باوجود اپنے کمال کے اس کی صدف داری اور خامی کرتی ہے عقل مدد دہ کے خادم و صدف دار کا خاک
و رنگ آمیز ہے۔ اگرچہ اس معنی میں عقل مدد و روح کے خادموں کی خادم ٹھہرتی ہے لیکن فقر و سلب
کے موافق معنی اول ہیں۔

بجلا پر دازی چشم کو رسوا دان بیل قلم در سرمہ سائی۔
الفاظ - بجلا یا لکسر - زد و دن - رنگ سے پاک کرنا - روشن کرنا - کو رسوا دان گنزدہ سن - وہ شخص کہ کچھ
پڑھ نہ سکے سرمہ سائی یعنی سرمہ کشیدن - متعدی اور لازمی و فاعل چہ آیا ہے میل بالکسر - سلائی (جدا
چشم - کو رسوا - میل - سرمہ) کا احتیاج تناسب اور حسن سے خالی نہیں ہے۔

حاصل - مدد و روح جو تحریر کرتا ہے وہ تحریر نہیں ہے بلکہ کو رسوا دان کی آنکھ میں بجلا پر دازی کے واسطے قلم
کی سلائی سے سرمہ لگاتا ہے یعنی اس کے تحریر کے دیکھنے سے ان کی آنکھ میں روشن ہو جاتی ہیں اور عبادت
حوض اوہین دکاوت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر (سوا دان) کے معنی نقطہ سویدہ جو دیکھ درمیان ہوتا ہے مراد
لیا جائے تو یہ معنی ہونگے کہ دیدہ دل اس کی تحریر کے دیکھنے سے روشن ہو جاتا ہے۔

و بنہن گیری تار طنبور بہ علاج علیل نہادان در سیحانی۔

الفاظ - بنہن - بیای استعانت - رگ کی حرکت - اور اصطلاح میں روح کے ظرف کی حرکت یہ حرکت مرکب
ہے انقباض اور انبساط سے واسطے برید روح کے نسیم سے اور واسطے اخراج فضلات کے اور نہایت
کے قریب کا مقام جس پر طبیب دریافت مرض کے لئے ناقدہ رکھتے ہیں بحلاج میں بیای موحده برامی کے
معنی میں ہے اور (علاج) مطالبہ واسطے دفع مرض کے علیل نہاد و ایم لمرض - او غمگین - مرکب ہے

(علیل) اور (نہاد) بالکسر یعنی پناہ - خلقت ہر شے باطن طینت سیحانی بیای نسبت - عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے
اصل اس کی (مہج) یعنی دوست و بیار پائش کنندہ زمین کو کہ اوہین معنی کو شاست سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
لقب ہوا کیونکہ وہ دوست خدا تھے اور اکثر سیو سفیرین رہتے تھے۔ اہل فارس نے آخر میں الف زیادہ کیا ہے۔
حاصل - طنبور کے بجانے سے پیار و نیکو فرحت و شفا بخشتا ہے۔ (بنہن - تار علاج - علیل - سیحانی)
الف ط تناسیب ہیں۔

خط بندگی خطش و بخل چہرہ لالہ رویان -

الفاظ - خط بندگی غلامی کا خط خطش بعض نسخ میں سبکی جگہ (خامہ اش) ہے خط - نوشتہ - کتاب و مکتوب کو دوست دوست کو لکھے - مخبر و سندر - سندرہ نو رسیدہ کہ رضا رسکے رو لکھتا ہے -

حاصل - محدود ایسا خوشنویس ہے کہ اسکو نوشتہ اور خط کا خط غلامی لالہ رویان کے چہرہ کی بخل میں ہے یعنی لالہ رویان کا چہرہ جو بہت خوبصورت اور زیبائے تصور کیا جاتا ہے وہ بھی محدود کے خط کے مقابل بے حقیقت ہے - یا یہ اس سے جو زیبائش حاصل ہوئی ہے وہ اسوجہ سے ہے کہ اسنے محدود کے خط کی غلامی اختیار کی ہے اور اسنے چہرہ پر جو خط ہے وہ گویا سندر اور خط غلامی ہے کہ اقتدار اپنے بخل میں لے لے ہوئے ہے - و تار وان سازش بر دوش طرہ مرغولہ مویان -

الفاظ - تار وان تار رکھے کا طرف طرہ بالضم و تشدید ثانی - موی پیشانی - زلف - کامل - کنارہ ہر چیز پر پیش کا گچہ کہ بگڑی وغیرہ لگاتے ہیں - چہجا - مرغولہ پیچ و تاب - موسیٰ پیچیدہ - زلف - کامل پیچدار عیش و نشاط موندے پیشانی -

حاصل - محدود کے ساز کا تار وان مرغولہ مویان کے طرہ کے شانہ پر ہے یعنی طرہ مرغولہ مویان جو باعث زیبائش ہوتا ہے وہ اسوجہ سے ہے کہ اسنے محدود کے ساز کا تار وان اپنے دوش پر لیا ہے اور اطاعت اختیار کی ہے یعنی فوجیوں کے زلف کا طرہ گویا محدود کے ساز کا تار وان ہے اور محدود کے ساز کے تار خوبی اور حسن میں مجبوعوں کے زلف سے بڑھے ہوئے ہیں - اس فقرہ میں تناسب فنی ظاہر ہے علی الخصوص دوش کا مرغولہ کو ساتھ باتو قیغ خامہ غنبر شہامہ اش عطار در اچہ چارہ خبر سر بر خط فرمان نہادون -

الفاظ - توقیع - نشان کرنا - نشان - وہ نشان شاہی کہ نامہ پر کیا جاسے - دستخط و نشانی بادشاہ فرمان بادشاہی کہ بقر جاری ہو بر خط منشور - منشور کے معنی ہیں بھی آتا ہے - شہامہ بالفتح بوی خوش کہ از چہرے جو بند - وہ گیند کہ خوشبو دار چیزوں سے بنا کر ہاتھ میں خوشبو کے لئے رکھتے ہیں - (غنبر شہامہ) خامہ کی صفت باعتبار تحریر کلمات خوب و دلپسند کے ہے جیسا کہ غنبر مرغوب اور مفرح قلب ہے سر بر خط فرمان نہادون مطیع فرمانبردار حاصل - ہر چند عطار منشور فلک اور مقرب امور عالم ہے مگر محدود کے قلم کو نگارش اور تحریر میں وہ مرتبہ حاصل ہو کہ جب فرمان پر نشان بناتا ہے تو عطار و دیگر اطاعت و فرمانبرداری کے اسکو حکم کے خلاف نہیں کر سکتا ہر وہ مشاہدہ شاہد پر وہ سازش نہرہ راچہ نہرہ غیر از پر وہ بدر اقدادون -

الفاظ - مشاہدہ بالضم و فتح یا - دیدن - کسی کے ساتھ کسی جگہ حاضر ہونا شاہد حاضر و گواہ - اہل فار صاحب حسن اور معشوق کے معنی میں استعمال کرتے ہیں - خوب و خوشنما - نہرہ بالضم نام ستارہ - بالفتح - پتہ - طاقت و قوت از پر وہ بدر اقدادون - بے تال و سرگان - رسوا اور فضیحت ہونا پوشیدگی کو نیز حاصل - ہر چند نہرہ لولی فلک ہے مگر محدود کے پرہ ساز کر لینے سے اسقدر رعب و ہیبت طاری ہوتی

ہے کہ نال و سرسب اسکا ہوا ہو جاتا ہے۔ یہ انتہا کا سبب الخ ہے یعنی مدوح کی نغمہ پردازی کا تو حساب ہی نہیں اوسکے اونی خادم کے سامنے بڑے بڑے مشاتون کے ہوش پران ہیں اور وہ از خود رفتہ ہو جاتے ہیں۔ یا یہ کہ اوسکے ساز کے پرے کے دیکھنے سے لبیب کمال شوق کے زہرہ پر بخود ہی اور فانی طاری ہوتی ہے۔ یا پردہ سے فلک مراد لین یعنی زہرہ کو آسمان سے زمین پر آگائے کے سوا اور چارہ نہیں ہے لبیب کثرت شوق سماع خوب و مرغوب کے خواہ مدوح کے پردہ ساز کی تخیل کیہ جیسے۔

بیت

قلمش ماشطہ صفحہ دھرم + قوشش منتسج پھیرہ مصر
الفاظ - ماشطہ کبیر شین - مشاطہ جو عورت کے عروس کی آرائش لکھ ہے۔ یہ لفظ (مشط) سے ماخوذ ہے جسکے معنی کنگھی کے ہیں منتسج بفتح سین - منسجہ نگر فتنہ شدہ - کبیر سین المنسجہ گیرندہ۔
حاصل - صفحہ دھرم کے عروس کا آراستہ کرنیوالا مدوح کا قلم ہے یعنی زیب و زینت عالم کی اوسیک قلم کے بدلت ہو اور مدوح کی رقم آفتاب کے چہرہ کے مانند ہے یا مدوح کی رقم کے پر لوسے آفتاب میں آب و تاب حاصل ہوئی ہے اس عبارت کو بیت نہیں بلکہ نثر مرقعہ کہتے ہیں۔ نثر مرقعہ اصطلاح اہل انشا زمین اوس نثر کو کہتے ہیں جسکے در فقرون کے کلمات اکثر مقامات سے ہوزن اور ایک دوسرے کو مقابل واقع ہوں بغیر سیج کے جیسے۔
(جبال ناظم بالخلق قاست و لریاؤ ناموزون است + و قیاس ناثر بے شک کاکل موبانی نامر لوط)۔

مثنوی

نرغش سرمہ پر و چشم دیدن + سازش حلقہ در گوش شنیدن

الفاظ - سرمہ پر و در منور و پردہ سرمہ۔
حاصل - بلا حلقہ خط مدوح قوت باصرہ کو نور اور روشنی حاصل ہے اور مدوح کے باسجے اور ساز کی قوت سامعہ مطیع و فرمانبردار ہے۔ یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ (حلقہ در گوش) کو مجموعہ نہ طبعین بلکہ (در گوش شنیدن) کو کبیر شین ظرف کین یعنی قوت سامعہ کے کان کا حلقہ مدوح کے ساز سے بنا ہے۔ یا (پردہ) کو (سرمہ) بالفتح یعنی برندہ اور (در) حرف ظرف پڑھیں یعنی قوت باصرہ اوسکے خط منور سے سرمہ اور روشنی حاصل کرتی ہے۔ اس صورت میں (سرمہ پر) کا فاعل دیدن ہوگا اور (در چشم) متعلق ہے بعض نسخ میں (در گوشے) یا (وحدت یا تجرے) سرمہ چشم - دیدن) اور (حلقہ - گوش - شنیدن) - کا لطف ظاہر ہے۔

بفرمان اوسوگت زخو رشید + تبار ساز او پیوندا ہا

الفاظ - فر بالفتح و تشدید ثانی گریزندہ - اہل فارس کہیں تحقیق ثانی بھی پڑھتے ہیں یعنی - شان و شکوہ نور و پر تو - زہبا (فرخ) اسی سے مرکب ہے سوگند زخو رشید یعنی وشم جو خورشید کائے پیوندا بر وزن فرزد مفضل - الصال - خویش و تبار - ملان - ترکیب - (پیوندا ہا) وہ پیوندا و خلق جو ناہید کسی سے ہونا ہا

یہ معروف - ستارہ چونیسرے آسمان پر ہے اور اسے زہرہ بھی کہتے ہیں۔

حصہ - اس درجہ مدوح کے تاج کی شان و شوکت ہے کہ آفتاب باوجود اپنی شان و عظمت و شوکت کی اس کی قسم کھاتا ہے اور اس کے ساز کے تار سے ناہید کا پیوند ہے یا ناہید اس کے ساز کے تار شکستہ کا پیوند ہے اور وہ اپنی جان کو اس کا پیوند کرتا ہے۔

چند چون خاصہ بردارد بانٹا عطار در درویش قطرہ آسا

الفاظ - انشا آفریدن - آواز کردن - از خود چیزے گفتن - نام ہے اس علم کا جس سے تراکیب عبارت ترکی جانی جابین آسا مانند و نظیر و شبیہ - آسودگی امر مصدر آسودن سے یعنی آسودہ شو - قانونی قاعدہ حاصل - مدوح جب انشا پرداز کی گئی فلم اوٹھاتا ہے تو عطار باوجود منش فلک ہونے کے مثل قادی کے اس کی دوات بین چکاتا ہے اور پانی کی جگہ صرت بین آتا ہے پس جس کسی کے تحریر کا یہ سامان ہے اس کی تحریر کا کیا مرتبہ ہوگا - یا غایت نداشت سے - یا مدوح کی تحریر کے دیکھنے کے کماں اشتیاق میں چکا پانی کے خود عطار دگر تار ہے - یا واسطے متابعت اس کے حکم ناقد کے کمال اطاعت و مذلت اس کی دوات کا قطرہ آب کہ موجب روانگی اور باعث زود نویسی ہے عطار دہن جاتا ہے۔

عروس صفحہ را خطش نگارست در خوش گریہ ہر یک خود نگارست

الفاظ - صفحہ بالفتح - کرانہ ہر چیز - تختہ اور پتھر جوڑا - نگار ہر شے کا جیسے مثل کاغذ کے چوڑائی ہو - جمع اس کی (صفاح) ہے نگار ہر وزن شکا نہ بیت نقش - وہ نقش کہ معشوق کے ہاتھ پاؤں پر مندی وغیرہ سے بنایا جائے - نگارندہ نقش کنندہ - امر یعنی نقش کن کنایہ محبوب اور معشوق سے ہوتا ہے۔

حصہ - اس شعر میں مصنف دو چیزوں کی فخر میں کرتا ہے ایک مدوح کے خط کی دوسری اشعار مصنفہ مدوح کے حرف کی - علاوہ اسکے کہ مدوح کی تحریر کے حروف و الفاظ ہر ایک بجائے خود محبوب و معشوق اور جن ذاتی سے مستغنی آرائش ہیں اس کا خط ایسا مائے زینت ہے کہ عروس صفحہ قرطاس کے واسطے نقش خانیکہ جمال بخت ہے اور صفحہ قرطاس کو اس سے زینت و زینت ہوتی ہے - معنون ہے (نگارست) کو (نگارست) بیابے مودہ و کاف فارسی پڑتا ہے یعنی حروف اس کے اگرچہ ہر ایک ایک کام میں نہیں اور وہ اپنے اپنے مناسب اور مضاحت اور بلاغت و کام کو اپنے مقام پر بجالاتا ہے تب بھی صفحہ کی طرح زینت و زینت کا باعث ہے۔ مگر نسخہ اول بہتر ہے۔

لفظ بر روز مالیش دایہ چیدست دامن نگہ گیری کہ دیدست

الفاظ - لفظ بضم اول و فتح ثانی جمع ہے (لفظہ) کی - سیاہ نشان سفیدی پر یا برعکس اسکے دایہ چیدست دامن نگہ گیری کی معنیت بوضوح و جہت غیر ذوی استقوال میں فارسیوں کے نزدیک واجب نہیں کہ گیری بیابے وحدت یا عظمت یا داسے کہ نگاہ را بان گیرند کہ کد امیر

یعنی ہر مقام انکاری اس کے کسے ندیدہ است۔

حاصل۔ ممدوح کی تحریر بسبب کمالانہ زیبائش کے ایسی نظر فریب ہو کہ دیکھنے والے کو بعد نظر ڈالنے کے ایسا اہٹاؤ اور توقف ہوتا ہے کہ گویا نظر اس کی اوٹھ ہی نہیں سکتی اس کے دام الفاظ کے نقاط و فریب طائر نگاہ کے واسطے وہ کام کام کرتے ہیں بعض نسخ میں (وامی) ایسا ہی تنکیہ یا وحدت واقع ہے مگر متاخرین ترکیب تو مصطفیٰ یا اضافی میں (ی) فاصل مٹو کر جانتے ہیں اور متقدمین جا بجا رکھتے تھے۔

مگر چون وزن صورت گری بہت در قلم از طرہ حور ویری بہت

الفاظ۔ مگر بہت سستی شدن صورت گری مصوری و نقاشی قلم بالوں کا قلم مراد ہے جس سے تصویر و نقش و نگار بناتے ہیں قلم موی بہت قلم مویا رکھ کر حور بردن نور۔ (حوراء) بالفح کی جمع ہے۔ وہ عورت جس کی رنگت سفید و صاف اور آنکھوں کی سفیدی نہایت شفاف اور آنکھ اور بال خوب سیاہ ہوں۔ زمان بہشتی۔ اہل طائر حور کو مقام مفرد میں ہتھال کرتے ہیں اور جمع اس کی (حوران) الف و وزن سے بناتے ہیں۔

حاصل۔ ممدوح جب قصد نقاشی اور مصوری کا کرتا ہے تو وہ قلم کہ مصور جانور و انسان کے بالوں اور دونوں سے بناتے ہیں ممدوح حور ویری کے طرہ سے بناتا ہے پس خیال کرنا یا سہنے کہ تصویر یا اس کی کتنی عمدہ اور پرہیز ہوگی۔ یا یہ کہ جب طرہ حور ویری کا کاٹ لیا جائے تو وہ زیب و زینت افزائی باقی نہیں رہتی ہے لیکن وقت نقاشی ممدوح کے حور ویری فرزندہ و مجمل ہوتی ہیں کہ ممدوح کی تصویر بنائی ہوئی اس سے کہیں بہتر اور عمدہ ہے۔

نقاشی بزرگوں چہرہ آراستہ کہ نقش سادہ اش چین در دماغ است

الفاظ۔ بزرگوں یعنی بطرز و بطور سے چہرہ آراستہ یعنی چہرہ آراستہ تصویر است۔ یا چہرہ خود آراستہ نقش سادہ تصویر کا کردہ اور خاکہ۔ وہ نقش کہ رنگ اور صحن بھر لگایا ہو و دماغ چہرہ کے دماغ میں دیکھا جائے۔ حاصل۔ ممدوح ایسی مصوری کرتا ہے یا وہ ایسا کامل مصور ہو کہ اس کا نقش سادہ بھی اپنے کمال زیب و زینت سے مشہور دیکھائی کے عوض ملک چین کا نظارن ہے یا چہرہ آرائی سے چہرہ کی سرخی مراد ہے جو بشارت سے جو بسبب ظہور کمال صفت کے صنایع کے چہرہ پر نمودار ہوتی ہے پس اس صورت میں مجازاً چہرہ آرائی سے کمال نقاشی مراد ہے۔ چین کی شخصیت ظاہر ہے کہ دماغ نقاشی مشہور ہے۔

اگر مہل کشد آواز بشنو و دہر آواز را پرواز بشنو

الفاظ۔ پرواز جلا دادن۔ مرتب گردانیدن۔ صورت کشیدن۔ خطوط باریک کہ تصویر کر کے دیکھ دیتی ہیں۔ حاصل۔ اسے مخاطب ہمارا ممدوح ایسا کامل مصور ہے کہ اگر مہل کی تصویر کھینچے تو وہ ایسی کمال اصل ہو جائے کہ تو اس کی آواز سے اور اس سے زیادہ طرفہ بات یہ سن کہ وہ اس روز کی بھی تصویر کھینچتا ہے (بشنو) مصرع ثانی میں قائم مقام (بدان۔ اعلم) کے تنبیہ کے واسطے قرار دین جیسا کہ مضمون نے لکھا ہے اور (آواز) کو مطلق کہیں یعنی اگر مہل کی تصویر کھینچتا ہے تو وہ کمال اصل اور گویا ہو جاتی ہے اور اس امر کو معلوم کر کہ ممدوح

آواز کی ہی (جو کہ سہرہی نہیں ہے) تصویر کی پینٹا ہے۔ یا صمد آخر کو بیل کی صفت میں کہیں اور (پرداز) کو (واو) کے ساتھ پڑھیں یعنی وہ بیل کی تصویر جسے مدوح بناتا ہے آواز کو پرداز دیتی ہے اور بلند کرتی ہے۔ یہ معنی خالی از رکاکت نہیں لفظ ہر لون معنی کتا بہتر معلوم ہوتا ہے۔ مدوح آواز کو (بشنو) کی صورت بناتا ہے اس صورت میں (بشنو) سے شتوائی اور سماعت مراد ہوگی اور کلام مصنف خشو سے محفوظ رہیگا بشنو کو علم اور بدان کے معنی میں لینا جو کہ مصنف کے بلاغت کے خلاف معلوم ہوتا ہے کچھ ضرورت نہیں۔

نگیر و طائرین بر صفیہ آرام نہ سازد کہ بیا پیش مھر خود دام
الفاظ۔ طائر پرندہ جمع اسکی (طیر) لفظ تین ہے جیسے صاحب کی صاحب ہے اور (طیور۔ اظہار)۔
جمع الجمع ہے دام جال اور وہ چیز کہ جانور فریب سے اوس میں گرفتار ہو جائیں۔ جانور صحرائی غیر درندہ علی الخصوص آہلو بارہ سنگا وغیرہ۔

جاصل۔ مدوح مصور میں اسی دست قدرت رکھتا ہے کہ اگر وہ کسی طائر کی تصویر بنائے تو وہ ایسی کالائسل ہو جائے کہ صفحہ مرقع پر پڑھے مگر وہ مدوح کے دام الفت میں ایسی پس ہوتی ہے کہ چارو ناچار صفحہ مرقع پر اوسے قائم رہنا پڑتا ہے۔ اس شعر میں انراق ہر بعض نسخین بپائش کی جگہ (بپائش)۔ بپائش ہے زگل چینان باغش نفس خور دادہ شگفتہ غنچہ ناز ضیش باد

الفاظ۔ خور و شمس مینون میں سے تیسرے مینے کا نام ہے جو فضل بھار کا اخیر مینہ ہے مگر اکثر استمال اسکا فضل بھار کے کمال پر ہوتا ہے۔

جاصل۔ مدوح کو انتہا درجہ کافن مصوری میں کمال حاصل ہے جسے کہ موسم بہار حسین طرح طرح کے گل و بوٹے پیدا ہوتے ہیں وہ گویا مدوح کی مصوری کے باغ کا اوتے گل چین اور فیضیاب ہے۔ مدوح ثانی میں مدوح کے اوس باغ کی صفت اور حال بیان کرتا ہے جو فن تصویر سے اوستے بنایا ہے یعنی اوس میں غنچوں کی تصویریں ایسی کچی ہوئی ہیں کہ ہوا کی جنبش و حرکت سے اونکو شگفتگی حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ تصویر کے لئے یہ امر محالات سے ہے۔ یا یہ کہ موسم بہار کی ہوا میں غنچوں کی شگفتہ کرنے کی تاثیر اسیو بہ سے ہو کہ وہ مدوح کے باغ کا گل چین ہے۔

چو اوکس صورت معنی پر درخت مدعو کی ایک چون مانی پر درخت

الفاظ۔ صورت بالفہم۔ پیکر۔ قالب۔ جمع اسکی (صورت) ہے پر درخت اول یعنی۔ آراستہ کرد و مرتب نمود۔ اور ثانی یعنی۔ توجہ کرد و متوجہ شد۔ ایک مخفف (لیکن) کا ہے مانی ایک بہت بڑے تصور کا نام ہے ملک روم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ظاہر ہوا تھا اور نقاشی اور مصوری کو اپنا معجزہ قرار دیکر نبوت کا مدعی ہوا تھا بعضے کہتے ہیں کہ یہ اودشیر کے زمانہ میں تھا۔ انصون کا قول ہے کہ بہرام شاہ کے عہد میں رہا اور اوس کے ماتھے سے قتل ہوا۔ بہرام شاہ اودر د شیر کو بھی بعضے ایک ہی شخص قرار دیتے ہیں۔

حاصل - تصویر سازی اور صورت پر دازی کسی سے مثل مدوح کے ظہور میں نہیں آئی ہر چند معنی غیر مہر
ہیں دیکھ نہیں پڑتے مگر مدوح معنی کی تصویر پر بھی قادر ہے اور باوجود اس کمال کے وہ مانی کی طرح دعوتے اپنے
کمال اور نبوت کا ہین کرتا ہے۔ یہ کس قدر علو جہتی اور عالی ظرفی ہے۔

ہنر گو خندنا بر لب بانبار و زاشک غم بن مرگان بیفشار
الفاظ - انبار مصدر انباردن یعنی پر کردن و جمع نمودن سے امر کا صیغہ ہے اشک بالفتح قطرہ
قطرہ آب چشم مرگان بالکسر یزید فارسی و کاف فارسی جمع (مترہ) کی ہے یعنی پلک کے بال۔ اور کبھی
بجائے مفر د بھی استعمال کرتے ہیں۔ اصل میں لفتح رے فارسی ہے مگر اکثر شعراء نے سکون نامی فارسی
بھی باندھا ہے افشار امر افشاردن بچھڑنا۔

حاصل - ہنر گو مترہ دے اور اوس سے کہ کہ خوب خوشی سے خند کر اور اشک غم انگون سے پوچھ ڈال
اسے کہ مدوح قدر دان تیرا پیدا ہوا ہے۔

ہنر پرورد ہنری گودر عزیزی و کہ آمد سر زمان بے تمیزی
الفاظ - ہنر پرورد صاحب ہنر ہنری امر زسین سے جینا اور زندگی کرنا عزیزی بیاسی مصدری اور ہنری
سر آمدن زمانہ زمانہ کا ختم ہونا اور آخر ہونا۔

حاصل - صاحب ہنر سے کہ کہ عزیزی اور ارجمندی کے ساتھ زندگی بسر کر کہ اب مدوح کے وجود باوجود سے
ناقدردانی کا زمانہ آخر ہو گیا اہل ہنر کو عزت و آبرو حاصل ہوگی۔

انچہ تا غایت روزگار مضائقہ در کم ہنری منادہ کرم زیادہ بخشش دست بتلافی آن کشادہ
الفاظ - تا غایت تا حال اور اس وقت تک مضائقہ باضم و فتح حمزہ ماددا اسکا (ضیق) سے تنگی و سختی
کم آمدن یعنی نفی و عدم تلافی عوض و بدل۔

حاصل - مدوح کی قد دانی کا بیان ہے۔ اب تک زمانہ کم ہنروں کو بسبب اونکے ناقص ہونے کے جبکہ
تنگ دست اور بد حال رکھنا اور بسبب مدوح سے اپنی ہنر پروری سے اگرچہ وہ ناقص ہیں لیکن بنا سبت
ہنر کے اوسکی تلافی کی اور زمین فاعل البال اور خوشحال کر دیا یہ جس قدر زمانہ لوگوں کے ساتھ کم ہنری میں
مضائقہ رکھتا تھا یعنی وہ چاہتا تھا کہ لوگ بے ہنر رہیں اور بسبب اوس کے ہنر جہان سے معدوم
ہو جائے اور بسبب مدوح کے کرم نے اوسکی تلافی کی تبص کتب میں (کم ہنر) البیہرہ سے تلافی سے یعنی
جس قدر زمانہ نے اس وقت تک ہنر کے معدوم اور مٹا دینے کے بارے میں بسبب افساس کے تنگی اور
سختی کی اور بسبب مدوح نے بسبب کرم اور بخشش کے اوسکی تلافی کی کہ لوگ فاعل البال ہو کے تنگی اور
ہنر میں مشغول ہو سے اور ہنر موجود اور قائم ہوا۔ (کم) زیادہ زمین صنعت تقابل ہے۔
تمنا سے ارباب ہنر یہ پیراہہ التفاتش معشوق حصول۔

الفاظ۔ متنا آرزو کردن حاصل میں بیای تختانی (متن) ہے مگر فارسی میں الف سہ لکھتے پڑھتے ہیں
 ارباب جمع (رب) بمعنی پرورش کنندہ مگر ارباب کارستہاں بمعنی (صاحبان - شرفا - خداوندان) کے
 کے اور اہل ولایت کے اصطلاح میں رئیس دہ کو کہتے ہیں پیرایہ بالکسر و یاے مجہول آرائش لباک
 وزیر مگر پیاسے معروف چڑھنا فصیح ہے التفات بالکسر گوشہ چشم مگر لیکن -
 حاصل قدیم زمانہ سے اہل ہنر کی متنا عاشق اور بلا لب متی اور مطلب کا حصول معشوق اور محبوب
 ہوتا مگر اب مدوح کے التفات کے سبب سے معامہ اولتا ہو گیا کہ او کی متنا معشوق اور مطلب کا حصول
 عاشق ہے یعنی اہل ہنر ایسے مستغنی ہو گئے ہیں کہ حصول مدعا او کی متنا کو تلاش کیا کرتا ہے اور ہر متنا
 او کی حصول مدعا سے ملی جوتی ہے -

وازاہل استعداد نکتہ یکتا نے وگلے بگلارے قبول -

الفاظ۔ اہل با نفع صاحب مروبان خانہ - سزاواری - انس کردن - کہ خدا شدن (اہل استعداد)
 کنایہ ہے اہل علم و ارباب ہنر یہ نکتہ انگلیوں سے زمین کا کہودنا - اصطلاح میں سخن باریک - جمع
 اسکی (نکات) بالکسر ہے یکتا بی اور بگلارے یہ باے - قابلہ و یاے تختانی تظہیں قبول پیش آمدن -
 مصدر ہے مگر قبول کے معنی میں مستعمل ہے یعنی مقبول دوست -
 حاصل - اگر کوئی اہل علم ایک نکتہ یا ایک پھول او کی نذر کرے تو اس کے صلہ میں مدوح اسے ایک
 کتاب اور ایک گلزار حبیب ہزاروں نکات اور پھول ہوتے ہیں عطا کرتا ہے - یہ عین قدروانی
 اور صفت دوری مدوح پر دال ہے -

خار راہ ہنر در پائے کہ خلیدہ کہ شگفتگی مشتس باغ گل مراد پنجیدہ -

الفاظ۔ خار راہ ہنر خلیدین وہ محنت اور مشقت کہ ہنر کے طالب میں حاصل ہو کہ اول کہ وہ
 اور دوم بیانہ باغ گل مراد پنجیدہ -

حاصل - جس کسی نے کتاب ہنر میں تکلیف کینی مدوح کی قدروانی کی وجہ سے بیخ او سکا
 تبدیل براحت ہوا - (شگفتگی - باغ - گل -) مناسبات سے ہیں -
 تلخی مشقت کس کمال کہ چشید کہ بجاشنی مشتس مصر ہر شکر بکام و زبان در نکشیدہ -

الفاظ۔ رافت مہربانی و التفات مصر مصر یعنی بسیار کام تالو بکام و زبان کشید خوردن لذت یافتہ
 حاصل - مثل فقرہ گذشتہ کے ہے یعنی جس کسی نے کمال کے حاصل کرے یہ مشقت او مٹائی اور
 مدوح کی رافت کے سبب سے راحت اور آرام پائی - الفاظ متنا سببہ کا لطف فقرہ میں ظاہر ہے -
 در ہیچ چیز ہنر نہان نگر دیدہ کہ تیزش آشکارا بان عاشقی نوزدیدہ
 حاصل - جس چیز میں خودی سے بھی خوبی ہنر کی پوشیدہ اور نامعلوم ہوتی ہے مدوح ایسا صاحب ہنر

اور ہندو دست ہے کہ اسے بھی تمیز کر لیتا ہے اور شہر قافن کر دیتا ہے۔ (اشکارا سہنان) میں صنعت طباق اور لقنا دے۔

اگر از تحریک باد موجب آب ہنجاری تحریر نیست یا از جلوہ آتش و خانی مرغولہ انگیزہ غریب این گرم نفس است و تبوصیف آن تر زبان۔

الحفاظ۔ تحریک حرکت دینا۔ رغبت دلانا۔ درغلانا۔ موجب طہر ہوا کا پانی کے جھج کرنا ہنجاری جابر تشکیہ۔ روش۔ طرز۔ قاعدہ۔ راہ۔ راست تحریر لکھنا۔ لکھا ہوا۔ وہ کلام کہ خالی شہد اور زواید سے مکمل وہ خط کہ تصویر کے گرد کیے جاتے ہیں۔ لغات میں آواز لگانا۔ (تحریر یحیٰ) بعضی خط پیدا کردن گرم نفس مستعد گرم بیان تر زبان و توضیح بیان۔

جمل۔ اندرون فقر و بن ممدوح کی قدروانی و صاحب تمیز ہونیکے سوا سے فقرہ گذشتہ کی تفصیل ہے یعنی ممدوح فن نقاشی اور موسیقی میں ایسا ماہر اور طاق ہے کہ اگر کہیں حرکت دینے ہوا کے پانی کی ہون کسی طرح اور کسی طور پر تحریر پیدا کرے یا کسی قسم کی آواز نکالے اور راگ سے کوئی دھان پیچیدہ اوٹھے اور شکل مرغولہ کی پیدا کرے ممدوح بسبب کمال تمیز و قدروانی کے کہ مرغولہ انگیزی کی تقریب کرتا ہے اور اس تحریر پر نیز کی توصیف فرماتا ہے۔ یہ کمال نکتہ تھی و باریک بینی و قدروانی ممدوح پر دال ہے (گرم نفس۔ دھان) (تر زبان آپ) باہم مناسب و متناسب این اشارہ قریب کاغذ (دھان) اور (ان) اشارہ بعید کا (موج) اشارہ ہے۔

اگر بسبب مادیت و اقسام منہر داوہ و می و ہر سہجان اندرون سخن چہا پنداختہ و می پر داوہ۔ الحافظ۔ مادیت۔ قصہ جملی ہے یعنی عادل شدن و آواضاوت و تبدیل۔ خطا کی جستجو فریاد و فغان۔ (واوچیہ دامن) او مسکاحی اور اگر اقسام جمع قسم یعنی انواع سہجان اندرون اہل فارس اس مرکب کو عجب کے مقام پر استعمال کرتے ہیں اور عربی میں (سہجان) مفعول سلطان (الہ) کی طرف سے صاف ہے یعنی (سجست۔ سہجان اللہ) پاک سے یاد کرتا ہوں خد کو جسے پاکی و سکون کے لیے پانچ فن سخن شاعری اور انشا پر دانی چہا ہاں کثرت استفادہ ہے یعنی کس کثرت سے۔

جمل۔ ممدوح کے علم و فصاحت و بلاغت کا بیان ہے یعنی بسبب عادل ہونیکے کہ بادشاہ ہونا شیعہ اور طریقہ ہے اگر اقسام منہر اور اہل فن کی قدروانی اور حق شناسی میں مصروف ہوا تو اس عجب نہیں کیونکہ یہ تو عدالت کا تقضی ہے عجب تو یہ ہے کہ فن سخن میں اسے کیسا کمال ہم پہنچا یا ہے اسکی تفصیل فقرات مابعد میں کرتا ہے۔

ہر چہ در میان نہ بخادہ و ہن نقادش از زبور قبول بر کران۔

الحفاظ۔ در میان نہ بخادہ و ہن نقادش از زبور قبول بر کران۔

موتائے نقاد پر غور والا مادہ اسکا (نقد) ہے۔

جمل۔ جو سخن کہ محمد و سہ کوہن نقاد کے پند اور طبع و سخن وہ مقبول طبع نہیں۔

ت ترکیب۔ (ہرچہ) موصول غیر ذی روح کی واسطے (درمیان نہادہ) اسم مفعول فعل مرکب مضاف

(ذہن نقاد) بہ ترکیب توصیفی مضاف (سب) ضمیر کا مضاف الیہ یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکہ ترکیب مضاف

الیہ ہوا اسم مفعول کا یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکہ خبر ہو از بہت (فعل ناقص محذوف کا اور ضمیر مستتر عاید

بطرف موصول اسکا اسم فعل ناقص اسم و خبر سے ملکہ صلہ ہو اسم موصول صلہ سے ملکہ مبتدا ہوا (از زبور

قبول) تعلق فعل ناقص محذوف (بہت) کا اسمین جو ضمیر مستتر مبتدا کی طرف راجع ہے وہ اسکا اسم

(ہر گران) خبر فعل ناقص اسم و خبر سے ملکہ مبتدا کی خبر ہو از بہت خبر ملکہ جملہ اسمیہ ہوا۔

و انچہ پسندہ طبع و نقاد سب از سبکی بر خاطر ناگران۔

الفاظ۔ و نقاد روشن شونده و شعلہ زن سبکی بفتح اول و ضم ثانی۔ بیامی مصدری خواری و فحش و غیرہ

جمل۔ جو کلام او سکی جانچ میں نہ آیا اور او سکی میزان طبع میں او سکا وزن اور وقار قرار نہ پایا

وہ سبکی پسند نہ ہوا۔ الفاظ (پسندہ) سبکی۔ گران) میں تناسب ہے اور (سبکی۔ گران) میں صفت طبع و

ترکیب سے مثل فقرہ اول کے ہے مگر اسکی خبر میں دو متعلق واقع ہوئے (از سبکی) اور (بر خاطر نا)۔

بالغ کلامان مدرسہ سخن طفلان کاتب زبان دانش۔

الفاظ۔ بالغ کلام زبان دان و فصیح و بلیغ مدرسہ کتب و بجائے میں کتب جاو کتابی مصلحت و کتابت

جمل۔ فصحا ہی اہل زبان و بلغای زبان دان مدرسہ کے زبان دانی کے مقابل میں طفل کتب و ابجد خوان ہیں

و شمسواران میدان بیان پیادگان حصہ نکتہ دانش۔

الفاظ۔ میدان بفتح گھڑا و ڈرانے کی جگہ۔ جمع اسکی (بیادین) ہے۔ یہ ماخوذ ہے (مید) بفتح ہمز

جبین۔ سی۔ اور بالکسر و بیادے معروف اسم الہ ہے (وگوں) بفتح و سکون ثانی سے معنی لاغر

ساختن چونکہ رفتار دور دراز اور زمین فراخ کا گشت موجب لاغری کا ہے لہذا زمین وسیع کو میدان

کہتے ہیں۔ مودون ایک گھوڑے کا بھی نام تھا پیادہ مرکب ہے (پی) بمعنی قدم اور (ادہ) کلمہ

نسبت سے جیسے جانورادہ مگر اسمین و اولسبب تغیرات کے زیادہ ہو گیا ہے دانش بعض نسخ میں

(نکتہ زینش) ہے یعنی تقریر و بیان نکات کردن۔

جمل۔ مدرسہ کی نکتہ دانی کے میدان میں میدان بیان کے شمسوار یعنی بڑے بڑے دانش

اور مقرر پیادون کا مرتبہ رکھتے ہیں۔

گاہ تفصیلش قطرہ منبع دریائے بیکران۔

الفاظ۔ گاہ ہنگام و وقت تفصیل پیدا کردن۔ جدا جدا نمودن فصل فصل ساختن کتابت سخن

قطرہ بالفتح (قطر) کا واحد ہے جسکے معنی چکیدن آب کے ہیں یعنی چکیدگی واحدہ لیکر ان کے ان کے معنی کن رہ کے ہیں اور بیکران کے معنی بیکنا رہ دہے انتہا منہج چشمہ پانی نکلنے کی جگہ مادہ آکا (نخ) ہے۔

حاصل۔ او سکے کلام میں ایسی وسعت ہے کہ تفصیل کے وقت ایک قطرہ کو دریائے بیکران کو بتا ہے وقت اجمالش ذرہ مغرب آفتاب درخشان۔

الفاظ۔ اجمال مطول کو مختصر کر کے بیان کرنا مغرب جاے غروب درخشان بھنم اول و فتح ثانی بھنم

بے بھنمین لکھا ہے۔ تابان۔ روشنی دہندہ۔

حاصل۔ ممدوح کے بیان بھل کے وقت آفتاب درخشان باوجود اس عظمت اور بڑائی کے کہ تین سو اٹھائیس حصہ زمین سے بڑا ہے ایک ذرہ میں پہنان ہو جاتا ہے دونوں فقرے ممدوح کی انشائیہ کی کمال کو ظاہر کرتے ہیں یعنی وہ انشائیہ دانی میں ایسا ملکہ رکھتا ہے اور مضمون مختصر کو اس طوالت سے اور مضمون طویل کو اس اختصار سے بیان کرتا ہے کہ اس پر زیادتی ممکن نہیں۔

آوازہ طومار بلا غشش آوازہ گوش فصاحت۔

الفاظ۔ طومار نامہ۔ صحیفہ۔ مکتوب و رازہ جمع اسکی (طوایر) ہے بلا غت رسائی اور حقیقت فضاوی مقام کلام فصیح کتنا آوازہ گوشوارہ اور وہ زیور کہ کانچین لکھایا جاے فصاحت خالی ہونا کلام کا ثقیل اور غلبہ مانوس الفاظ است۔

حاصل۔ ممدوح کی بلاغت کا طومار اور داستان باعث زینت گوش فصاحت ہے یعنی اسکی بلاغت سے فصاحت کو قوت اور تقویت حاصل ہوئی۔ فصاحت سے اگر اہل فصاحت مراد ہیں تو بھی ہو سکتا ہے بعض نسخ میں (گوش کی جگہ) کہے ہے اسلئے کہ فصحاے عرب اپنے اپنے عمدہ عمدہ اشعار کو اختیار آوازہ کہہ کر لکھا دیتے تھے کہ جسے دعوے ہو اسکے مقابل میں شعر رکھے۔ چونکہ طومار کا مقتضی طو ہے اس لئے بلاغت کا اس سے استعارہ کرنا بہت مناسب ہے اور (آوازہ) اور (آوڑہ) میں صنعت اشتقاق ہے۔

وشور شیرینی گفتار شش نمک مانکہ ملاح۔

الفاظ۔ شور فل وشور و نمکینی شیرینی مٹھائی اور وہ چیز کہ مطبوع اور پسند طبع ہونیک نمل اور ذرہ مانکہ نوالن بر طعام ملاح نمکینی و لطف کلام وغیرہ اور محشوقون کی خوبی (طبع) نمک کو کہتے ہیں حاصل۔ ممدوح کی گفتار مرغوب و پسندیدہ کی نمکینی مانکہ ملاح کا نمک اور باعث لذت ہے یعنی ملاح خود اس کے شور و گفتار سے مستفید ہے۔ (نمک) اور (ملاح) میں صنعت تراوت ہے

نقطہ خامہ الماشش مہر نجینہ اسرار۔

الفاظ - اسہام گول بات کہنا جو کئی معنی کی متحمل ہو گنجینہ گنج و خزانہ (بیم) اسہین زائد ہے اسرار بالفح
میں کثیر بالکسر و تشدید الکی ہے معنی راز اور پوشیدہ۔

حاصل - مدوح کا نظم مہم نویس جو نقطہ لکھتا ہے گویا وہ خزانہ اسرار کی سر ہے کہ ہزاروں بہید اور راز
اوسمین پوشیدہ اور موجود ہیں اور مجھ میں آنا اون مضامین عالمی کا دشوار ہے۔

شعشعہ شعلہ کو شمشیر منیل آئینہ اظہار۔

الفاظ - شمشیر صبح بہر دو عین ہے پر تو آفتاب اور روشنی تو ضعیف روشن اور پیدا کرنا حقیقت بالفح۔ اور
اور رنگ کا دور کرنے والا۔

حاصل - مدوح کے سخن واضح اور بیان روشن ہیں وہ چلا اور روشنی ہے کہ خود اظہار کو اس سے
صفائی اور وضاحت حاصل ہے۔

کام سخن در شکر افتادہ شیرینی ادا۔

الفاظ - کام تالو - دمان - مقصد - آوا بالفح - رسانیدن - گزاردن - بیان کردن - اگرچہ مصدر مہین ہیں
مگر معنی میں مصدر کے ہے - فارسی میں محشوق کی خوبی حرکات اور سفر و اشارہ و آواز کے معنی میں آتا ہے۔

حاصل - مدوح کی ادا کی شیرینی سے سخن شکر پرودہ ہے اور کلام میں حلاوت اور لطافت حاصل ہوا ہے۔
و گردن صید سخن در گنہ انداز رسا۔

الفاظ - انداز رسا کہنا ہے فکر رسا اور طرز پسندیدہ ہے۔
حاصل - مدوح کی فکر رسا کے گنہ میں صید معنی گرفتار ہیں۔

ویدہ امید جاننا جنبش لب بشارت
الفاظ - بشارت بالکسر و بالغم - فرودہ خوشخبری اور بالفح غلط مشہور ہے۔

حاصل - جانوں کی آرزو کا بر آنا مدوح کے لباس فرودہ آلودگی جنبش پر موقوف سے لہذا اس کے ویدہ
لبوں کے نگران ہیں۔

دسند ملک و لما در گفت ابروی اشارت۔

الفاظ - ملک ملک کردینا تعجب سخن میں ملک ہے ملک ہونا

حاصل - مدوح کا اذنی اشارہ جبلی طرف ہو وہ مخلوق کے شیر خوب پر قادر ہو جاے۔ پایہ کہ اولیٰ پیر ملک ہونا
کی سند مدوح کے اونے اشارہ میں ہے یعنی وہ جبلی طرف دیکھتا ہے وہ اپنے ملک مدوح کے سپرد کردیتا ہے۔

اور دل اس کا مدوح کے اختیار میں ہو جاتا ہے۔ (ملک کی لفظ میں بہ نسبت لفظ (ملک) کے ساتھ زیادہ ہے۔
نثرش نثر رفت و شعرش شعر می مرتب ہر حرفش فصیل - و ہر حرفش اصل

الفاظ - نشرہ بالفتح برج اسد میں دو ستاروں کا نام ہے رقت بالکسر بلندی شعری بالکسر و پائے منقلبہ بالٹ گراہل فارس بالکسر راہلہ دیای معروف مثل موسیٰ اور عیسیٰ کے پڑھتے ہیں۔ ایک روشن ستارہ کا نام ہے نشرہ دو ستاروں کا نام ہے ایک کفر طائر کو مثل پچھوار گنڈہ کے ہے اور دوسرا نشر واقع کہ مثل طائر چینیہ واسے کے ہے فصلے اور اصلے پائے نظم۔

حاصل - محدود کی نشر اور نظم کا ایسا عالی مرتبہ ہے کہ ہر حرف اور سکا بہ منزلہ ایک فصل کے ہے کہ او سمین بہ سے مضامین اور حروف اور کلیات مندرج ہو سکتے ہیں اور ہر حرف اور سکی بہ منزلہ ایک اصل کے ہے کہ او سمین بہت سی شائین اور پہل وغیرہ لکھتے ہیں (نثر) اور (نشرہ) میں آدرا (شعر) اور (شعری) میں صنعت ہمتفاق ہر

مثنوی سخن را بار شاہم بود کو بہ پڑ نہ بدوش صاحب شکوہ ہے

الفاظ - صاحبے بیامی تنکیر یعنی کوئی صاحب سخن اور مخدوش شکوہ بخت میں و کاف عربی و داؤد مجہول خشت و تبرگی و سپیت و شان و شوکت - اور یکسر اول مخم دوم بھنی ترس و بیم و خوف۔

حاصل - سخن کے دلبر غم کا کوہ تھا کہ کوئی مخمور صاحب شکوہ اور و بر پائین سے تاکہ او سکے مانتب کے خطہ میں کوشش کرے اور او سکی داد دے۔

عروسے بود از پیرایہ عاری ہونہ زجت بہت خود در ترساری

الفاظ - عروسے بیامی وحدت جبکی شادی نئی ہوتی ہو عورت ہو خواہ مرد عاری برہنہ مصدر اسکا (عری) ہے ترساری صاحب شرم ہونا۔

حاصل - گویا سخن ایک عروس برہنہ بہ زیب و زینت تھا کہ عروس کی زیب و زینت زبور اور لیا س سے ہوتی ہے اور سخن کا زبور اور لیا س مخمور کو جانتا جاسے اور وہ اپنی لگوں بختی اور بدھنی سے شرمندہ تھا۔

گنوش آسمان در پای بوسہ پسر پاگردن و گوش عروس

ترکیب - (سرپا) بھی تمامہ (سخن) پنداء مخدوش کی تاکید ہے (گردن و گوش عروس) خبر (است) جن رابطہ - یا (سرپا) میں خمیر شین مخدوش یعنی (سرپا) جسے بدن مبتدا با بقی خبر (است) حشر پڑا - یا (است) فعل ناقص اور (سرپا) یعنی از ترپا مستعلن یا ہم فعل ناقص (گردن و گوش عروس) خبر فعل ناقص۔

حاصل - اب محدود مخمور کی قدر دانی سے سخن ایسا عالی مرتبہ اور مایہ زیب و زینت ہوا کہ آسمان نے او سکی قدیم بوس اختیار کی اور عروس کا گردن و گوش بنا بخصیص گردن و گوش کی اس واسطے ہے کہ بہ نسبت اور اعضا کے عروس نے انہیں اعضاء پر زبور زیادہ چنایا جاتا ہے۔

لالی حقہ ہر دین سپندست پند خیال شاہ والالہس بلندست

الفاظ - لالی بالضم جج کو بمعنی مردارید حقہ بالضم ڈبہ (لالی حقہ) میں اضافت مقولہ ہے یعنی حقہ لالی

اور (لالی جہ) کی (سیر) کے طرز اضافت تیشی یعنی بیانی سے پروین چوٹے چوٹے چند ستارے ہیں اور ہین ثریا بھی کہتے ہیں خیال یعنی فکر۔

حاصل۔ بادشاہ کی فکر ایسی بلند اور عالی ہے کہ اسکی نظر بد کی دفع کے لئے پروین باوجود اس بلندی اور رفعت کے کہ مقام اسکا فلک ہشتم جو سید بنا ہے۔ مشابحت پروین کی موتی کے ساتھ ظاہر ہے۔

نرنگا کو پستی استادان سخن ساز و نرنگت را طبعش ناز و نرنگ

الفاظ۔ سخن ساز تنگ و نرنگت نازک اور لطیف ہونا۔ یہ مصدر عربی کے طور کا فارسیوں نے نازک سے بنالیا ہے اور (نازک) مرکب ہے (نا) یعنی نوخیز اور نورسہ اور (ک) تشبیہ سے چونکہ نوخیز اور نورسہ کو نرمی اور ملاہیت لازم ہے اسوجہ پر معشوق اور ملائم چیز کو نازک کہتے ہیں۔ اور اس سبب سے کہ نہایت ملائم اور نرم چیز سے استفادہ دشوار ہوتا ہے اور تھوڑے عرصہ سے خواب ہونے کا احتمال رہتا ہے مجازاً امر دشوار پر بھی اسکا اطلاق آتا ہے ناز و نرنگ سے زیادتی و کثرت ناز کی مراد ہے اور بہت خوش کرنا۔

حاصل۔ استادان زمانہ ہمدردی کی استادی کی سخن بھی اور تعریف کرتے ہیں۔ اور اپنی شاگردی کو تسلیم کرتے ہیں۔ پایہ کہ استادان زمانہ کو تنگ و نرنگی کے سبب سے حاصل ہوتی ہے اور نرنگت کو ہمدردی کی طبع نازک و لطیف کے سبب سے نہایت خوش و افغان ہے۔ پایہ کہ نرنگت کو چونکہ ہمدردی کی طبع عالی تک رسائی ہوتی اسوجہ سے اسکو پُر افغان و ناز ہے۔

حالات چاشنی گیرانہ پائش پشیرنی موطف از زبانش

الفاظ۔ حالات شیرینی (علوم) مادہ سے چاشنی گیر چکنے والا اور مزہ لینے والا موطف وظیفہ خوار اور راتب پانے والا حاصل۔ حالات نے مروج کے بیان شیرین میں سے کچھ چاشنی پاتی ہے اور اسکی زبان سے شیرینی کا وظیفہ اور راتب پانے والی ہے جسکے سبب سے اسے یہ لطف اور ذائقہ حاصل ہے۔

چنان شیرین کند سر و حنظل پشیرنی شہور گو شہا مل

الفاظ۔ سر کند ابتداد آغاز کند (سر کردن) یعنی شروع کردن سخن و حرف بہر حرف بعض نسخ میں سر و حنظل جگہ پر ہے یعنی ہر ایک حرف را شیرین کند حنظل بالکسر ایک پہل زہر دار کا نام ہے جو نہایت تلخ ہوتا ہے اسے اندراین کا پھل اور خنزیرہ البجیل بھی کہتے ہیں تل بالفتح نودہ اور ڈھیر۔

حاصل۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی مزہ اور ذائقہ کا ذکر کیا جائے تو سامعین کے زبان پر اسکا اثر پیدا ہو جاتا ہے جیسے ترشی کے ذکر سے منہ میں پانی بہر آتا ہے مگر ہمارا مروج ایسا خوش بیان اور شیرین زبان ہے کہ اگر حنظل کا بھی جو نہایت تلخ ہوتا ہے ذکر کرے تو سامعین کے کانوں میں شیرینی کے ڈھیر لگا دے۔ پایہ کہ حنظل کے ہر ایک حرف کو ایسا شیرین کر دے کہ اس سے یہ امر حاصل ہو۔ (گو شہا) میں صنعت ذو معنی ہے (گوش) یا (اور گوشہ) یا (دو) و بطور پر سخن درست ہو جاتے ہیں۔

بان سنگینی از گاہ آورد یاد پد کہ کوہ از بارہ رشک آید بفریاد

محل - مدوح کے کلام میں اس درجہ متانت ہے کہ اگر وہ لفظ کا کہ بہت سبک ہوتی ہے اپنے کلام میں لاوے تو اس میں بھی ایسی متانت اور سنگینی آجائے کہ ہر بار جو اس سنگینی کے اس کے رشک و صدمہ میں فریاد کرنے لگے۔ ایک لطف اس میں یہ بھی نکلتا ہے کہ کوہ بادشاہ کے پاس فریاد کرنے آئے۔

لنا زلف لعل در گشت کو در جہ نیار و تا در و صدمہ رشک و بلو خرج

الفاظ - درج ایک چیز کو دہن و نین پیچہ کرنا۔ پیوند۔ خرج صرف پیچہ فارسی غلط مشہور ہے۔

محل - مدوح کو لوازمات و مناسبات کا ایسا خیال اور لحاظ ہے کہ گل کے لفظ کو وہ اپنے کلام میں نہیں لاتا ہے جب تک اس میں اپنے کلام میں سو طرح کے رنگ اور پوچہ نہ سب گل کے ہیں صرف نہیں کر لیتا ہے۔ یا یہ کہ کلام اس کا ایسا رنگین ہے کہ لفظ گل کو جب تک کہ سو طرح کے رنگ و پوچہ عطا نہیں کر لیتا ہے تب تک بس نفی بیت کے اپنے کلام میں نہیں لاتا ہے۔ (نیار) کی جگہ (لنا زلف) یا (نگرد) جیسا کہ بعض نسخہ میں واقع ہے یہی درست ہے۔

بجام شوق گرد بادہ پیا پد و ہر قطرہ سر طوفان وریا

الفاظ - شوق معریت الہی مراد ہو یا شوق سخن و کلام شائقانہ۔ اور بعض نسخہ میں (سوق) بسین مملہ ہے و مان روانگی کلام مراد ہے بادہ شراب (باد) بمعنی غدر کے ہے اور (ہ) نسبت کی ہے اور شراب پینے سے ایک قسم کا غرور آجاتا ہے۔ مجازاً شراب کے پیالہ کو کئی کئی ہین (بادہ پیا) اسم فاعل ترکیبی سر واد و رما گردن و گذشتن اور بعض نسخہ میں بجا سیر کے (صدمہ) ہے طوفان بالضم ڈوبانے والی ہیا۔ تیز ہوا کی شدت۔ جو چیز کہ بہت تھکا اور محیط ہو۔

محل - استنباط کے بیان کے وقت ایسے الفاظ جسے نہایت جوش و خروش پیدا ہو کلام میں لانا مناسب ہوتا ہے لہذا مصنف کہتا ہے کہ ہمارا مدوح اگر شائقانہ کلام فرمائے تو ایک حرف میں ایک کتاب کا مضمون پُر کرے اور جب قدر ایک کتاب کے مضمون کا اثر ہو اس قدر اس کے ایک حرف سے پیدا ہوتا ہے۔ (جام۔ بادہ۔ قطرہ۔ طوفان۔ دریا۔) اہم الفاظ مناسب ہیں۔

بحرف آورد ترکیبش شیارا پد متانت گشت کہ این نیار

الفاظ - بحرف آوردن متکلم ساختن و گویا کرون شیارا پد شای شلشہ ستایش۔ اسم مصدر ہے اور مصدر اس کا (اشارہ) سے یعنی ستایش گفتن متانت شدید اور مضبوطی اور استواری۔ کلام کا الفاظ کہ یہ در کیگ بے خالی ہوتا کہ سبب۔ ذریعہ۔ اوزار۔ بنا۔ بنیاد بنان باہم مرگشت۔

محل - مدوح اپنے کلام اور سخن کی ایسے عمدہ طور پر ترکیب دیتا ہے کہ شاعر اور مدح خود اس کی مدح و ثناء میں گویا ہوتی ہے دوسرے کا کیا مجال کہ وہ اس کی تعریف نہ کرے اور بنا کی متانت آلات کے ذریعہ سے ہوتی ہے مگر اگر ترکیب کی بنا کا کہ خود متانت ہوتی ہے پس ایسے کلام کی متانت اور خوبی کا کیا کیا کہنا۔ یا شاعر کا مقولہ اس میں

ثانی کو شہرایتین کہ وہ یہ کہتے ہیں بعضوں نے ترکیب سے محذوح کے وجود کی ترکیب مراد لی ہے یعنی محذوح کی جوت ترکیب پر ثنائی گوئی کرتی ہے یہ کیوں نہوا سکتے کہ اسکو وجود اور ترکیب کا آلہ اور باعث متانت ہے۔ اور بعض لشیخ بین (فنا کے بجائے (بنان) اور (نبا) کی جگہ (بیان) ہے لیکن اسنے کلام کی ایسی ترکیب رکھی ہے کہ انگلیوں کے سر نہیں گویا بی نہیں ہے اور بیان کے وقت متحرک ہوتے ہیں وہ بھی گویا ہو جاتے ہیں اور بیان جو ذریعہ متانت کا پڑتا تھا اسکا ذریعہ خود متانت ہو گئی۔

سخن از فکر حفظ مرتبت رست و از ترتیبش بجای خوشتر نیست

الفاظ۔ حفظ بالکسر نگاہ داشتن و یاد گرفتن ترتیب ہر چیز کو اسکی جگہ پر رکنا۔

حاصل۔ سخن کہ اپنی حفظ مرتبہ میں سرود اور متفکر تھا اسنے فکر سے خلاصی پائی اسنے کہ محذوح کے حسن ترتیب سے اسے اسکی جگہ ناقصہ آئی یعنی جو مقام اسکے لائق تھا وہ اسے حاصل ہوا یا یہ کہ محذوح کی ترتیب پر اعتماد کر کے اپنی جگہ پر رہا اور فکر بے ترتیبی سے اسنے خلاصی پائی۔

برو در عیب بین چشمے کشاید پدا در زو غیر نہر بہنی نیاید پدا

الفاظ۔ برو سے محذوح یا سخن یا کتاب مراد ہو سکتی ہے وگرہ بمعنی بار درگر۔

حاصل۔ یہ شعر سخن کی صفت میں بھی ہو سکتا ہے اور خود بادشاہ کی تعریف میں بھی محذوح نے سخن کو ایسا نقائص سے پاک و ضاف کر دیا ہے یا وہ محذوح خود ایسے نہروں سے بہرہو ہوا ہے کہ اگر عیب بین اسے لکھا نظر دے تو سو اسے نہر دیکھنے کے اد سے کچھ اور معلوم ہی نہو یا یہ کہ اسکی تاثیر سے عیب بین عیب بین نہر ہے بلکہ صفت بہرہ بینی کی اس میں بہرہ ہو جائے یہ معنی نہایت لطیف اور بلیغ ہیں۔

داز جہ حقو فیکہ بر اصحاب عقل و ذہننگ دار باب لغتہ دآہنگ ثابت و لازم ساختہ آنت کہ بہر ترتیب و تسوید پورس پرداختہ و سامعہ و ناظر را بخواندن و شنیدن آن نواختہ۔

الفاظ۔ حقوق جمع (حق) بالفتح و تہذیب قاف۔ ثابت و سزاوار و واجب اصحاب یاران و خداوندان۔ جمع الجمع (صاحب) احب کا اسم جمع (صحب) بالفتح اول ہے اور بعض اسکیو (صاحب) کی جمع کہتے ہیں جیسے ظاہر الطہار اور ناصر الضار وغیرہ فرہنگ دانائی و ادب و زبردگی اور باب بالفتح جمع (ب) بمعنی پرورش کنندہ۔ مگر لفظ (ارباب) بمعنی صاحبان و شرفا و خداوندان مستعمل ہے۔ تسوید سیاہ کرنا۔ (نوشتن) سے کنایہ ہے سامعہ یکسر مسم ایک قوت سے کان میں جیسے ذریعہ سے اواز کا ادراک ہوتا ہے ناطقہ قوت گوئی حاصل۔ محذوح نے جو حقوق کہ اہل دانش و اہل سخن پر ثابت کے ہیں اور عین سے ایک یہ ہے کہ اسنے کتاب پورس نصیحت فرمائی اور قوت سامعہ اور ناطقہ کو اسنے سننے اور پڑھنے سے سرفراز کیا۔ اس فقرہ میں صنعت لعل و شعر غیر مرتب ہے۔ اور (نواختہ) لغتہ کے مناسب ہے یعنی صنعت تو یہ ہے

سخن از فکر حفظ مرتبت رست و از ترتیبش بجای خوشتر نیست

اور ایہاں بھی ہے کہ تازگی کی معنی سرفراز کردن ساز نوازی و دلون آئے ہیں۔
و التزام این شود کہ پانچ تازی معانی طراوت بالفاظ بخشیدہ نوی لغات نقشہا کہ ہرین اشعار و زشتاں سببہ
شد حلقہ اثر پر درو لکھ لکھو۔

الفاظ - التزام کہ کیا ہے۔ یہ امر ضرور اور لازم کر لینا طراوت تازگی نوی بیای معروف و منسوب ہے (نو) یعنی
تجدید اور تازگی کا معنی ہے۔ قسم سے جسے کہتے ہیں در بالضم مونی صحیح اسکی (در) بضمین ہے۔ ہر تیار
بالضم جو چیز کو گراں ہے۔ یا اسرار سے ہے حلقہ کند ہی حلقہ پر در کو فن دروازہ کشا کشانا۔

حاصل - فقرہ ادب کا درجہ کے کتاب نورس کی ترتیب و تسوید و اسطے فوائد ہیں سخن کے کی ہے
ایہ بیان کرتا ہے کہ اس کتاب میں اس امر کا التزام بھی کیا ہے کہ جیسے اس کے معنی کی ملافت و تازگی
اور سبک الفاظ کو تازگی ہے۔ ہر تیار سے ایسی ہی اس کے لغات اور سرود کی تازگی کہ اشعار مذکورہ کتاب میں
سے متعلق کے گئے ہیں۔ ان پر تاثیر بخشش پر پہنچے جو مجموعہ نے اشعار خاص کر دئے ہیں کہ چ اشعار
فلان راگ میں لائے ہیں۔ اشعار فلان راگ میں تو اس سبب اسطے ہے کہ ان کے تازگی و تازگی ہے۔
اس امر میں ہر تیار نہیں ہے۔ ان پر تاثیر بخشش پر پہنچے جو مجموعہ نے اشعار خاص کر دئے ہیں کہ چ اشعار
کامین تو دنیا لطف اور اثر و تاثیر ہوئے ہیں ہر تیار ہے۔

دبیا نفس گویندگان کہ غم سے تازگی انزویا سے خاطر شنونندگان روید۔
الفاظ - گویندگان۔ یعنی گارہ و اسطے زوایا صحیح راو یہ معنی گوشہ روید کا فاعل نوی لغات ہے۔
حاصل - مجموعہ نے اس کتاب کا التزام کیا ہے کہ لغات کی تازگی بذریعہ دم کافی والون کے سامعین کے گوشہ
دل سے غم نادر کن کو دور کرے۔

ریاعی از شاہ و گن جہان نشاط آبادت خاک غم از آب غمہ شش بر بادست
الفاظ - نشاط خوشی پر بادست آب اور نشاط۔
حاصل - ظاہر ہے کہ (آباد) و (باد) میں پنجیس زائد ہے اور (نشاط و غم) اور (خاک و آب و باد)
میں صفت تقابل و تضاد ہے۔

ارباب تراز شاگردانند ہر آنکس کہ از نوشدہ طرز راست
الفاظ - طرز شاگردانند۔
حاصل - ارباب تراز ہر روح کے کہ شاگرد ہیں اگر کمال کو پہنچے تو عجب نہیں اسلئے کہ جب مشق بڑھ چکی
تو کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہے کہ جو شخص مجموعہ کافی الحال شاگرد ہوا وہ طرز اور روشنگ کا استاد
ہے۔ اس صورت میں ارباب تراز سے اس فن کے کامل اور ذی کمال مراد ہونگے اور طرز استاد میں تازگی

ہوگی یعنی استاد طرز ترانہ ست جو کہ ترانہ کہنے کے گائیو اے ہیں دے سب شاکر دہین استاد وہی ہے کہ اوس سے طرز نو ایجاد ہو جیسے کہ مدوح نے کتاب نورس میں طرح طرح کے طرز ایجاد فرمائے۔ (کہنے) کے مقام پر (کن) بعض نسخہ میں ہے۔ (کن۔ نو) میں صنعت لقا ہے۔

درجہ تیسرے کتاب آنکہ۔

الفاظ۔ تسمیہ نام کتاب رکھنا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا۔ مادہ اسکا (اسم) ہے۔

حاصل۔ سبب نام رکھنے اس کتاب کا بنام نورس یہ ہے۔ جو آگے کے فقرے میں مذکور ہے۔

ہندوستان نہ نشیرہ مجمع را نورس میگویند فارسیان اگر نورس نہال فضل و کمالش خوانند بجا است۔

الفاظ۔ ہندیان (ہندی) کی جمع ہے یعنی باشندگان ہند نہال بالکسر نحو بصورت پودہ کمالش ضمیر کتاب کی طرف راجع ہے۔

حاصل۔ چونکہ کتاب ہندی ہے لہذا اولاً اوسکی وجہ تسمیہ ہندوستان بیان کرتا ہے اور چونکہ نشیرہ لطیف اور مزہ دار ہوتا ہے تو مجموعہ اوسکا خواہ مخواہ زیادہ تر لطف انگیز ہوگا۔ پس ظہوری کہتا ہے کہ ہندوستانے نشیرہ مجمع کو نورس کہتے ہیں اور بہت لذت جانتے ہیں اگر اہل فارس کتاب نورس کو فضل اور کمال کے خیال کا میوہ نورسیدہ کہیں تو بجا اور درست ہے۔

و باین معنی کہ این شاہد ہے غیب از پر دہ غیب بجلوہ گاہ ظہور نورسیدہ نورس خوانند ہم رواست۔

الفاظ۔ نورس یہاں پر معنی فقط (نورسیدہ۔ فی الحال موجود شدہ) کے ہیں۔

حاصل۔ اور اگر اس اعتبار سے کہ یہ معشوق بے غیب (یعنی کتاب مدوح) پر دہ غیب سے فی الحال ظہور میں آیا ہے نورس کہیں تو بھی روا اور درست ہے۔

مقصد۔ قیاس سے ازین اسم گیر پڑ

الفاظ۔ قیاس اندازہ اور دوجیز کو باہم اندازہ کرنا اور انہیں عقل سے برابری کا حکم دینا۔ شاید تحقیق و یقین سے انام کردہ شدہ یعنی کتاب نورس۔

حاصل۔ قیاس کرنا چاہئے کہ جس کتاب کا نام ایسے ایسے وجوہ تخریص اور لطیفہ کا جامع ہے تو اوس کتاب کی کیا کیفیت ہوگی اور کیسے کیسے لطائف اور نکات اوس میں مندرج ہونگے۔

فہمائے دیدن بہ صفحہ اش گلشن و سواد خواندن بہ بیاضش روشن۔

الفاظ۔ سواد سیاہی۔ گرد اگر دشہر۔ بلکہ اور دہین بیاض سے بیرجہ طور کتاب نورس مراد ہے۔

حاصل۔ چونکہ مصنف نے کتاب نورس کو نہال فضل اور کمال کا میوہ اور پہل قرار دیا ہے اس لیے اسطے

و فقرات آئندہ میں لوازم بانع اور بہتان کو ثابت کرتا ہے کہ نورس کے صفحات میں اسطرح کی بہار ہے

کہ بھارت اور بینائی کا میدان بالکل گلشن اور بانع و بہار ہو گیا ہے اور سواد خواندن کا نورس کو بیرجہ طور

کی سفیدی سے روشن اور منور ہو رہا ہے۔ (سواد بیاض) میں صفت تقابل ہے۔
ہر صفحہ چھپنے و ہر سطر نکلے۔

الفاظ۔ چنے اور نکلے بیاض عظیم یعنی چھپتے عظیم و درخت سے عظیم۔
حاصل۔ نورس کا ہر ایک صفحہ ایک چین ہے اور اسکی ہر سطر گویا ایک درخت ہے۔
برکش لفظ دلکش بارش معنی بے غمش۔

الفاظ۔ بار بھل غمش بالفتح غیشہ نالغش۔
حاصل۔ جب اسکی سطر کو درخت بنایا تو اس کے واسطے برگ اور ٹھکھی ہونا چاہئے لہذا کہتا ہے کہ الفاظ
دلکش اور مرغوب طبع اوس درخت کے پتے ہیں اور نالغش اور عمدہ معنی پہل اور ٹھکراؤس درخت کے ہیں۔
بیل فصاحت برک نراکت تجوید و تقصیر۔

حاصل۔ اس کے کلام کی فصاحت اسکی نازک عبارت سے ظاہر اور ہمدرد ہے۔ بعض نسخ میں لفظ تجوید کی
نہیں ہے۔ اس نے اوس کتاب کے بیان میں فصاحت اور نراکت دونوں موجود ہیں۔
و نظر نگاریان از موج بطوب عبارت روان و ذخیرہ۔

الفاظ۔ نظر بفتحین فکر۔ نگاہ۔ غور سے دیکھنا نظارگیان دیکھنے اور نظر کرنے والے مرکب ہے (نظارہ)
اور (یان) سے فارسی میں (نظارہ) بمعنی نظر کے ہے جب یا سے فاعلی اس کے ساتھ ملاتے ہیں تو بقاعدہ
فارسی مائے ہوز (گ) سے بدلے لفظ (نظارگی) ہو جاتا ہے موج لہر۔ ہوا کا پانی کو جمع کرنا رطوبت تری و
ترشدن عبارت روان سلیس عبارت کہ آسانی سے پڑھی جائے و ذخیرہ یعنی گرفتار و مقید۔
حاصل۔ دیکھنے والوں کی نظر اسکی عبارت کی سلاست اور خوبی میں گرفتار ہے یعنی زیادتی شوق سے
آسودہ نہیں ہوتی کہ وہ ماننے سے اور مراجعت کے دل و جان سے اوس پر فریقہ ہے۔ (موج۔ رطوبت۔ روان)
کا تناسب ظاہر ہے۔

سنبل حرفش از آہ ناشکیبان۔
الفاظ۔ سنبل بالضم ایک گھاس خوشبو کا نام ہے (سنبل حرف) سے سواد خط مراد ہے بعض نسخ میں
(حرفش) کی جگہ (لفظش) ہے شکیب صبر۔

حاصل۔ اس کتاب کے حروف کے دائرے اور گردش ناشقون اور نا صبرون کے آہ کے مانند مسلسل اور پیوستہ
بنفشہ لفظ اش از نال و لغریان۔

الفاظ۔ بنفشہ ایک نبات ہے رنگ اس کا سنرا و پہل اس کا نیلا ہوتا ہے اس کے نقطہ سے استعارہ کیا گیا۔
حاصل۔ اس کتاب کا لفظ معشوق کے تلوں کی طرح محبوب اور دل فریب ہے۔

از ریح طراوت کلمات نھر سطر مالا مال آبجیات۔

الفاظ - شرح ٹپکانا ستر بسکون ماوہ فتح ناوون درست ہیں معنی جو ہے آب سطر خط کینچن جمع اسکی (سطور) ہے یا مال لبریز اور لباب مفید معنی کثرت - الف اسپین الضال کا ہے -
 حاصل - اس کے الفاظ کی طراوت سے بایں السطور کہ نھر کے مشابہ ہے آب حیات سے مملو اور پر ہے -

حضرت لب سیرابی ادا

الفاظ - حضرت بالکسر و سکون ثانی ایک پیغمبر یا ولی کا نام ہے - اور بفتح اول و کسر ثانی سیر شاخ اور کیفیت اور سیرہ کو کہتے ہیں - پیغمبر کا نام اسوجہ سے ہے کہ جہان اور کا قدم پڑتا ہے یا اور کا گزرتا ہے اور اس حکیم سیرہ اور گاتا ہے یا یہ کہ اونکی سیرگاہ سیرہ زار ہے تشنہ لب پیاسا اور مشتاق اور آرزو مند سیرابی پانی سے آسودگی اور شادابی آدایں اور آدایں اور اسے کلام - انداز کلام -

حاصل - نورس کا اور اسے کلام ایسا لطیف و شاداب ہے کہ حضرت بھی اسکی سیرابی کے تشنہ لب اور مشتاق ہیں -
 مسیحا مردہ جان بخشی ہوا -

الفاظ - مسیحا حضرت عیسیٰ علیہ السلام - الف اسپین تبصر اہل فارس زاید ہے مردہ فریقہ اور آرزو مند سے کنایہ ہے ہوا جو ہوا کہ اس کے الفاظ کے تلفظ میں حارج ہوتی ہے مراد ہے -

حاصل - حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجودیکہ مرد و نکو زندہ اور فریحات کر دیتے تھے لیکن وہی کتاب نورس کے ہوا کے مشتاق اور آرزو مند ہیں (ہوا) کتنا اسوجہ سے ہے کہ نورس کو باغ فرض کیا ہے اور باد سحری کی بخشش کل و کار کے لئے ظاہر ہے - و و نون فقر و ین ذکر حضرت خضرؑ اور سچا کا بقا بقا تشنگی و جان بخشی کے کرنا مناسبات باطباق و تضاد سے ہے اسلئے کہ حضرت حضرت تشنہ لب ہیں اور حضرت عیسیٰ زندہ کرتے تھے اور تعلق مضاد کا ذکر بھی ایک طرح کا تضاد ہے -

نکتہ نامے برجستہ عجیب سے سر بستہ -

الفاظ - نکتہ برجستہ لطیف اور کلام نازک حسب حال بکمال خوبی و شوقی غنیہ سر بستہ ناشگفتہ کلی حاصل - جسے کلی بوجہ خوش کی مخزن تصور کیجاتی ہے ویسا ہی اس کے لفظ لفظ اور نظر الف اور مضامین و قیقہ و لطیف سے مملو اور پر ہیں ساس فقرہ ین صنعت تر صیح ہے -
 رنگینی شقایق و رکاز -

الفاظ - شقایق یا بے مصدری - لالہ کا پھول - اسے شقائق النعمان کہتے ہیں اسوجہ کہ گمان پامند رہنے ایک روز صحرایں اسے دیکھ کر پسند فرمایا اور حکم اس کے حفاظت کا کیا تھا -
 حاصل - اسکی عبارت کی رنگینی لالہ کا کام کرتی ہے اور مثل رنگینی لالہ کے مہلوع اور مرغوب ہے -

شگفتگی پرانی پر بابہ

الفاظ - شگفتگی جا بے مصدری بہ نثری بیامی موصوہ جنی براے ویاسے مصدری - ایک پھول کا نام ہے -

بآمرادف کار جیسے کار دبار بولتے ہیں۔ بوجہ اور حاصل درخت پھل ہونخوا پھول اور اور بہت سے معنی لفظ کو پہنچا
حاصل۔ اوسکی عبارت شگفتہ سراسر حلاوت اور شیرینی سے مالا مال ہے۔ بعض نسخ میں (شیرینی) کی جگہ
(شیرینی) ہے نیچے اوسکی عبارت شگفتہ شیرین کلام کرتی ہے اور سبکو مرغوب اور پسند ہے۔

مثنوی زرنکینیش گل در غازہ جونی بوز سیریش مل در تازہ رونی

الفاظ۔ غازہ ایک قسم کی سرخی ہے کہ عورتیں آرائش کے لئے چہرہ پر ملتی ہیں گلگو دبھی کہتے ہیں گل بالضم تازہ
حاصل گل چاہتا ہے کہ اوس کتاب کی زنگینی کو اپنے چہرہ پر خوشترکی لے ملون اور شراب اوسکی سیرابی اور تازگی
سے اپنی تازہ رونی اور شادابی چاہتی ہے۔

مکذرس کہ فردوس برین ست در نہ تھا خلد رضوان ہم برین ست

الفاظ۔ فردوس بالکسر بروزن فرعون سرب (پرودس)۔ وہ باغ جہنم ہر قسم کے پھل پھول وغیرہ موجود
ہوں۔ نام بہشت۔ باغ انگور۔ بعض بہشت کے طبقہ اعلیٰ کو کہتے ہیں (فرا دیس) صحیح ہے۔ برین برتر خلد
بالضم ہمیشگی اور زندگی دائمی۔ نام بہشت۔ رضوان بالکسر وبالضم خوشنودی۔ پسندیدن۔ اور دربان بہشت
کا نام ہے اور بعض بالکسر دار دغدہ بہشت کا نام کہتے ہیں۔

حاصل۔ نیچے اس کتاب کو فردوس نہ سمجھنا چاہئے بلکہ فردوس برین ہے اور موافق میرے قول کے یہ کتاب فقط
خلد نہیں بلکہ رضوان بھی اسکا نگہبان اور موکل ہے یعنی ممدوح۔ اور اگر خلد رضوان کے معنی لغوی لیں تو
جو کہ اس فردوس میں آئے وہ فقط ہمیشگی نہیں پاتا بلکہ خوشنودی بھی اوسکے لئے ہے۔ اور بعض نسخ میں بجا
(خلد) کے (خلق) ہے یعنی اس امر کے فقط خلق قائل نہیں ہے بلکہ رضوان بھی یہی کہتا ہے کہ مان یہ کتاب
فردوس برین ہے۔ بعض نسخ میں رضوان برین کی جگہ (ممد برین) ہے یعنی رضوان نگہبان و برین خلد
است یعنی ذات ممدوح۔ (برین و برین) میں تینیس نام ہے۔

کسے زبان تو اند ساخت گلزار کہ چنید چون خلیل از نایہ گلزار

الفاظ۔ کسی بیای توصیفی کہ بیان یا معنی ہر کہ گلزار انار کا پھول۔
حاصل۔ وہ شخص مثل فردوس کے گلزار بنا سکتا ہے کہ معجزہ حضرت ابراہیم خلیل کار کتا ہو۔ استفہام انکاری
بھی کہہ سکتے ہیں یعنی کیا کوئی اور ایسا کہہ سکتا ہے نہیں۔ یا سوال قرار دین کہ ایسا گلزار کوئی بنا سکتا ہے
جواب نہایت کہ مان وہ شخص بنا سکتا ہے کہ مثل خلیل اللہ کے معجزہ کہہ سکتا ہو۔ تابع ہے قصہ حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام سے کہ اذکو کافرون نے آتش سوزا زمین کو اگدیا تھا کہ اپنے سچے ایمان سے باز
رہیں مگر آپ کو سید پر حکم اور نقصان اوس آگ سے نہ پہنچا اور وہ آگ مثل گل و گلزار کے آپ سے
لے سر دھوئی تھی۔

رسیدانہ اور رس شہادہ سخن میں بفریاد نفسا نقش نورس

الفاظ - داد رس صفت مقدم شاہ تکریم۔ نقاب نورس نام کتاب بارصفت نقش۔

حاصل - شاہ وادرس اور جن رس کے سبب سے نقسوں کی فریاد کے لئے نقش نورس پہنچا لیے قبل اسکے نقس کی قدر کچھ نہ تھی اب نقش نورس نے اس کی قدر بڑھائی۔

بفرمان حق طبع بفرمان حق سخن را اگر پیکر نمہ را جان

الفاظ - طبع بفرمان یعنی محکوم فرمان الہی۔

ترکیب (بفرمان) صفات طر (حق) اور (طبع بفرمان) کے ہے۔ یا (فرمان حق) کو معطوف ٹھہرا دینا باہر موحده کے تحت ہیں۔

حاصل - بادشاہ نے بسبب فرمان الہی اور مجدد اپنی طبع کے کہ محکوم فرمان الہی ہے پیکر سخن کو نمہ سے زندگی بخشی۔ یافت و نشر غیر مرتب کہیں لے لے بفرمان حق اور سے نمہ کو واسطے پیکر سخن کے جان بانی اور انچہ جودت طبیعت سے سخن کو بے نہ تھا جس کے بنا یا۔ یا یہ کہ سخن اور نمہ میں ایسا الصاق و اتحاد ہے کہ گو یادہ دونوں مثل قالب و جوان سے ہیں۔ یعنی نسخ میں (طبع سخندان) واقع ہو معنی ظاہر ہیں۔ یہ نیز مردگی بر تازگی بہت ہو چہ نقشے در بلند آواز کی است

الفاظ - راہ بستن منع کرنا آئے نہ یا نقش بستن نکاشتن و نقش کردن بلند آواز کی شہر کمال حاصل - ممدوح نے کیا اچھا نقش بلند آواز کی میں بلند ہے کہ اس نقش و نگار کی تازگی اس درجہ مستحکم اور منتشر ہوئی کہ نہ مردگی بہا سے بالکل ممدوم ہو گئی (بست) کا فاعل مصرعہ اول میں نقش ہے اور مصرعہ ثانی میں ممدوح - یا دونوں کا فاعل ممدوح کہ ہیں۔ یا مصرعہ اول میں لازمی کہیں یعنی نہ مردگی کی راہ بند ہو گئی۔

بخورشید و نشان پر تو سے داد مولوی را طرہ نشر لیلی نوی داد

الفاظ - خورشید مرکب ہے (خور) بمعنی روشنی بسیار آفتاب ولذت و مزہ اور نام ہے ایک فرشتہ کا کہ آفتاب کے تدبیر امور پر موکل ہے اور (شید) ہالک و ریاضے بول بمعنی روشنی و چیر بسیار روشن و نام آفتاب و شیع آفتاب اور نام ہے۔ اور ایسا ہے اور بیچ اول بمعنی بکر و فریب اور بناوٹ کے ہے ہم پر مولی و مولی میں یا سے وحدت و مصدر ہی و دونوں جائزہ پرتہ بمعنی چمک اور روشنی۔

حاصل - بادشاہ یا آفتاب نورس یا اس نقش نے کہ بادشاہ نے با نر یا آفتاب کو ہی روشنی عنایت فرمائی اور تازا کو بھی تازگی بخشی۔

سخن پاس شکار و شان خود دشت کہ در دیوان شد دیوان خود دشت

الفاظ - پاس حفظ و نگہبانی ایوان مکان و محل شناسی دیوان کتاب و کچری داشت اول مصرعہ میں ماضی مطلق اور ماضی استمراری بمعنی (میداشت) کے ہو سکتا ہے اور مصرعہ ثانی میں فقط ماضی مطلق

سے پیکر سخن کو نمہ سے زندگی بخشی

ایوان شہ ایران

جمل - سخن نے اپنی شان و شوکت اسطورہ محفوظ رکھی کہ چمکے شاہی مین او سننے اپنے مجموعہ کے لئے جگہ قرار دی
 ہے چونکہ سخن کیو اسطے با شان و شوکت ہونا ازل سے مقدر تھا اسلئے دیوانہ شاہی مین جگہ اپنے دیوان کے سر مقرر کی
 کشیدہ صدستان ہر صفحہ در لب ذہ ورق راگزرتہ انگشت بر لب

الفاظ - داستان در لب کشیدن داستان بیان کرنا - انگشت بر لب دردن کنایہ ہے ہندنا - کلام و سخن
 سے اور کسیکو آمادہ کرنا گفتگو اور کلام پر -

جمل - اگر کتاب نویس پڑھنے کا ارادہ کریں تو وہ ایسی داستان اور مضامین مین بہری سپہ کہ اسکا ہر صفحہ
 سو داستان بیان کرے - یا یہ کہ فقط اس کے ورق پر او نکلی لگانے سے اس کے ہر صفحہ سے سو داستان
 پیدا ہوئے مین -

سطور از رشتہ آواز دارد و ورق از پردہ ہائے ساز دارد

الفاظ - رشتہ دہاگا -

جمل - اس کتاب کی سطح پر آواز کے رشتہ سے مین اور اس کے ورق ساز کے پردوں سے تیار ہوئی
 مین - طولانی سطور کی اور متداوم آواز کا باعث استعارہ کا ہوا اور آواز کا اناغنیہ اور راگ اور پردہ
 اور ساز کی رعایت سے ہے -

حرفش در ورق ہما جملہ ہم بشت یک کہ نیند چپکس پر حرفش انگشت

الفاظ - ہم بشت ہوگا چپکس کلام کس و ناکس انگشت نہادون اعتراض کرنا

جمل - نوزس کے حرفت اس کے اور اق مین ایسے مسلسل بطور مناسبتہ بجا کے خود ما واقع ہوئی مین کہ ایک
 دوسرے کی معاونت کرتا ہے اور کوئی مقرر مین نہیں ہو سکتا ہے - بعض اشعار مین (یا ورق) سے بیچے جڑ
 اس کے مع اور اق ایک دوسرے کے مع معاونت مین کہ کوئی ناکس و متعلق ہمیں اعتراض نہ کرے

نوی بیال کو خوش فایز ابال یکہ نوزس لکلی را کر دپال

الفاظ - خوش یعنی بسیار فایز ابال بنفیکہ کب سے (فایز) اور (بال) بمعنی دل سے
 جمل - تازی سے کہدینا چاہئے کہ وہ کمال بنفیکہ سے زندگی کرے اور خوش ہو اسلئے کہ نوزس نے کشتی
 کو بالکل پال اور معدوم کر دیا ہے (نوی) اور (نوزس) صنعت تقابل ہے -

خدا پر از بخت از قبولش مصون دارد و زرد ہر فضولش

الفاظ - مصون محفوظ دہاگا ہوا شدہ (صون) مادہ سے فضول ہیودہ اور فضول گو مراد ہے
 جمل - خداوند کریم کتاب نور میں قبول کرے اور رودت ہر ایک فضول سے اسے محفوظ رکھے -

از اسجا کہ عواطف خسروانہ و مراحم شانانہ شامل حال دور و نزدیک است اہل عراق و خراسان را از ذوق
 این مخروم خواست و خواست کہ شہزادہ اسیر عجم افغان افتد تا بدگر نمایش ہر روز نوزی روزی کند

الفاظ - از اسجا بمعنی ازان سبب و ازان راہ عواطف جمع عاطفت بمعنی مہربانی و شفقت خدہ و بالغہ بادشاہ اور امام عادل مراجم جمع مرحمت بمعنی مہربانی عراق عراق فارس مراد ہے نہ عراق عرب ذوق مرہ و تشید بمعنی ملکہ کہ غیر عرب باشد خصوصاً بمعنی ملک ایران و توران و مردم غیر عرب را نیز بمعنی گویند و مرک بالفتح و ریاضت نور و زری بین پاسے مصدری اور فاعلی ہو سکتی ہے اور موسیقی بین ایک آواز کا نام ہے اور نور و زری بمعنی روز و نئے کے یہ دون فصل بھار کا پھلادن ہوتا ہے اور جبشید کے وقت میں یہ روز بہنیز لہر عید کے عیش و نشاط کے لئے مقرر تھا مجازاً جشن و نشاط کے معنی ہیں نہیود اور اہل فارس اور امامیہ مذہب کے لوگ اس روز میں بہت خوشی و شادمانی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ آج ہی کے روز خداوند نے عالم کو پیدا کیا اور حضرت آدم بھی آج ہی کے روز مخلوق ہوئے تھے۔

حاصل - چونکہ بادشاہ کو بلا تخصیص دور و نزدیک کے تمام لوگوں پر عواطف و مراحم و نظر ہے اور کتاب نورس گزبان ہندی میں ہے اہل فارس اس سے بھڑ نہیں ہو سکتے تھے اسلئے اوسنے چاہا کہ فارس میں بھی ہرہ اور مادیوں اور اسکے معنی کے سمجھنے سے عیش و عشرت میں بسر کریں۔ (نور و زری - عراق - خراسان - مہاسبہ موسیقی کے ہیں کیونکہ عراق اور خراسان مقام موسیقی اور پردہ ساز کا بھی نام ہے اور نور و زری ایک قسم کی آواز کہتے ہیں جس میں چرچا و اوتا ہوتا ہے۔

فرمان واجب الاذعان غرض و ریاضت کہ استادگان پائے سریر خلافت مصیر عرش نظیر نقد قابلیت و شہادت خود را پہلے محاکم امتحان آوردہ شرعاً بلفظ مجمل و معنی مفصل پیرداختند۔

الفاظ - واجب دائم و ہمیشہ و لازم و سزاوار شونہ اذمان یقین و گردن منادوں و فرمانبرواری و اطاعت اور عاجزی کرنا اور بندگی کی طوط و شناعز بالکسر و تشدید عزت و ارجمندی و بالفتح بمعنی غلبہ سریر تخت خلافت بادشاہت و سلطنت مصیر جاسے بازگشت عرش نظیر باعتبار رفعت اور وسعت کے پامی رپر و تخت محاکم کسوٹی (محکم) بتشدید کان مادہ ہے بمعنی رگڑنا ایک چیز کا دوسری چیز سے امتحان آزمودن - (محکم) مادہ ہے مجمل یکجا و فراہم آوردہ اور ہم کردہ و لفظیکہ مسافری آن محتاج تفصیل باشد مفصل جدا جدا بیان کردہ شدہ و تفصیل کردہ شدہ پیامی محاکم آوردن بمعنی آزمودن۔

حاصل - چونکہ مدد و رحمت کی رحمت عام ہے لہذا حکم ہوا کہ ہر ایک ملازمین اور حضار و دربار سے اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق فکر کر کے کتاب نورس کی ایسی شرح لکھے کہ الفاظ اس کے مجمل اور قلیل اور معنی اس کے مفصل اور کثیر ہوں تبض نسخ میں اپنی شرح لفظ مجمل و معنی مفصل پر درازند) سہ لفظی اس کے الفاظ مجملہ اور معانی مفصلہ کی شرح لکھیں۔ اور بعض میں (شرح) کے جگہ (برتنے) ہے۔

و بعض فیہ آن میں بر مصطلحات مرقوم سازند۔

الفاظ - قیود جمع فائدہ - اور (قیود) لغات جمع قید بمعنی بنا کردہ شدہ اور مبتنی بھی پڑھ سکتے ہیں یا (مبتنی)

بعض ہم و سکون نون و کسر بے سجدہ ہم فاعل (ابتداء) سے لے کر خبر و مہندہ مصلحات مقرر کی ہوئی چیزیں مصدر
اسکا اصطلاح اور مادہ اسکا صلیح ہے۔
حاصل - اور بعضے فائدے اوس کتاب کے بنی اور شعر سندی اصطلاحات اور اشارات کے ہیں شرح اوکو
بھی بیان کریں اور لکھیں کہ یہ فلاں اصطلاح ہے تاکہ لوگوں کی فہم میں آجائے فائدہ مہندوں نے فقرہ سابق میں
(نثر سے) کو (برخے) پڑا ہے تو معنی دونوں فقرہ نکلے یہ ہو سکتے ہیں کہ بعضے حضار و ربار ایسی شرح لکھیں کہ الفاظ
اوس کے کم ہوں اور معنی کثیر ہوں اور بعضے حضار ایسی شرح لکھیں کہ اوس کے فوائد کے لئے اصطلاحات مقرر کریں
تا طوالت نہ ہو۔

باوجود آنکہ تلاش ابتداء و روشکا فہما نہایت وقت بہ کار رفت ہنگام عزم سخن از تغیر الفاظ و تبدیلی عبارات
و تصرفات بجا آوردن حق ادا حدیث السہو انیکہ صحیفہ انشا کے نشان ہرگز آشنائی کو تک سب و قلم اصطلاح
نشدہ بود وسط سطر و صفحہ صفحہ جو کلمات مشتقند۔

الفاظ - تلاش سہی اور سبجو تہ ترکی لغت ہے بعضے عربی توارہ یکدیس سے ہم فاعل (مشلاشی) کہ بناتے ہیں مگر یہ
غلط ہے مشلاشی کے معنی میں (تلاشی) کہیں تو معنی بقہ نہیں ابتداء نہ جدا شدن مادہ اسکا (نثر) یعنی جدا کردن
اور ابتداء مہجارت (نثر) آتا ہے کیونکہ صاحب عزت کو عوام سے افتراق لازم ہے موشکا فہمی بیای و مصدر
کسی کام میں نہایت اہتمام اور دقت کرنا وقت باریکی عزم پیش کردن حق ادا لینے حق ادا کے سخن
حدیث السہو ان دے لوگ کہ کبھی بھول اور غلطیا کریں کو تک بکسر اول و ثالث چہری اور قلم تراش سبک بالفہم
و تشدید تر آتشیدن و در کردن و نمودن چیز سے را بچیز سے - اصطلاح درست کرنا قوی بود و محدود و برون
سے یاد او مجہول - عزم و پسینہ بعض نسخ میں (سخن) کے لگنے سے جمع نسخہ اور (صحیفہ) کے جگہ صفحہ
سے معنی ہندو میں بھی ظاہر ہیں۔

حاصل - باوصف اس کے کہ ہر ایک نے اس شرح نویسی میں دو سرویں بہ تفوق اور اعتبار حاصل کرنے
کے خیال اور تلاش میں نہایت کوشش اور جانفشانی کی لیکن جب اپنے اپنے شروع بادشاہ کے حضور
میں لائے بسبب اس کے کہ بادشاہ نے اوسکے الفاظ اور عبارات کو شنید کر دیا اور اپنی جانب سے تصرفات
بجا اوس میں کی اور مطالب اور سخن کے ادراک نیکاح بجا لایا تو وہ لوگ کہ اونکی عبارات پہ کوئی اصطلاح
نہیں دیکھتا تھا اپنی شروع کی ہم ہر سطر اور ہر صفحہ کو نجالت کے پسینہ سے اونہوں نے وہو ڈالا اور
نہایت شرمندہ اور اپنی غلطی کے قائل ہوئے۔

دانش از زبان مجرب بیان شنیدند نوشتہ خود را درین شرح نویسی بنمایند خامہ خود آلت تحریر الکا شتند
الفاظ - معجز، خرق عادت - کرامات - عاجز کرنے والا شاعر الفہم تشبیہ کے لئے آتا ہے بمعنی مانند
(نوب) اسکا مادہ ہے بمعنی بازگشت آلت جس چیز کے ذریعہ سے کوئی کام کریں۔

صاحل۔ شرح کرنے والوں نے جو مضامین کہ بادشاہ کی زبان سے سنئے تحریر کئے اور اپنے تئیں مثل قلم کے کہ آہ
تحریر کا ہوتا ہے شرح نویسی میں تحریر کا اگر تصور کیا حقیقت میں شرح محدود ہے یہ لوگ براے نام شارح بنے
ہیں۔ اور اگر (نوشتہ) کو خود کی طرف مصنف کریں تو بھی ہو سکتا ہے کہ ان کا نوشتہ محدود ہے کے مضامین
کی تحسیر کا درجہ ہوا۔

غرض کہ ہم متانت متن از ہمہ دانی اوست وہم الشرح شرح از شگفتہ بیانی او۔

الفاظ۔ متن پشت و استوار و بے بلند و سختی۔ حجازاً عبارت اوس کتاب کی جسکی شرح کیجائے الشرح کشادہ
شدن دل۔

صاحل۔ متن کی عبارت اور فصاحت اور شرح کی لطافت اور وضاحت کا باعث محدود ہی ہے بقول قائل
سے اسی یاد صبا این ہمہ آوردہ تست بہ (متانت و متن) (و الشرح و شرح) میں صنعت اشتقاق ہے۔

قطعہ ادب آموز و نکته اندوزند پڑ کر عراقی و گزراسانی پڑ کو فلاطون کہ با ہمہ دانش پڑ تہ کند
از انوئے سبق خوانی پڑ۔

الفاظ۔ عراق و خراسان دونوں جگہوں کے ہنرمند مشہور ہیں کو معنی کیا اور گفتن کا امر بھی پڑہ سکتے ہیں
از انوئے کردن شاگردی کرنا۔

صاحل۔ عراقی ہوں خواہ خراسانی سب محدود سے فیضیاب اور ہنر آموز ہیں۔ فلاطون سے کہہ یا فلاطون کہاں
ہے کہ با این ہمہ دانائی رو برو محدود کے سبق خوانی کرے اور شاگرد ہو جاوے۔ بعض نسخہ میں (دانش) کی جگہ
سبقت یا فطنت ہے سبقت اور سبق میں صنعت اشتقاق ہو گئی۔

وانیکہ خود بنفس نفیس توجہ تقریر دیباچہ نفردہ اند فواکد و اعراض ملخو ط و منطو ر است۔

الفاظ۔ بنفس عمدہ و پاک و دیباچہ معنی دیباچہ خورد آور دیباچہ بخشی کی ہے کا نام ہے کہ وہ اکثر رنگین اور
منقش ہوتا ہے اور دیباچہ کتاب کا بہ نسبت عبارت کتاب کے اکثر رنگینی الفاظ اور صنائع اور بدائع لفظی و
معنوی سے آراستہ ہوتا ہے لہذا اوسے دیباچہ کہتے ہیں اور باعتبار خوبی اور لطافت کے کہ یہ معشوق
کے چہرہ و آغاز کتاب سے بھی ہوتا ہے۔ اور بحکم عربی بھی آتا ہے۔

صاحل۔ اور لوگوں کو دیباچہ لکھنے کا حکم ہو اور خود محدود نے تحریر کی یہ اسوجہ سے نہیں ہو کہ کچھ بادشاہ
کو تکلف تھا بلکہ اس امر میں خود انداز و اغراض محدود کو منظور و ملحوظ تھی چنانچہ اگلی عبارت میں مذکور
ہوتا ہے۔ (تقریر) کی جگہ (تحریر) بھی ہو سکتا ہے۔

آرے بدیع گزند عین الکمال با عقد لالی شاہوار خرنے ناچار است۔

الفاظ۔ آری اسم فعل ہے (قبول دارم) کے معنی میں اور ایجاب کے لئے معنی ہے دید ان کے
بہی آنا ہے گزند صدمہ و آفت و آسیب و سبب عین الکمال جہم زخم و نظر بد اور گزند کی اضافت اسکی

طرف بیانی ہے عقد لالی بنسیرین و نیم لام موتیوں کا مارشاد احمد اور گران قیمت مرکب سے شاہ اور وار سے بنی
 لائق شاہ خزن شیکری ناچار ضرور اور وہ چیسر کہ اس سے چارہ نہیں -

حاصل - عمدہ اور نفیس موتی کی لڑی میں خزن کا ہونا بھی ضرور ہے تاکہ نقصان نظر بد کا اس سے نہ ہو سچے
 لینے کتاب نورس بمنزلہ لالی شاہوار کے ہے اور لوگوں کے تصنیف کے ہوئے دیباچے مثل خزن کے ہیں -

وفضائے جانفزاے باغ و بوستان را خار و خنجر در کار -

الفاظ - جان فزا اسم فاعل ترکیبی صفت فضا کی ہے بوستان مرکب ہے (بو) اور (ستان) بمعنی جابو
 خنجر بالفصح کوڑا کرکٹ و درکار یعنی ضروری -

حاصل - مثل فقرہ اول کے تصور کرنا چاہئے لطف یہ ہے کہ باغین خار و خاشاک ہونا ضروری ہے -

کافر در جنب پر کشیدن و شکر بعد از حطی کشیدن حکمت است -

الفاظ - کافر ایک سفید و خوشبو کا نام ہے بعضوں نے وجہ تسمیہ اسکی یہ لکھی ہے کہ بادشاہ (کفر پاش) کے زمانہ میں یہ دو اپائی گئی اور اس کے نام کے تناسب سے مشہور ہوئی جنب بالفصح پہلو گیر بالکسر ایک سیاہ
 سرخی مائل معدنی چیز ہے دریائے فرات کے کنارے پر کثیر الوجود ہے کشیدن بمعنی گذشتن -

حاصل - سیاہ چیز کے ساتھ کافر کی صفائی اور سفیدی زیادہ تر خوشنما اور اپنا رنگ دیکھاتی ہے اور بعد
 کمانے سے بد مزہ کے شیریں اور مزہ و اخیر کا زیادہ تر لطف اور مزہ معلوم ہوتا ہے - پس ممد و حکمی کتاب میں

کافر اور شکر کے ہے اور اور لوگوں کا دیباچہ بمنزلہ قیر اور حطی کے ہے بقول شخصے قُرْتُ الْاَشْيَاءَ بِاصْدَادِهَا

ذنی الحقیقہ ترقیم دیباچہ ہم بعض تعلیماتے است کہ تنقیہات فرمودہ اند کہ سخنور را باید کہ اول ملاحظہ نشست

و بر خاست سخن نماید چه بسیار عبارت باشد کہ لفظ دران زیادہ و کم نکنند و باندک تقدیرے و تاخیرے
 معنی بے آزادی دیگر کرسی لفظ نشستند -

الفاظ - تقریب نزدیک کرنا سخن کا ساتھ مطالب اور مدعا کے سخنور مرکب بمعنی صاحب سخن ملاحظہ گوشہ
 چشم سے دیکھنا برکسی نشستن گنا یہ فرار گرفتن سے ہے اور معنی کا عمدہ طور الفاظ سے ثابت ہونا

حاصل - ہر چند ظاہر میں دیباچہ اور لوگوں کی تصنیف ہے لیکن حقیقت میں یہ بھی حمد و تحسین کی تعلیم سے ہے
 کہ اس نے بار بار فرمایا ہے کہ صاحب سخن کو چاہئے کہ لحاظ نشست و برخاست سخن کا کرے اسلئے کہ اکثر
 بے کمی و زیادتی الفاظ کو قطع و تمام و باخرا الفاظ میں بہت بڑا لطف اور حسن عبارات پیدا ہو جاتا ہے -

و بر جیدن سنگر نیزہ لفظ درشت از راہ سخن کہ اسبب بیاضے اسبب بیان ز سر امر کردہ اند -

الفاظ - بر جیدن بمعنی برداشتن و دور کردن درشت سخت و ثقیل -
 حاصل - حمد و تحسین نے الفاظ ثقیل کا کلام میں دور کرنے کا حکم فرمایا ہے تاکہ بیان میں کس طرح کا

نقصان نہ بچھو سچے -

نقد
 سید و خان
 دیباچہ

اور ماہریلی و باریلی الفاظ کہ پاسے خوراء یعنی آن بنا بدنی فرمودہ اند و اشغال این کلمات مکرر استماع افستادہ
الفاظ۔ بار یک نازک و لطیف استماع افستادہ مسہوع ہونا۔

حاصل۔ کلام میں ایسے الفاظ کے لانے سے کہ ظاہر المعنی نہ ہوں اور عقدا کو اس کے فہم میں نہ لکھت ہو ممدوح سے منع کیا ہے اور ایسے ہی کلمات مفید ممدوح سے اکثر سننے کے ہیں۔ اس فقرہ میں (نہی) کا لفظ اور فقرہ گذشتہ میں (ام) کا لفظ لانا تناسب ہے۔

پالائش پوش طبع مستفیدان صاف۔

الفاظ۔ پالائش حاصل مصدر یا لودن بمعنی صاف کر دینا۔
حاصل۔ ممدوح کے ذہن کی صفائی کی تاثیر سے اس کے شاگردوں کی طبیعت اور ذہن کو صفائی حاصل
و حلقہ شاگردیش زبور گوش اہل الصاف۔

حاصل۔ منصف اور ارباب انصاف کے لئے اس کی شاگردی فخر اور افتخار ہے۔

الحاصل اگر گلے تحفہ بھارتیہ دہم از بہار است و اگر دوسرے تار در بارگہ دہم از دربار است۔
الفاظ۔ الحاصل یعنی خلاصہ یہ ہے کہ اور دوسرے میں یا سے تمکیر یا وحدت کی ہے ہسم کا لفظ
دونوں مقام پر صریحاً اسطے ہے۔

حاصل۔ اگر کوئی اس کے شاگردوں میں سے نورس کی شرح خواہ دیباچہ وغیرہ تحریر کرے اس کی
خواب میں لجا دے یا اور کوئی چیز اس کی درگاہ میں ہلوگ ہو طور ہم پہلیک اوین تو خاننا چائے کہ یہ سب اس کی
فیض سے ہے جیسے کہ فضل بھارتی کوئی پھول ہدیہ دے اور دریا پر کوئی موتی نثار کرے تو وہ پھول بہار ہی کے
شعب سے ہے اور وہ موتی دریا ہی سے پیدا ہے۔

بیت در کمالات خرد چہنا بہ بین و کم زرشے پیش آن دریا بین۔

الفاظ۔ پہنا وسیع و فراخ اور علین رنجی بیا۔ مدت چکیدگی۔

حاصل۔ ممدوح کے کمالات خرد کی چوڑائی و کبیر کہ دریا اس کے مقابلہ میں ایک قطرہ ہے۔ بعض نسخہ میں
(اسے خرد) ہے یعنی اسے عقل ممدوح کے کمالات کی وسعت مشاہدہ کر کہ اس کی چوڑائی اور وسعت کے رو بہ
دریا بہ نسبت ایک قطرہ کے ہے۔ اور بعض نسخہ میں (پہنا) کی جگہ پر (شہنا) ہے یعنی اسے خرد کمالات خرد
میں ممدوح کو تنہا اور منفرد جان اور دریا کو اس کے مقابلہ میں مثل ایک قطرہ کے۔ مکرر اس صحت میں
دونوں معنی علیحدہ علیحدہ ہونگے۔

چون صفت سے نیازی خاصہ گردگار است و سایہ گردگار اگر احتیاج سے بہت نیست الا بحرینا

در خور کیفیت و چاہئے خود شراب محرق و لقا محنت برایشان بیایند و باندا زہ عہدا در انداز غالب
ہمزبانی کشاید۔

الفاظ - صفت حال کا بیان کرنا۔ عداوت و نشان چیرے۔ وصف اور صفت میں اصطلاحاً فرق یہ ہے کہ وصف وہ کلام ہے کہ کسی مدح میں ہو اور صفت وہ خصائل ہیں کہ ممدوح کی ذات میں پائی جائیں خاصہ جو غیر کسی شے کے ساتھ مخصوص ہو اور دوسرے میں پائی نہ جاسکے کہ گار بالکسر نام خدا کے تقاضے کا یہ مرکب ہے (کردم) کردن کے محال بالمصدر اور (گار) کلمہ نسبت سے مگر مستعمل بالکسر ہے حریفان معج حریف بمعنی شریک وہم پیشہ درخورد لائق و سزاوار کیفیت چاہنگی اور حالت لقل بالفتح وبالضم سیوہ وغیرہ کہ بعد شراب کے تناول کرتے ہیں۔

حاصل - چونکہ بے نیازی خدا کا خاصہ ہے اس کے سایہ کو بھی کہ ممدوح ہے نیاز اور احتیاج نہیں ہے اگر ہے تو انہیں حریفوں کی احتیاج اسے البتہ ہے کہ وہ اپنے مذاق کے لائق سخن کی شراب اور خوشہ کا نقل اور نہیں عطا کرے اور موافق اپنی استعداد و عقل کے اور لگا ہنر بان وہ کلام ہو۔ اور اسے بادشاہ کے سخن کو سمجھ سکیں۔ (خور - چاشنی - شراب - نقل) میں مناسبت لفظی ہے۔ خوشادوق چمن طبعی کہ بدرک نکات رنگینیش رنگ ہمیدان برچہرہ تواند نسبت۔

الفاظ - خوشا آسمین الف کثرت کا ہے اور ندا کا بھی ہو سکتا ہے چمن طبع رنگین طبیعت و نازک فحیم نکات جمع نکتہ رنگ فہمیدان برچہرہ ببتن کنایہ اوس خوشی سے ہے کہ کسی امر اہم کے سمجھنے سے چہرہ ظاہر ہوتی حاصل - اگلی عبارت سے ظاہر ہوتا کہ ممدوح کے کلام کا سمجھنا بہت مشکل ہے اب کہتا ہے کہ بہت اچھا ذوق اوس رنگین طبیعت و نازک فہم کا ہے کہ ممدوح کے نکات رنگین کو سمجھ سکے یعنی ممدوح کے کلام کو سمجھنا بڑے صاحب استعداد و صاحب مذاق کا کام ہے۔ اور اوسے بہت اچھی استعداد ہے۔

وزن ہمیش سبکو دمی کہ یہ بال اہتر از مرغ دلش بر شاخ خار غنہ گاہے نازک تواند نشست۔

الفاظ - سبکو و ظریف و جالاک و تیز عقل کنایہ مرد بے تکلف و بے کبر و بے عناد سے اہتر از پرندگی پرند کی حرکت کہ اوڑھتے وقت ہوا اور یعنی نشاط اور خوشی کے ہے (شیر) مادہ ہے بمعنی حرکت۔

حاصل - کیا خوب ہمیش اوس سبکو و ہنر فہم ذکی الطبع کی کہ اوس کا مرغ دل بازوے مسرت و شیطا سے ممدوح کے فنات نازک کی شانوں پر پیشہ سکے یعنی اوس کے فنات کو سمجھ سکے۔

چہ دشوارست بر قائل بلند سخن یا سحر کوتاہ دریافت ساختن و سخن و المارتہ را بفرقت اپناہ خوارنداختن

الفاظ - چہ مفید عظمت و کثرت ہے یہ قدر قائل گویندہ و کلام کفندہ سامع مخاطب و شنوندہ کوتاہ دیرتا مرکب ہے یعنی کوتاہ قسم ساختن موافقت کرنا۔

حاصل - بلند سخن اور عالی خیال و الون کو معنائیں کا کم فہم اور کودنوں کا سمجھنا اور دل نشین کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار ہے یہ امر ہمیں ہو سکتا ہے جیسا کہ سخن فصیح اور فصیح کو مرتبہ فصاحت اور علم سے نہ گراوین۔ یا کلمہ چہ کو علت شراوین (احتیاج حریفان) مذکورہ بالا کی اور دو جملے کہ اس کے اور اس کے

در میانین واقع ہیں وہ علیحدہ بطور جلد محترمہ کے مخاطب لائق کے باب میں وارد ہیں جیسے تریفون کی
ممد و حکو اس واسطے احتیاج ہے کہ بلید الطبع کے ساتھ موافقت کرنا اور بسر فرمانا قائل بلند سخن کو نہایت دشوار
ہے اور (دسخن والا رتہ اخی) یہ جملہ اگلے جلد پر مخطوط ہے۔

مثل حال جو ہر فردش و نقاشے است کہ یکے در یکے سخن گوہر گران بہا دل سخت کند تا مشتری تنگ مایہ و ش
ہر جہ تو انداد و دیگرے دم فلم نزاکت رقم را از تیزی بیروازد تا مبصر کند نظر چشم تا شا تو اند کند۔
الفاظ بہ ہما قیمت و خوبی مشتری خریدار (شرعی) اسکا مادہ ہے تنگ مایہ مفلس بفتح اول و گات
فارسی یا بھمتین و گات عربی دو وزن درست ہے دست بہ بیج دادن خریداری پر راضی ہونا دم فلم
بفتح فلم کی نوک مبصر بالضم و سکون ثانی و کسر ثالث بیندہ کند نظر بعنہ کاف کوتاہ بین و کم خصم
حاصل یہ فقرہ مبتدئہ معذوف کی خبر ہے یعنی حال قائل بلند سخن مذکور کا مانند حال وہ شخصوں کے
ہے ایک تو چہری کہ جو ہر گران بہا کو توڑ دے تاکہ خریدار کم مایہ قیمت اون ٹکڑیوں کی لگا سکے اور دوسرا
نقاش کہ اپنے فلم کی نوک کو تیزی سے خالی کرے اور اسے کندہ کر دے تاکہ مبصر کوتاہ بین اپنے فلم
کے لائق او سکودیکہ کے محفوظ ہو۔

چون صفحات خواطر خاص و عام زیر مشق خاتمہ او نام است آنا کہ تماشای مجلس بہشت آئین لیلین
لگاہ و سماع نہ نسبت اند و عید و نور و چشم و گوش ندانستہ و عقل مصور و روح جسم ندیدہ و لائی کلام مجیز
نظام و رورق گوش پوش پیچیدہ اندکمان بر ند کہ این سالش از مقولہ تالش دیگرید احان است
کہ در مدح ممد و روح خود مبالغہ کیا کنند و طرہ و ذرہ ایشان را بیع دریا و مطلع آفتاب مید آند۔
الفاظ۔ صفحات جمع صفحہ او نام جمع و ہم دلکا کسی چیز کی طرف سے قصد جانا اور گمان لیجانا آئین
رسم و عادت و زیب و زینت و دستور و طرز و روش و رونق آئین بستان آراستن و آرائش
دادن سماع بالفتح شنیدن مجازاً بمعنی رقص و سرود اور فارسی میں بالکسر ہی بمعنی سرود آیا ہر
غنیہ مسلمانوں کے جشن کا دن (عود) اسکا مادہ ہے یعنی اس روز فرح اور خوشی کا عود ہوتا ہے (عید)
و نور و ز چشم و گوش ندانستہ یعنی تماشای مجلس ممد و روح چشم و گوش کے لیے بہترین عید اور نور ہے کہ لوگ
میں ہونے عقل مصور و روح جسم سے ممد و روح مراد ہے کہ وہ ہمہ تن عقل اور روح سے درج و تہ
بصورت بالضم و فتح و او مشد و بمعنی صورت گرفتہ نظام بالکسر رشتہ جو اہر و آراستگی بہ چیز (کلام مجیز
نظام) وہ کلام کہ اسکا سلسلہ کلمات معجز ہو اور اسکا مثل ممکن نہ ہو مقولہ گفتمہ شدہ جس جس و شہ
سبج بفتح میم و ثالث بمعنی چشمہ یہ اسم طرف سے (سبج) کا جبکہ محنی زمین سے پانی نکالنے کے ہیں مطلع
بفتح اول و کسر لام آفتاب کے نکلنے کا مقام اور بفتح لام بھی درست ہے۔
حاصل۔ چونکہ لوگوں کے طبایع پر ہم غالب ہے لہذا جن لوگوں نے کہ ممد و روح کی مجلس سے اپنی

لکھا اور صلح کو آرائش نہیں دی ہے اور اونکے چشم و گوش اور اسکے تماشے محاسن سے محروم رہے اور لفظ سے مدوح سے کچھ تن عقل اور سراپا روح سے مشرت نہیں ہوئی اور اسکے کلام سے فیضیاب نہیں ہوئی گمان اور وہم کرنے کے جو کچھ پڑے اپنے مدوح کی تعریف اور تائید میں کہا ہے وہ محض بیان ہے جیسا کہ اور مداح کرنا اسلئے اپنے مدوح کی مدح میں سالنہ کرتے اور اونکی تہوڑی سی صفت کو بڑی بنا کر بیان کرتے ہیں پس مصنف اس وہم کے رفع کے لئے اسکے بعد قسم کہتا ہے بعض نسخ میں گمان ہند (گمان ہند) ہے اس صورت میں کئی نسخہ درست ہو سکتے ہیں کہ مبادا ایسا گمان نہ رہے۔ ترکیب - (چون صفات الخ) شرط زمان (موصوفت) کہ تھا شا الخ (عبد و نور الخ) (و عقل مصور الخ) (ولائی کلام الخ) صفت موصوف صفت ملکہ مستبد (گمان ہند الخ) خبر مبتدا اخیر ملکہ تاجہ اسمیہ ہو کر خبر ہوئی شرط جزا ملکہ تاجہ شرطیہ ہوا۔

اگرچہ صدق مقال ظہوری ظہور سے دار و ما برقع این مظنہ قسم یاد مکنند۔ الفاظ مقال گفتگو اور کا نام ظہوری اول تناسل صفت کا ہے اور ثانی بیاسے تعطیلی مظنہ بالیہ بمعنی گمان کردن جیسے مظنہ معنی پیدا کردن کے ہے۔

حاصل - اگرچہ صدق کلام میراجونی ظاہر ہے لیکن گمان مذکور کے دفع کرنے کے لئے میں قسم کہتا ہوں ظہوری کے مقال کا ظہور باعتبار شہرت اوصاف مدوح کے ہے۔ (ظہوری - ظہوری) میں تنجیہ میراجونی

شکا رنہ کہ بریحان خط خوبان مشاب را بر سرین برات واوہ و بنوارندہ کہ بہ مفتاح غنہ دروازہ شمس بر ر و سہ سامعان کشادہ کہ مد و قمر و صیف شمس اندازہ قلم بیخ بدیع رقم نیست و شد قارن قمر بقیس حد غنس بیخ بنو دوم نہ۔

الفاظ - بریحان ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے۔ اور ایک قسم کا خط بھی ہوتا ہے اسی سبب سے مدح و تحسین کے خط سے استعارہ کرتے ہیں نسیرین نام بچوں و چہرہ محبوب برات لکھا ہوا کاغذ جسکے ذریعے سے فراز سے روپیہ وصول ہوا جیسے حاج محتاج کہ کشادہ یعنی تنجی بد دراز ہونا اور وہ دراز خط کہ الف مد و دہ پیرا فر حساب میں کہنیا جاتا ہے بدیع نام در و نو پیدا شدہ اہل غنہ کی اصطلاح میں ہے کہ کہتے ہیں سد انتہا اور کنارہ اور اندازہ کرنا۔

حاصل - قسم کہتا ہوں میں اس نقاش کی کہ اس نے بریحان خط معشوق سے مشاب کیو نسیرین پر تنویرا و حصہ دیا ہے یعنی خط سیاہ رخسار نامے محبوب پر اوکا پایا ہے اور قسم کہتا ہوں میں اس نو اثر کرنے والے کی کہ اس نے غنہ کی کلید سے فراز سے روپیہ کا دروازہ سامعین کے منہ پر کھولا ہے اور میر کہتا ہے مدوح کی دفتر تصنیف کی ایک مدح بھی کوئی بدیع رقم لکھ نہیں سکتا ہے اور کوئی خجستہ دم اس کے قمر بین کے قائلوں کی شیب نہیں لگا سکتا۔

ہنگامہ نواب سعادت سجدت بساط بوسی روزی با و تا فراخو ر فطنت و فطرت خود پر ہند و مخطوطہ ثالثہ بر حقیقت حال و صدق مقال مطلع گردند۔

الفاظ - ہنگامہ کردہ جماعت جمع سے ہلکین کے کثرت استعمال سے بے سختانی گر گئی اور جوت ہم ساکن ہو گیا ساتھ بالضم یا ہی اور دکرنا بساط بوسی اگر بغیر یا کے ہو تو بھی درست ہے کیونکہ ترکیب اسم امر کے ساتھ مفید معنی مصدر ہے فراخو کمال سے دینے اور والحق۔

جمل - ہر ایک کو نصیب و بخت کی یاوری سے مدوح کی بساط بوسی کی سعادت روزی اور نصیب ہو تاکہ اپنی اپنی غفل اور غم سے موافق مخطوطہ و مجسمہ ہند ہو کر حقیقت حال اور میرے صدق مقال پر مطلع ہوں۔ (نہایت) کی جگہ (گنتہ) بھی ہو سکتا ہے۔

بتقریب این دعایا دآمد کہ اطناب از اوطاب نیست۔

الفاظ - بتقریب نزدیک کرنا اور نزدیکی چاہنا اور جگہ کے ذریعے سے کوئی کام کر سکیں۔ اطناب بالکسر و رازی اور بات کا بڑھانا (طنب) مادہ ہے۔

جمل - بتقریب اس دعا کے (کہ قبل اس فقرہ کے مذکور ہے) یاد آیا کہ و رازی کلام کی بے ادبی ہے اس دعا کی وجہ سے یہ کیوں یاد آیا اس وجہ سے کہ دعا اکثر ختم سخن کا ہوتی ہے پس بہ خیال سوء ادبی کے اختتام کلام مناسب جاننا ورنہ مدوح کے اوصاف اس کثرت سے ہیں کہ جو کچھ مینے بیان کیے ہیں وہ بہت قلیل اور مشتمل ہونے از خسر و اسے یایون کہیں کہ بہ تقریب اس امر کے کہ اطناب ادب سے نہیں ہے دعا یاد آئی اس صورت میں اسم اشارہ اور مشاریہ میں (دعایا دآمد) کی فاصل ہونے سے حسن عبارت میں گو نہ نقصان ہوتا ہے۔

نیز وہ دعا ہے اختتام نوازش اثر اہتمام واجب و لازم و انت۔

الفاظ - نوازش اثر صفت ہے دعا کی یعنی وہ دعا جس کا اثر نوازش اور سر فراموشی ہو یعنی ہر مدوح کے خصلت دعا کے گواہ معنواہ مورد نوازش اور مراحم ہو گا اہتمام اس کام میں بہت ہائے اور توبہ دلی کرنا۔

جمل - اہتمام زمرہ دعا ہے اختتام نوازش اثر کا یعنی واجب اور لازم جاننا اس صورت میں و انت کا نا عمل مصنف ہو گا اور دعا مضاف ہے اختتام کی طرف یعنی وہ دعا کہ اختتام کلام کے وقت کرتے ہیں اور نوازش اثر زمرہ دعا کی صفت ہے اور پھر نسخ میں (در نوازش اثر) ہے یعنی اس باب میں کہ اگرچہ اجازت کو نوازش جاسل ہو ساتھ زمرہ دعا ہے اختتام کے مینے اہتمام واجب جاننا۔ اور اگر (اور) کی جگہ (دم) پڑے تو دم کو فاعل اور نوازش اثر لفظ اہتمام

نیز وہ دعا ہے

بیکر

کو صفت دم کی کہیں نیچے نفس نے کھانڈا اور سکا فیاض ہے و عاے اختتام کے ساتھ اتمام واجب جانا۔

تا از کا سہ طبقہ رخ رشید تاریخی حور و میدان ست نسیم نواز منب مجلس خدایگانہ در و زیدین باد۔

الفاظ - و میدان طلوع ہونا اور نکلتا منب اسم طرف ہے ہیوب سے - چاسے وزیدین ہوا - اور مجلس کے

ساتھ اضافت بیانی ہے خدایگانہ یعنی یا سہ لفظ مفر سے معنی خداوند اور مہربان و یا سہ نسبت یا مشکلم اور سو

بادشاہ کے اور کسی پر اطلاق اسکا نہیں آیا ہے - یا م کب ہے (خدا) اور (گان) کلمہ نسبت سے۔

حاصل - جب تک کہ آفتاب کی روشنی قائم ہے نغمہ و آہنگ و عیش و عشرت ممدوح کی مجلس میں باقی رہے

و تا بر قانون سخن تار نفس نواختہ مغرب زبان است ترا نہ شناسے جہاں بانی و خیرہ کام و زبان

جہاں بیان باد۔

الفاظ - ذخیرہ جمع کیا ہوا - (ذخیر) مادہ ہے معنی لگا ہوا شستن چیز سے۔

حاصل - جب تک زبان بد و نفس گویا ہے ممدوح کی ثنا اور توصیف کا ترانہ لوگوں کی زبان پر چار

رہے۔

قطع - تا و معنی بجز لفظ جنگ و قانون آوردند لفظ بردازان معنی ساز و نرم بیان پد باز اقلش

بصید ملک رنگین جنگ باد پد تار جنگ عشرت شاد و گستن در امان پد ہم براہنگ تار شیش تہ

قانون دھر پد ہم بوفی مد عایش رسم و قانون زمان پد۔

الفاظ - لفظ پرداز اور معنی ساز اہل زبان و شعر باز نام جانور شکاری و فنی بالفتح موافق اور کافی

ساز و دار کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی مطرب کی موافقت گانے کے وقت کرتا ہے۔

حاصل - جنگ اور قانون کے دو معنی ہیں اور تا قیامت رہنے کے مصنف نے و دون معنی کی رعایت

کی ہے جنگ کہ جنگ اور قانون کے دو معنی ہیں اور سو وقت تک ممدوح کے اقبال کا باز صید ملک

سے رنگین جنگل رہے اور ممدوح کے عشرت کے جنگ کا تار گوسٹے سے امان میں رہے ممدوح کی

تقریب زمانہ میں رہے اور رسم و قانون جہاں کا اس کے مدعا کے موافق رہے۔

مصرعہ - زمین و عاں برا جا بہ سنت بسیار باد پد

حاصل - و عاں سے مذکورہ سے کہ ممدوح کی طرف منسوب ہیں اجابت منون اور اسان مند ہو۔

شرح نثر اول ملاطوبہ می تر شیری تمام شد

شرح نثر دوم ملاطہوری ترشینی



خومی چین سخن بطراوت محمد بہار پیہر اہمیت کہ گلزار ابراہیم در رخسار یوسف طلعتان غرود سخوت رسانیدہ
 الفاظ - خومی بالفہم بیاسے معذری بہی تانگی و شادابی و شادمانی بعضون نے لکھا ہے کہ (خوم) مرکب ہے
 (خو) بمعنی آفتاب اور (رم) بہمن کے نام سے اسلئے معنی اسکے (رمندہ از خور) بہمن آفتاب بسبب حرارت کے
 رطوبت کا فانی ہے لہذا جو چیز اس سے لپید رہے گی بسبب کمی تجلیں گے اوسمین طراوت و شادابی موجود رہے گی
 طراوت تازگی مادہ اسکا (طری) ہے محمد ستائش و ستودن بہار پیہر ذات باری تعالیٰ سے کنایہ ہے کہ
 بھاری بھار اوس کی حکم سے ہے گلزار ابراہیم غرود نامے یاد شاہ نے دعویٰ خدائی کا کیا تھا
 حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اسے راہ راست پر لانا چاہا اور سنے غضب میں اگر حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کو دیکھتی آگ میں ڈال دیا مگر حکم الہی سے وہ آگ سرد اور مثل گلزار کے اونسکے لئے ہو گئی یہی آگ گلزار
 ابراہیم کے نام سے مشہور ہے اور اس دیباچہ کا نام بھی گلزار ابراہیم بادشاہ کے نام کی رعایت سے رکھا
 گیا ابراہیم نام پیغمبر علیہ السلام اور بمعنی اسکے سر پانی زیا نہیں پدر مہربان کے بہمن رخسار مرکب ہے (رنگ)
 اور (سار) سے کہ مفید یعنی ظرافت ہے زلی جگہ یوسف نام پیغمبر و نحو بصورتی میں مشہور بہمن مادہ اسکا (سف)
 ہے بمعنی اندوگین شدن و اندوہ طلعت بالفتح دیدار دیدن رہ - اہل فارس مطلق رو کے معنی بہمن استعمال
 کرتے بہمن (یوسف طلعت) یعنی یوسف کا سپہرہ غرود بالفہم نام ایک بادشاہ مغرور کا ہے جسے دعویٰ خدائی
 کا کیا سخوت بالکسر نزدیکی اور تکبر اور غرور و خود داری (غرود سخوت) نے غرود کی سی سخوت رکھنے والا -
 حاصل - سخن کیا بہار بدولت محمد اوس پاک پروردگار کے ہے کہ جسے مشوقان یوسف طلعت
 اور غرود و سخوت کے رخسار و بہمن حسن و جمال کی چمک دمک عطا فرمائی -

مثلاً (گلزارِ ابراہیم) صفتِ براتِ الاستبدال ہے (ابراہیم - یوسف - یعقوب -) الفاظ مناسب ہیں
 دتا جیاری لفظ و معنی چھٹت تھانے تارک اگر اسیت کہ کسی خلیل خود کیجئے ابراہیم عادل شاہ را در ہفت
 بہ نہ صفت یگانہ و ممتاز نہ گردانیدہ -

الفاظ - تاج جیاری ممتازی و سر فرازی چھٹت بالکسر و تاسے دراز دیندہ و تبرکی دشان و شوکت و شہر
 و غضب ان معنی میں بالفصح پڑھنا چاہیے تارک اگر اسے کثرت تارک - و سر گناہ ذات باریت تاسے
 ہے کسی بالفصح و یا ہے مہم نام خلیل دوست صادق (خلیل خود) یعنی خلیل اللہ کہ لقب حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کا ہے ہفت ابراہیم نام عالم را ہے جہاں کے ریح مسکون کو سات ہزار دن میں تقسیم کیا ہے ہر روز
 کو ہر گھر کے کو ابراہیم کہہ میں یگانہ و ممتاز و منفرد ہے مثل و سب مانند -

حاصل - الفاظ اور معانی کی عزت اور سر فرازی کی وجہ یہی ہے کہ اس کے ذریعہ سے فنا اور صفات اور
 خداوند عزت و ہندہ کی کی جاتی ہے کہ اس کے اپنے دوست کے ہم نام کیجئے ابراہیم عادل شاہ کو پڑھنا
 نہ صفت ممتاز اور یگانہ روزگار کیا -

صنائع - (ہفت - نہ - یگانہ) صفت سیاق الاعداد اور مناسب ہے -

اول معرفت کہ باوجود محجب کثرت درشت ہرہ شاہد وحدت معنی کلام معجز نظام (لو کشف الغطاء
 لہذا زوت یقین) وصف حال او ساختہ -

الفاظ - معرفت پہچان اور خدا شناسی محجب بالفصح معجب حجاب یعنی پردہ کثرت کیجئے نامو اسے
 متاثر بالفصح دیدن اور اصطلاح صوفیہ میں حق کا اسطرچہ دیکھنا کہ اس کا الخلق نہ پڑے شامہ محبوب
 اور گواہ اور حاضر اور اصطلاح اہل تقویٰ میں اوس روشن بینی اور تجلی پروردگار کو لکھتے ہیں کہ سالک
 کے لفظ و تعبیرات کو دور کرے وحدت تنہائی اور ذات الہی - (شاہد وحدت) میں اضافت بیانی ہے
 لو کشف الغطاء یہ قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے کیجئے مجھے اس درجہ ذات باری کا یقین اور عرفان
 ہے کہ اگر پردے تعبیرات کے دور کئے جائیں تو ہرگز میں اپنے یقین میں زیادہ نہوں کیجئے جیسا چاہئے
 اور عین بعین مجھے اسوقت میں حاصل ہے پردوں کے مرفوع ہونے سے کچھ زیادتی اوس میں متصور نہیں
 وصف حال ساختن مطابق اور ٹھیک کر دینا اور فاعل ساختہ کا ضمیر شتر راجع بہ طرف معرفت ہے -

حاصل - باوجودیکہ محبوب وحدت محجب کثرت اور پردہ ممکنات میں پوشیدہ اور جہاں اسے مگر محدود
 کو اس درجہ معرفت اور عرفان حاصل ہے کہ معنی اس کلام کے اوسپر صادق آتے ہیں - یا یہ کہ مدوح باوجود
 محجب کثرت تعلقات کے ایسا شہد شاہد وحدت کا ہے کہ معنی کلام مذکور کے اوسپر ٹھیک اور درست آتے ہیں
 گلستان نیت و بوستان عقیدتس از حسن و خاشاک شاک و شبہم پراختہ -

الفاظ - خاشاک ترکیب ہے (خاص) یعنی زیرہ چوب اور (اک) کلمہ نسبت مثل کا ایک کے کہ منسوب

ہے طرف (کا) یعنی کا ویدان کے پس اصلی معنی ناشاک کے وہ خاک ہے کہ مع ریزہ چوب و گماں وغیرہ کے ہو اور مجازاً اسی ریزہ چوب کو کہتے ہیں پر داخلہ خالی کردہ فاعل اسکا بھی ضمیر ستر راجع معرفت کی طرف ہے۔

صالح - عرفان اور معرفت اسکی بدرجہ کمال ہے شک و شبہ کا اس میں کسی طرف کا دخل ہے نہیں۔
محبوب و غلامان موحدان فردی از دفتر شناساییں۔

الفاظ - مجھوہ تیج کردہ شدہ اور وہ مجاہد کہ او میں چند کتابیں جمع ہوں عرفان بھیجنا اور خدا کی پناہ موحدان جمع موجد خدا کو ایک جاننے والے اہل تہجد فرو تنہا اور ایک جزو اور ٹکڑا کا خدا کا وغیرہ بڑی کتاب کو اس میں اور اس حساب و فیجہ کے بھیج ہوں شہناشیں معرفت اور بھیجا ضمیر شہین راجع بجا نبی صریح صلی - نہایت ہو گیا تہجد عرفان کو موجد نے عرفان سے وہ نسبت ہے جو ایک فرد کو دفتر سے ہو گیا ہے۔
بہت دور سے عرفان سب اہل تہجد کے عرفان سے بدرجہ کمال اور شہناشیں۔

آداب - عرفان میرے ہر وقت اور ہر حال میں ہونا چاہیے۔ وہ الفاظ و تراجم ہیں جو ہر وقت اور ہر حال میں ہونا چاہیے۔
وہ الفاظ و تراجم ہیں جو ہر وقت اور ہر حال میں ہونا چاہیے۔ وہ الفاظ و تراجم ہیں جو ہر وقت اور ہر حال میں ہونا چاہیے۔
وہ الفاظ و تراجم ہیں جو ہر وقت اور ہر حال میں ہونا چاہیے۔ وہ الفاظ و تراجم ہیں جو ہر وقت اور ہر حال میں ہونا چاہیے۔

عرفان کے کماں کی وجہ سے حقائق الہی کو ایسا بیان کرتا ہے کہ اسکی بیان واضح سے وفاق و نکات کہ بے نشان ہو رہے تھے اور کسی کے فہم میں نہیں آتے تھے سامع کے دل نشین اور خاطر نشان ہو جاتے ہیں۔
صناع (نشان - بے نشان - دل نشین - خاطر نشان) اشتقاق و تہنیں خطی ہے۔

الفاظ - قوی و واضح اور ظاہر کرنا بے نشان الہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے رموز و صفات یا و تالیفی اور نکات عرفان کے کنایہ ہے۔

صالح - کمال عرفان کی وجہ سے حقائق الہی کو ایسا بیان کرتا ہے کہ اسکی بیان واضح سے وفاق و نکات کہ بے نشان ہو رہے تھے اور کسی کے فہم میں نہیں آتے تھے سامع کے دل نشین اور خاطر نشان ہو جاتے ہیں۔
صناع (نشان - بے نشان - دل نشین - خاطر نشان) اشتقاق و تہنیں خطی ہے۔

بصورت

بآفتاب جہانگیر و تاکید نظر برد و بینان نیند اختن و مبصوثر قضا تنہید باحوال احوالان نہ پر داخلن۔
الفاظ - وہ ہیں جو ایک چیز کو دیکھنے والے کی طرح بھی کہتے ہیں نظر بر کسی نیند اختن اسکی طرف متوجہ ہونا۔
مصور اسم فاعل ہے تصویر سے معنی صورت بنانا تنہید و زنا خوف و لاف تاکید کرنا احوال کر چشم و بین۔

حاصل۔ آفتاب کو مدوح کہنا ایک سبب ہے کہ وہ دویونوں پر توجہ نہ کرے اور زمین روشنی نہ پہنچائی کیونکہ دویونوں
توحید کے معنی ہے اور دیکھنا اس دنیا کا اگرچہ بواسطہ بصر کے ہوتا ہے مگر روشنی پر موقوف ہے اور تصور پر لگا ہوا
کو اس امر کی تہدید ہے کہ دویونوں کو پیدا کرنے کے تاکہ فعل دویونی کا جو مخالف توحید ہے اور جسے ظہور میں نہ آئے
خلاصہ یہ ہے کہ مدوح بسبب کمال عرفان کے ہونے کو متوجہ اور آئادہ معرفت اور وحدانیت کا کرتا ہے اور
چاہتا ہے کہ سب موحد ہو جائیں۔

زنار بابا سچے نہ پند نسبت کہ سچیتش برکش کش کشیشان خند و۔

الفاظ۔ زنار جنہو سچے بالضم دہاگے میں پروئے ہوئے دانے یعنی سچے پیوند ایک ٹکڑا کہ دوسرے میں
وصل کیا جائے اور یہی اتصال و ادون و بیوستگی کے ہے یہ لفظ مرکب ہے (سچ) یعنی مصدب یعنی پٹھا
اور (وند) کلمہ نسبت سے یعنی یہ ٹکڑا جیسے کہ پٹھا اعضا سے ملا ہوتا ہے پیوست ہے۔ یا مرکب ہے (سچ) یعنی
پائے اور قدم اور (ند) سے استعمال میں (ب) واو سے بدل سے سچیتش صغیر شین کا مرجع بیوند ہے یا سچہ
اور یہ مصدر لازم اور متعدی دونوں طور پر ہو سکتا ہے۔ کش کش کہنیچا کہنچ اور پے در سچ کشیتش نہیں
دیشیو اے ترسیان اور رضاری کہ زنا دار ہوتے ہیں۔

حاصل۔ مضمون اس فقرے کا اہل توحید کے مذہب پر ہے کہ ہمہ اوست کے قائل ہیں۔ زنار و سچہ میں
جو لگا اور رشتہ ہے اسکا ٹوٹنا کی طرح ممکن نہیں کشیتش جو زنار اور سچہ میں فرق جانتے ہیں اور علیحدہ
علیحدہ کرنا چاہتے ہیں یہ اور کے کشیتش محض پوچ اور فو ہے اور اس بیوند کی گستگی اون کے حافقت و کارہ بقاء ہ
پہنڈہ زنی کہتی ہے کہ یہ فو اے مضمون بایہ توحید (ہمہ اوست) زنار و سچہ ایک ہی ہیں۔ زنار سے لفظ اور
سچہ سے اسلام اور کشیتش کے فرقین کے پیشوا اور علماء اور اہو سکتے ہیں۔ یا یہ کہ کوئی کسی حال میں اور کسی
مذہب میں ہو آں ہر ایک کا اوستہ خدا کے واحد کی طرف سے یہ ظاہر زنار اور سچہ میں فرق ہے اور کشیتش
لان دونوں میں فرق کرنا فضول اور بیکار ہے سچہ و زنار میں ایسا اتحاد ہے کہ باہم انفرادی اور ہدائی ممکن نہیں
دکھنا بابا ایمان نہ سببیت کہ صد کشیتش مندل چارہ از پستانی برہمنان نہ بد و۔

الفاظ۔ لفظ بالضم ناسپاس اور ایمان نہ لانا اور محبت اور اطاعت نہ قبول کرنا ایمان بالکسر۔ ایمان و ادون
اطاعت قبول کردن سہر بمعنی محبت و اتحاد صداع بالضم در دوسر چارہ علاج اور تدبیر برہمن نتیجہ اول تھا
اور یہ سکون ثانی بھی آیا ہے۔ اہل ہندو کے عالم اوریت پرستوں کے پیرو مذہب اور آتش پرستوں کو بھی
کہتے ہیں۔

حاصل۔ اس فقرے کے دو معنی ہو سکتے۔ اگرچہ کفر اور اسلام میں زمین و آسمان کا فرق اور باہم ایک
دوسرے کا ضد ہے مگر مدوح کی معرفت کی وجہ سے کفر اور ایمان میں اس قدر ارتباط اور اتحاد حاصل ہوا ہے
کہ اگر ایمان کو صداع عارض ہو تو وہ مندل چارہ برہمنوں کی پیشانی سے لگا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک کو دوسرے

چیز کے استعمال میں صرف مصلحت و مفاد و انکار نہیں ہے بلکہ باہم ارتباط اور اتحاد و محبت ہوتا ہے۔ آسمان و زمین صغیر (میں) کا مرجع ایمان ہے۔ کفر و دین ہر دو درخشش پویان پڑ و مدہ لا شریک کہ گویاں۔

صانع۔ (صداغ) برعایت میر اور (صندل) بمنا سبت بمعین و پیشانی و صداغ ہے۔

از صدمہ توحیدش ددنی و۔۔۔ کی گریختہ و بجا کہ تیریدش خودی درونی او گیشہ۔

الفاظ۔ صدمہ بالفتح آسیب و آفت توحید خدا کا و احد جاننا ایک کرنا کیے بیاسے صدمہ سی نیے یک شدن علاقہ بالکسر۔ ڈورا اور دھاگا۔ واسطہ اور دوستی۔ تجربہ مجدد کرنا تھا جاننا بہر شکی و فنا سے مطلق۔

حاصل۔ بیان ہے مضمون (مجمہ) دوست ہلکہ مدوح ایسا عارف اور مدوح ہے کہ اس کے توحید اور تجرید کے صدمہ کے خوف سے دینی نے وحدت میں پناہ لی اور خودی توئی میں مل گئی یعنی دینی اور خودی کا وجود ہی باقی نہیں رہا۔

گوشت حق مشنہ زبانے حق گوشتی حق بین و صحن جوے خاطر عرفان ترا سنیہ معرفت خبرتار کے آسمان سا جہہ مجہدہ رہیہ۔

الفاظ۔ گوشتے بیاسے تنکیر سنیہ پاسے تنکیر مزہ سے بدل گئی جہہ پیشانی اسمیں بھی بیاسے تنکیر مجہدہ سے بدل گئی سجدہ بالکسر خاطر وہ اندیشہ کہ دلمیں کہہ برے اور مغبی دل مجازاً مستعمل ہے۔

حاصل۔ مدوح کے کان حق مشنہ اور آنکھ حق بین اور دل جو بیاسے حق اور خاطر عرفان پیدا کنندہ اور سنیہ کان معرفت اور سر فراز اور ریلست اور جہہ سجدہ خدا میں مشغول ہے۔

مشنومی پاسے رفعت بر آسمان دارد و سر خاست بر آستان دارد

الفاظ۔ رفعت بالکسر بلندی۔

حاصل۔ بہاء رفعت و شوکت کے پاؤں مدوح کے آسمان پر ہیں اور بہر سبب خدمت و عبادت کے سر او کا آستانہ الہی پر ہے۔

در عبادت بکشتن و دیدن پنا طرز او طرز حق پرستیدن۔

حاصل۔ مدوح البہا عادت ہے کہ کسی وقت اور کوئی کام اس کا بے عبادت کے نہیں ہے جسے کہ بولتا اور کہتا جو کہ سب لوگوں کی عادت ہے وہ بھی مدوح کی عبادت سے پس حقیقت میں

حق پرستی کا طرز بھی ہے جو مدوح کا ہے اور آدمی کو ایسے ہی سزاوار ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ بناء اکثر گناہوں کی انہیں آنکھوں اور زبان پر ہے اور جبکہ بھی عبادت میں مشغول ہیں تو پھر کیا کہنا۔

خالت و بیکران و صحبت او بہ وحدت این و آن و کثرت او

الفاظ۔ خلوت بالفتح خالی ہونا اکیلے ہونا اور جاسے خالی اور اصطلاح معنیہ میں تین روزہ تنہا اور روزہ دار ہونا اور شغل میں بھر کرنا دیگران دیگر مردمان دیگران نہ واعیار و سموا سے حق صحبت بالضم یاری نمود

و ملازمت اور محاسب و منہ نگار و گفتگو و احتیاط کے معنی ہیں محاذ ہے (صحب) مادہ ہے وحدت تنہائی اور ایک ہونا این و آن بیگانہ و اغیار و سواے حق اور تعلقات دنیاوی۔

محاصل۔ خلوت نشینی اور وحدت گزینی اور ونکی ممدوح کی صحبت اور کثرت کو برابر چھوڑ کر اے اللہ اور نیکو تنہائی اور وحدت میں ہوتی ہے وہ اسے صحبت اور کثرت میں حاصل ہے پس خیال کرنا چاہئے کہ اس کی وحدت اور خلوت کس مرتبہ کے ہوگی۔

در دلش این دامن شیا بخند و بچخند حق در آن نہمیا بخند

الفاظ۔ این و آن اگرچہ اسمائے اشارہ ہیں لیکن یہاں بحیثیت ترکیب باہمی اپنے اصلی معنی سے بمعنی (کثرت) و (مساوے اللہ) و (مضادات) متشکل ہیں اور مصرعہ ثانی میں (آن) اسم اشارہ ہے پس شعر میں تکرار ثانیہ کی لازم نہ آوے گی۔

محاصل۔ ممدوح کے ولین (این و آن) کی گنجائش اور سواے ذات حق یا ذکر حق یا امر حق کیسی ہمارا نہیں ہے۔ لفظ (حق) کا کہ اسماء الہی ہے اس شعر میں لازماً بلاغت سے خالی نہیں۔

بہت شکن گفتگو و خلیل سخت بد بادش از رانی اعتقاد درست

الفاظ۔ سخت اول و ابتدا۔ اسکے قبل (از) محذوف ہے از رانی بیاے نسبت مسلم و برقرار و لائق و تصدیق و امانی اور عنایت و عطا کرنا اور مدد بخدا میں خیر و خیرات کرنا (از رانی) خود مرئب ہے (از رانی) جبکہ مصدر از ریدن بمعنی بکنا اور قہریت کیا جانا۔ اور (آن) فاعلی یا نسبتی سے اعتقاد در دل گرفتن و سخت محکم شدن (عقد) مادہ ہے۔

محاصل۔ یہ شمس حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ممدوح ابتدا سے بہت شکن اور اس امر کا ممدوح ہوا ہے خدا و اس کو اعتقاد درست اور یقین کامل عطا فرما ہے قصہ بہت شکنی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا مشہور ہے کہ لڑکپن ہی میں آپ بڑے بت خانہ میں خفیہ جا کر سب چھوٹے بت توڑ ڈالے اور جو بڑا بت تھا اوس میں بھی کچھ نقصان پہونچا کے تیراوسکے ماتھے میں دیدیا جب تماشہ ہوئی کہ کون کتب آویزون کو حضرت خلیل اللہ پر ہوا حاکم نے طلبا بروقت استفسار اپنے بیان فرمایا کہ مجھے کیوں دریافت کرتا ہوں؟ کہ کیوں نہیں دریافت کرتے کہ کیا ہوا اور انکو کہنے انداز چھوچھائی جب انہیں اتنی بھی قدرت نہیں دے لیتے کہ مجھ و بنا کر عبادت کرنا بڑی بیوقوفی ہے ایسا تو نہیں کہ اسی بت نے شبکو قتل کیا ہو۔

کھڑک نہ کہتہ عرفان و شرک و شکرت ایمان

الفاظ۔ شرک غیر خدا کو خدا کا شریک کرنا شرک بالضم سپاس و شاکرت دہندہ اور محسن کے اور اصطلاح میں اوس فعل کو کہتے ہیں کہ تعظیم و بر دلالت کرے خواہ وہ فعل بالکاف ہو خواہ دل اور جوارح کا نعمت بلکہ نسبت رس اور مال اور روزی اور ناز و آسائش و پیروی و عطا جمع اسکی (لحم) ہے۔

حاصل۔ ممدوح کی برکت سے کفر اس فکر میں رہتا ہے کہ معرفت الہی کے نکات حاصل کر دین اور شرک کو ایسی نعمت ایمان کی حاصل ہوئی ہے کہ وہ ہمیشہ اس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے۔ یعنی کافر اور شرک کا کیا ذکر خود کفر اور شرک جو یا غرض عرفان اور ایمان میں کسی چیز کی نکات اور باریکیوں کی دریافت و شکر کی فکر اور سیاق وقت ہوتی ہے جبکہ وہ انکو حاصل ہو پس گو کہ کفر کو عرفان اور شرک کو ایمان حاصل ہے۔ ممدوح ایسا عارف ہے اور معرفت الہی اور اس کے نظریں ایسی بدیہی اور مشاہدہ ہے کہ اس کے نزدیک نکتہ عرفان میں فکر و معرفت کفر لازم آتا ہے کیونکہ جب عرفان کا تلاش میں فکر ہوئی تو اس واسطے اللہ ہی ضرور متوہم ہو گا اس واسطے کہ جب تک غیر خیال میں نہ آئے گا تب تک اس سے بچا دیکھ کر کیا جائیگا اور غیر کا آنا بھی کفر ہے اور ایسا ہے جب نعمت ایمان کا شکر ادا کیا جائے تو بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایسے غیر کا وہم بھی ہوا ہے جس کی طرف میل کرنا شرک جانا جاتا ہے اور اس غیر کا وہم میں آنا بھی شرک ہے۔ یہ معنی اس قول کے موافق ہیں **التقوى شرک لا یصلی الا القلوب من الغفیب و لا علی**۔
 ۱۔ (فکر) اور (شکر) بلا اضافت جہیں اور فکر سے (فکر خلاق) اور شکر سے (در باب شکر) مراد لین بسبب توحید ممدوح کے فکر خلاق میں کفر بھی نکتہ عرفان معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ جب بت میں ادنیٰ کا جلوہ تصور کیا جائے تو اس کی طرف میلان عین میلان حق ہے اور باہم فرق کرنا موجب تعدد اور دوئی ہے اور شرک و شقاق شرک میں مثل نعمت ایمان کے ہے جیسے کہ نعمت ایمان کا شکر ادا کیا جاتا ہے اس طرح شرک کا شکر ادا کرنا بھی ایمان ہے کیونکہ اگر ایک کے لئے ادا ہے شکر ہو اور دوسرے کے لئے نہیں تو منافی اور دوئی لازم آتی ہے ضائع۔ (کفر۔ فکر) اور (شرک۔ شکر) میں صنعت تعلق بعض سے اور حسن مقابلہ (کفر عرفان۔ شرک ایمان) ظاہر ہے۔

طینت نفس باج خواہ طینت ہوا و طینت بادشاہ بیہوا

الفاظ۔ طینت۔ پاکسر عادت و خلقت و خلقت باج تواج و غلبندی حاصل۔ ممدوح کی طینت اور نیت باعتبار عرفان اور دیگر صفات عالیہ کے کل طینتوں و نیتوں کے حاکم و سر دار ہے۔

صنائع۔ اس شعر میں صنعت تر صبیح ہے۔

اور عبادت زہد و تنومندی و بندگی در خور خداوندی

الفاظ۔ تنومندی۔ بیاے مصدری بمعنی جسم و فرج و قوی البدن و توانائی حرب ہے (تن۔ مند) سے مثل مستند و آزدمند اور (واد) درمیان میں فصاحت کے لئے زائد ہے۔ یا مرکب ہے (فوز) بمعنی قوت اور (مند) بمعنی صاحب اس صورتیں و اوزائد ہو گا در خور لائق و قابل (دور) زائد ہے۔

حاصل۔ عبادت میں ممدوح کو کیا خوب قوت حاصل ہے یعنی اس کے عبادت تمام شروط اور آداب پُربل ہے اور بندگی اور عبادت اس کی اس کے خداوندی اور سرداری کے لائق ہے جسے بطرح وہ خداوند

اور بادشاہ عالم ہوا و بطح عالم بندگی بن عابد و ناکا بادشاہ ہی۔ پایہ کہ جیسی تخت کی کفر سلطنت کی اور عطا ہوئی دوسری دیکھو و بندگی بجا لانا ہے۔ باخداوندی ہو خداستگار مراد ہو یعنی وہ بندگی کہ لائق قبول حضرت باری تعالیٰ ہے بجا لانا اگر معنی اول اول۔

سر وحدت بہ منفر بہ ذر پوست چاہا اور کہ خوشی را چاہا دوست
الفاظ۔ سر بالکسر و تشدید اسے حملہ راز اور ہمد اور بافتح و سکون ثانی بمعنی فرق بھی درست ہے سر
وحدت از پوست بمفر بردن اسرار وحدت کو بخوبی سمجھنا اور اسرار وحدت کو پر ہنر کر دینا۔

حاصل۔ ط وحدانیت اور یکتائی کے اسرار وہ ایسے سمجھتا ہے کہ اس نے اپنے تئیں (ہمہ او) کر دیا اور وہ
(ہمہ دوست) ہو گیا تا قبل ازین اسرار وحدت بہ منفر نہ پوست کے تمہاب مدوح کی وجہ سے بہ منفر نہ منفر کے ہو گیا
اور اس نے اپنے سر پا کو (ہمہ دوست) اور فانی اللہ کے مرتبہ پر پہنچا دیا اور یہ قال اس کا حال ہو گیا ہے
آن استمرار عالیہ کا بہ منفر نہ پوست کے ہونا اور افضل العلوم نہ سمجھا جانا بسبب نافرمانی عالم و عوام کی و موانع کے
تصور کرنا چاہئے جیسے بولتے ہیں کہ فلان شخص نے شریعت کو زندہ کیا اور وہ محی الدین ہے۔

ترکیب۔ (ہمہ تاکید) او) موکہ موکہ اور تاکید ماکہ مفعول ہوا (کرد) فعل جس کا فاعل ضمیر ہے اور راجع ہے
ممدوح کی طرف (ہمہ دوست) خبر مبتدایہ مخذوف یعنی (او ہمہ دوست)۔ یا (ہمہ تاکید) خویش (او) موکہ (او) فاعل
کرد (ہمہ دوست) مفعول ثانی۔

انتباہ۔ اہل تصوف کے دو فرقہ ہیں ایک قایل (ہمہ از دوست) کے اور دوسرے (ہمہ دوست) اول شہودیہ
کہلاتے ہیں اور دوسرے وجودیہ۔

دوہم۔ سعادت اطاعت شریعت غراے مصطفوی وہ دولت پر افراتین لو اسے ولایت مرقضوی۔
الفاظ۔ اطاعت بالکسر فرمانبرداری کردن (طوع) بمعنی فرمانبرداری کردن مادہ ہے شریعت جبری تھو
گناہ شائع عام نیچے ڈھرا۔ خدا کا بندوں کے لئے بندگی کی راہ طائر کرنا غراے بالفتح و انت پیدار ہے ہمہ سفیہ
وروشن اور (می) بسبب اصناف کے آئی ہے مصطفوی اور مرقضوی بیامی نسبت اصل بین مصطفیٰ
بمعنی برگزیدہ اور مرقض بمعنی پسندیدہ و برگزیدہ ہے الف مقصورہ نسبت کیوچھ حسب قاعدہ اہل فارس (او)
ہمرا اگر قاعدہ عربیہ کے مطابق بیامی نسبت مصطفیٰ و مرقضی بیامی مقصورہ ہونا چاہئے کو آئیزہ و نشان فون
ولا بالکسر دوستی و محبت مادہ اسکا (ولی) ہے بمعنی نزدیک شدن۔

حاصل۔ ممدوح بین دوسری صفت پر ہے کہ او میں شریعت روشن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تابعیت کی سعادت اور محبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لڑائی و شہادت کی دولت اس کو حاصل ہے۔

چہیرہ اجتماع روشن رونق بر شمع مفتون و بدرستی اعتقاد و شمس کا راست از شکست مفتون۔

الفاظ۔ اجتماع (جمعہ) مادہ ہے بمعنی کوشش اور اصطلاح شرع میں قرآن اور حدیث اور اجتماع
قیاس سے مسائل فقہیہ کا لگان مفتون عاشق و در قیہ مات بالکسر بمعنی دین و مذہب جمع اس کی ملان

مستعمل محفوظ و بغیر قہر پڑھنا درست ہے (ہون) مادہ ہے حیانت وغیرہ اسی سے ہے۔
 حاصل۔ مروج کی سے اور اجتنابی آراستگی کی وجہ سے شرع پر رونق مفتون ہے اور اس کی درستی و خوش
 اعتقاد کی سبب سے دین کا کام شگستگی اور خرابی سے محفوظ ہے یعنی شرعی امور کو رونق اور نہ ہی امور کی درست
 مروج کے سبب سے ہے۔

صنعت۔ (اجتناد و مفتون) اور (اعتقاد و مفتون) اگر یہ قہر پڑھیں تو صنعت ترمیم ہے اور اگر بغیر قہر کے
 پڑھیں تو صحیح مطر ہے (درستی شکست) میں صنعت لفظ اور طباق ہے۔
 بہ قبول امر بن دست معرفان بر سر و بر نہایش زخم منکر ان منکر۔

الفاظ۔ آخر حکم حج کو مروجان حج معروض بمعنی مشہور دست بسر اور دست بر سر بمعنی مطیع و فروتن
 و سلام کنندہ کے متعل ہے اور تخریر و حیرت زدہ کے کہ شے عجیب و غریب کو دیکھ کر زیادتی حیرت سے اپنا سر
 بکھینچتا ہے رد بر تشدید ال مہملہ ضد قبولی و دل پس دادن بمعنی صد اہم منکران بسر کا حج منکر اسم فاعل بمعنی
 انکار کنندہ قہر فتح کا اسم مفعول بمعنی انکار کردہ شدہ و ناشایستہ زخم منکرہ زخم کہ اچھا نہ ہو۔
 حاصل۔ مروج کی اطاعت و فرمانبرداری بڑے بڑو کو بہر و چشم قبول ہے اور جس بات کی اوسنی نہیں کی اور
 منع فرمایا ہے اس کے رو کرنے اور نہ ماننے میں منکر و ن کار زخم منکر ہے یعنی منکر و نکوہ زخم حاصل ہوا کہ کبھی اچھا نہ ہو
 صنعت۔ (قبول و رد امر و نہی) (معروف و منکر) سوائے لفظ و ن کے الفاظ متناسب ہیں۔

فرق دین آسودہ سایہ صاحب کلاہیش مشہور ترویج ملت ناک مالہ شہنشاہیش۔
 الفاظ۔ آسودہ بے زحمت و بے مشقت۔ آرام کیا ہوا۔ سویا ہوا۔ سایہ بمعنی حمایت صاحب کلاہی بہ
 ناک اصناف فصیح ہے بمعنی بادشاہی و تاجدار سی مشہور بالظہر شہرت و تکریم و غوغا ترویج رواج دادن ناک
 مزہ اور لطف۔

حاصل۔ مروج کی تاجداری اور بادشاہی کے سایہ اور حمایت میں دین آسودہ اور مطمئن ہے اور مزہ
 اور دین کی شہرت اور ترویج اس کے خوان بادشاہی کا لطف اور مزہ ہے اس کی سلطنت سے دین کو قوت
 ہے اور اس کی بادشاہی میں ملت و مذہب کو رواج ہے۔

صنعت۔ (فرق اور کلاہ) میں متناسب اور (شور و ناک) میں یہ اہم تناسب۔
 ترکیب۔ (فرق دین) بہ ترکیب اضافی مبتدا (آسودہ) مضاف (سایہ صاحب کلاہیش) بہ ترکیب اضافی مبتدا
 مضاف و مضاف الیہ ملکہ خبر (شور ترویج ملت) بہ ترکیب اضافی مبتدا (ناک مالہ شہنشاہیش) بہ ترکیب اضافی

پہلے پامردی تقویت قوت ایمان نثار ایمان و بہرستیاری تربیت در گاہ محکمہ علیہ دار اور بان۔
 الفاظ۔ پامردی مددگاری تقویت قوت دینا پابست عمارت کی بناء اور بنیاد کاغ محل اور قصر خارا سخت پھر
 بنیان بنیاد اور بناء و ستیاری مددگاری تربیت یہ درش محکمہ جاسے حکم علیہ بالفتح و کبیر ثانی و مانے

شدہ یعنی بلند و عالی اور محکمہ رعایہ تمام اوزار اعضاء اور عدالت سے ہے و اگر نام پادشاہ عظیم الشان اور دارا دربان سے کنی یہ ہے کمال جاہ و شہرت سے کہ نسل دارا کوہان کے دربان ہیں (درگاہ محکمہ) میں بیانی ہے اسلئے کہ درگاہ عام ہے محکمہ کو بھی کہتے ہیں اور غیر محکمہ کو بھی کہتے ہیں۔

حاصل۔ ممدوح کی تقویت اور قوت دہی کی مددگاری سے کاخ ایان کی بنیاد نہایت سخت اور محکم ہے اور اس کے پرورش کی مدد سے اس کی عدالت کا دربان دارا ہے یعنی ہرے بڑے سردار اور افسر غریبوں کی اعانت اور داری پر متوجہ ہیں۔ یا تربیت کو ترتیب یعنی (ہر شے را بجائے خود ندان) پڑھیں یعنی ممدوح کی ترتیب سے دارالعدالت کا وہ مرتبہ ہو کہ دارا اس کی درباری کرتا ہے۔

سجل گیر و درگاہ شنگان شہر و دیار بہر افضا سے قاضیان قضا قدرت و ترنکین و در محل تربیت آئین مثال تمکانات سند شریعت بفرمیں و احکام پادشاہی مقدم نشین۔

الفاظ۔ سجل کہ جس میں تسک و حکمت و قبالیہ یا مگر و دار حکومت و فرماندہی یہ مرکب ہے (گیر) اور (دار) گرفتن اور داشتن کے امر یا حاصل بالمصدر سے گماشتہ نائب و حاکم مقرر کردہ شدہ افضا بالکسر جاری کرنا یا وہ نشان کہ نشان مقبولیت کا ہو قاضی صیغہ اسم فاعل قضا یعنی حکم کنندہ قضا قدرت بڑا قدرت والا یعنی وہ شخص کہ مثل قضا و حکم آسمان کے قدرت رکھتا ہو ترنکین آریستن۔ مادہ اسکا (زین) ہے محل بالفتح اوزرے کی جگہ مصدر اسکا (حلول) ہے آئین رسم و عادت و دستور مثال یکسر اول حکم و شبہ و نظیر و تصویر حکمت قاضی و مانند فرمان پادشاہی تمکین اسم فاعل (تمکین) یعنی جگہ لینے والی اور بیٹھنے والے سند بالفتح نیکہ گاہ اور بڑا نیکہ تمکانات سند شریعت علماء و فضلاء شریعت مراد ہیں فرامین احکام بادشاہ فرمان کی جمع ہے یہ لغت ادب فارسی والوں کا ہے جو عربی بھی جانتے تھے کیونکہ فرمان فارسی لفظ کو عربی کی طرح جمع بنائی ہے جیسے افغان کی جمع افغانہ۔

حاصل۔ ممدوح ایسا شریعت کا مطیع ہے کہ جو فرمان حکومت و حکمرانی ممدوح کی طرف سے اس کے گماشتوں اور حکام کو کشتہ لشہر اور دیار بد یا مقرر ہیں یا ممدوح کے گماشتوں کی طرف سے اس کے زیر دستوں کو لکھی جاتی ہیں قاضیان قضا قدرت کی مہر اسے مرتب و فرمیں ہوتے ہیں اور ترتیب و آئین کی محفل میں علماء و قضا کے فرمان اور احکام پر مقدم ہوتے ہیں یعنی اتباع شریعت کی وجہ سے ممدوح احکام شریعت و قوانین حکومت میں اپنے احکام پر قاضیوں اور مفتیان کے احکام کو مقدم رکھتا ہے۔

صنعت۔ قاضیان و قضا میں صنعت اشتقاق ہے۔

در تود و شایعہ شرع گرد قصب از دامن جد و بہد نشاندہ و محبت ہر یک از مقرران درگاہ را در محفل دل الہام منزل بجائے خود نشاندہ۔

الفاظ۔ تود و شایعہ شرع و تہرا اور راہ بزرگ و سید کنندہ راہ شرع قصب حمایت و جانب داری کو

وامان دامن کی جمع نہیں ہے بلکہ دامن امان کا مخفف ہے جہد و جہد محنت و کوشش و سعی الامام کسی چیز کا اکتہ کی طرف سے دلیمن انا منزل جائے نزول۔

حاصل۔ شرع کی آمد و رفت میں یعنی امور شریعہ میں طرفداری کے گرد کوشش کے دامن سے جہاد و سعی جان ب و جان و داری اور طرفداری امور حق میں کسی کے نہیں فرماتا ہے اور اپنی درگاہ کو ہر ایک امیر و مقرب کی محبت اپنی دلیمن مقام مناسب پر رکھتا ہے حد سے تجاوز نہیں کرتا۔ اسقر بان درگاہ سے اصحاب کبار و آل اطہار ہی مراد لے سکتے ہیں یعنی مقربان درگاہ الہی۔

صنعت۔ (شارع و شرع) میں صنعت اشتقاق ہے۔

دلیل بحث پیشرویش پیروی اصحاب کبار و برہان پاکی طینتش محبت امیہ اطہار۔

الفاظ۔ دلیل راہبر و راہنما اور وہ چیز جسے جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آوے جمع اسکی (اولہ دلائل) ہے بحث جائے بحث و جائے کاویدین و کاوش سخن جمع اسکی (ابحاث۔ مباحث) ہے اور مادہ اسکا (بحث) ہے بمعنی کندیدین و کاویدین زمین اور شخص اور تلاش کے معنی میں مستعمل ہے اصحاب جمع صاحب بمعنی یار و اور ساتھی یہاں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اہلسنت کے یہاں اجل صحابہ چارہیں اول خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دوم خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سوم خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چہارم خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کبار بزرگ جمع کبیر برہان دلیل قاطع اور حجت روشن جمع اسکی (برہان) ہے۔

دلیل عام ہے اور برہان خاص بھی دونوں میں فرق ہے طینت کھود عادت و سرشت امیہ جمع امام بمعنی پیشوا اور (امیہ اطہار) سے دوازدہ امام مراد ہیں ۱۔ حضرت علی ۲۔ امام حسن ۳۔ امام حسین ۴۔ امام زین العابدین ۵۔ امام محمد باقر ۶۔ امام جعفر صادق ۷۔ امام موسیٰ کاظم ۸۔ امام علی موسیٰ ۹۔ امام محمد تقی ۱۰۔ امام حسن عسکری ۱۱۔ امام مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین اطہار جمع طاہر بمعنی پاک۔

حاصل۔ مدوح کے پیشوا ہونے پر یہ دلیل ہے کہ وہ اصحاب کبار کی پیروی کرتا ہے اور اس کے پاک طینت ہونے کی یہ برہان ہے کہ وہ امیہ اطہار سے محبت رکھتا ہے۔

صنعت۔ (پیشروی اور پیروی) میں ایک قسم کا تضاد و طباق ہے۔

مثنوی۔ صرف نیکان ہمت و تائید پس پادشہ بدان ضربت تبرالیش

الفاظ۔ تولا نفع اول وثانی و تشدید لام۔ محبت و امید۔ برگشتن۔ دوست داشتن۔ حکومت نمودن و ممدار کار کے شرن۔ اصل میں تولی تھا فارسی میں کے تصرف سے یا (ک) الف سے بدل گئی ضربت بمعنی

ضرب تبرا ناخوش اور بیزار ہونا۔
حاصل۔ مدوح کی محبت و اتفاقات نیک لوگوں کے طرف سے ہے اور بدوین پر اوسکی بیزاری اور ناخوشی کی بنا ہے یعنی نیکوں سے محبت رکھتا ہے اور بدوین سے بیزار ہے۔

نخل بدعت نشاندگان بے برہنہ تن بر سر گر قنکان بے سر ۛ

الفاظ - نخل درخت خرابدعت جو چیز کہ دین امین نئی ایجاد ہو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں وہ نہ ہو۔ پھل اور مخفف (برگ) کا بھی ہو سکتا ہے۔ سر بر گزشتہ خود سر و سرکش و کفار و بے دین مراد ہیں۔ حاصل - مرد و عورت عین بدعت کے درخت بونیاؤں کو کچھ غمہ حاصل نہیں ہوتا ہے اور سرکشوں اور کفاروں کا تن بے سر ہے۔

کرد از ہم خدا حق و باطل ۛ دو جہان فرست داد حاصل ۛ

الفاظ - از ہم بمعنی از ہم دیگر فرزع ہونے کی جگہ حاصل بقیہ چیزے و نقد چیزے اور زمین کو بھی کہتے ہیں کہ نیکو وہ زراعت اور نیکیتی کا لقیہ اور نفع ہے۔

حاصل - مرد و عورت نے حق و باطل جدا کر دیئے اور مرد و عورت دونوں عالم کی کبیتی کا حاصل ہے۔

نفس سرکش زہر پرستانش ۛ و پر پرستانش خدا پرستانش ۛ

الفاظ - نفس سرکش نفس نامہ زہر پرست مطیع و فرمانبردار۔ حاصل - نفس نامہ مرد و عورت کا محکوم و مطیع ہے اور خدا پرست اس کے تابع و طاعت گزار ہیں۔

عفت از رفتش مدارائی ۛ حلقہ در گوش شرع دارائی ۛ

الفاظ - رفت بپارخندیدن اور بہت مہربان ہونا مدارائی بیاضے فاعلی صلح و نرمی کنندہ اصل اسکی مدارات ہے اہل فارس تحیف تا بھی استعمال کرتے ہیں جیسے متفاجا و متفاجا بجائے متفاجات و متفاجات کے حلقہ در گوش مطیع و غلام و لایت فارس میں دستور ہے کہ غلام کا کان چھید کے بالا و آذیرہ و غسیہ ڈال دیتے ہیں اسوجہ سے یہ اصطلاح ہو گئی ہے مدارائی بیاضے مصدری یعنی بادشاہی۔

حاصل - مرد و عورت کی رفت اور رحمت کی وجہ اور مرد و عورت کی نرمی و صلح کنندہ ہے اور بادشاہی شرع کی محکوم ہے۔

ترکیب - (حلقہ در گوش) مضاف (شرع) مضاف الیہ مضاف و مضاف الیہ ملکہ خبر مقدم (دارائی) مبتدا مؤخر۔

صنعت - (دارائی - دارائی) تہنیں ناقص ہے۔

نظم ہر کار و بار بر شریعت ۛ عرف را ہم مدار بر شریعت ۛ

الفاظ - نظم ترتیب و درستی بار جبکہ (کار) کے ساتھ آتا ہے معنی کار کے ہو جانا ہے عرف سے سمیات ظاہر یہ مراد ہیں اور بعض نسخ میں اس لفظ کی جگہ (کفر) کا لفظ ہے۔

حاصل - مصنف مرد و عورت کی اہمال اتباع شریعت بیان کرتا ہے کہ اس کے جملہ امور موافق شرع شریف کے ہیں جو کہ امور عرفیہ و رسوم ظاہریہ بھی حکم شرع پر موقوف ہیں جب تک کہ ان میں اجازت شرعی نہیں پاتا اور وقت کے

اور کو عمل میں نہیں لاتا ہے۔ یا یہ کہ جملہ امور کا انتظام شرع پر ہے یہاں تک کہ کفر کا بھی مدار شرع پر ہے لیکن حد و مقاصد وغیرہ موافق شریعت اہل اسلام کفار پر بھی جاری کرتا ہے۔ مگر نسخہ اول بہتر و خوب ہے۔

گزشتہ القضا نشان آرد ہذا آسمان را نشان کسان آرد

الفاظ۔ دارالقضا کچھری و عدالت نشان یعنی فرمان کسان کسان آرد دن بخواری و بذلت آرد دن حاصل۔ ممدوح کی حکومت اسد رجب ہے کہ اگر اس کے دارالقضا سے فرمان آسمان کی گرفتاری کا جاری ہو تو وہ بھی بذلت بخواری ممدوح کے محکمہ میں حاضر کیا جاوے۔

تا بنابر و سیاح لچہ شرع ہذا لب نقید تر نہ سازد زرع

الفاظ۔ بار بیدن اکثر لازمی آتا ہے اولیٰ متعدی ہی ہوتا ہے سیاح بالفتح ابر لچہ بالضم و تشدید جیم میان دریا و قعر دریا و دریا ہے عین نقیدین گرم و خشک شدن و از جرات گریا بخود شدن اور یہاں صفت لب کی مجازاً ہے کیونکہ تشنگی اکثر جرات گریا ہے لب پر خوب ظاہر ہوتی ہے زرع کبیتی۔

حاصل۔ ممدوح کے عہد میں انسان کا کیا ذکر نباتات کو بھی ممنوعات سے اس قدر بہتر ہے کہ تا وقتیکہ سیاح لچہ شرع کو نہ برسائی اور شرع کا دریا جاری نہ کرے کسیت و نباتات بھی باوجود تشنگی و خشک لبی کے اپنے لب تر کارین۔ اس صورت میں (بنار د) متعدی ہوگا اور (سیاح) فاعل اور (لچہ شرع) مفعول۔ بہتر ہے کہ (بنار د) کو لازم اور (سیاح) مضاف (لچہ شرع) مضاف الیہ مضاف و مضاف الیہ ملکہ فاعل ہو یعنی ممدوح کے عہد میں جب تک سیاح لچہ شرع نہ برے اس وقت تک زراعت سرسبزی و شادابی نہ قبول کرے یعنی وہ سیاح کہ دریا سے شرع سے مستفید ہو (لچہ شرع) میں اضافت بیانہ ہے۔

چون نورزد غرور با اعدا غرہ کردش شریعت غرا

الفاظ۔ چون بمعنی چار و زیدین اختیار کردن اعدا سے دشمنان دین مراد ہیں غرہ بالضم سردار قوم و بزرگ و بہتر از ہر چیز۔

حاصل۔ چونکہ اتباع شریعت غرا سے اس کو مرتبہ بزرگ حاصل ہے تو غرور ہے کہ وہ اعدائے دین سے غرور کرے۔

سوم۔ شان و شوکت و جاہ و حشمت۔

الفاظ۔ شان قدر و منزلت اور بمعنی حق بھی متصل ہے چنانچہ این سخن در شان اوست اسے در حق اوست شوکت و بدیدہ اور بجاوری جاہ مرتبہ و عظمت حشمت بالکسر و بدیدہ و بزرگی اور غضب و شرم و تقصین و ہر سکون شین بمعنی خدمتگاران تابعان و لشکر اور بنظر کثرت لشکر اور حشمت کے بمعنی شان و عظمت کے بھی آتا ہے۔

حاصل۔ یعنی ممدوح کی تیسری صفت شان و شوکت و جاہ و حشمت ہے۔

تا بنابر کہ بلند نماشان سایہ دار سر نیز پائند تا در آستان زمین آسمانش سجود بجا آرد

الفاظ۔ بلند تقصین ضد پست چونکہ شان و شوکت وغیرہ میں ایک طرح کی رفعت اور بلندی ملحوظ ہوتی ہے لہذا نشان

بلند و اقبال بلند و راس بلند بولے ہیں اور مجازاً طویل و دراز نشے پر ہی اطلاق کرتے ہیں جیسے عمر بلند و زلف بلند و روز بلند تلاش ترکی لفظ ہے بمعنی سعی و جستجو (تلاش) غلط ہے (بلند تلاش) جنگی سعی اور کوشش عالی اور دگر فکر اور خیالات اور نگہ بلند اور عالی ہون سر پر پائند ان کا یہ ہے کمال سرنگونی اور نہایت عجز اور خاکساری کے اظہار سے آسمان زمین آسمان یعنی ایسا آستان کہ بہ سبب علو اور بلندی کے زمین اور اسکی پستی نہ آسمان کے ہے سجدہ بالکسر اور بالفتح ہی آیا ہے بعض نسخ میں (سجدہ بجا نہند) ہے اس صورت میں ان دونوں فقرہ میں سجع مراد نہ ہوگا یعنی سجع (یا-جا) ہے اور (نہند) دونوں جگہ بطور ردیف ہوا۔

حاصل۔ مدوح کی بلندی نشان اور شوکت ایسی ہے کہ سعی بلین کرنا اور لوگوں کی اسکی آستان ہی نصیب نہیں ہوتی جیتک عجز و خاکساری کو اس مقصود کے حصول کے لئے ذریعہ نہ قرار دیں۔ سیرت اہل کمال کی کسی سی قابل اور عالی مرتبہ ہون اور اپنے کمال کے لئے ذریعہ سے اسکی آستان کی چاہ میں مگن نہیں ہوا اور خاکسار کو اس سے البتہ رسائی ہو سکتی ہے۔ یا یہ کہ مدوح کی آستان زمین بسبب علو مرتبہ بمنزلہ آسمان کے بلند ہے پس بلند تلاش کو چاہئے کہ سر کو زیر قدم رکھ کر اسکی جہاں کریں اور یہ قاعدہ ہے کہ جب بسبب بلندی کے کسی شے تک پہنچنا ممکن نہیں ہوتا ہے تو کسی چیز پر چڑھ کر اس تک پہنچ کر سجدہ و کوشش کہ پیشانی نشانید کر از فرق فرق ان سالیس فرکلاہ کیانی نہ سید۔

الفاظ۔ گرد اطلاق اسکا عموماً خاک پر اور خصوصاً خاک پر انیختہ یعنی غبار پر کرتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک (خاک) حالت اجتماعی میں کہتے ہیں اور (گرد) حالت پرگندگی میں مگر اس مقام میں مطلق خاک کے معنی بہتر ہیں سجدہ بالضم سر زمین پر کھنا اور فروتنی کرنا کہ اسے فرق سر فرق ان قطب کے قریب و دستارہ ہیں ہر ایک کو فرق کہتے ہیں اور (فرق ان سا) باعتبار مایہول کے صفت فرق کی ہے ہاں باعتبار با تقدم کے لئے بعد سجدہ درگاہ مدوح کے اس کے فرق کو فرق ان سالی کا مرتبہ حاصل ہو آخر شوکت و دبہ بہ کلاہ کیانی وہ کلاہ اور تاج کہ بادشاہ کی طرف منسوب ہے اور (کوہ کے اصل معنی شاہنشاہ و ملک الملک کے ہیں اور نام کیعتا دوحیہ و دیکھا و اس کے لہر اس و کوہ مرث اسی بنا پر ہے اور (فرق) کے ساتھ نسبت (دمیدن) کی بہ طریق استعارہ کے ہے۔ حاصل۔ گرد سجدہ درگاہ مدوح کی کیسی پیشانی پر نہ ہٹائی کہ اس کے سر پر شوکت کلاہ کیانی کی ظاہر نہ ہوئی یعنی جسے اس کے استانہ پر نہ جھکا یا اسے اسکی برکت سے وہ مرتبہ حاصل ہو اگر کلاہ کیانی سر پر رکھنے سے حاصل ہوتا ہے ہر کہ آبادی خواست خود را خراب ساخت و آنکہ نزد فائش ناخت دین و دنیا در باخت۔

الفاظ۔ نزد مثل شطرنج کے ایک بازی کا نام ہے موجد اسکا حکیم بزرگوار ہے اور مجازاً احمد شطرنج کو بھی کہتے دقا محبت اور عمدہ پور اگر نا تعجب نسخ میں اسکی جگہ (وفاق) بالکسر یعنی کار سازی و درستی کا رسمے باختر کیلنا اور پائنا۔

حاصل۔ جس نے اسکی آبادی بچا ہی اس نے اپنے تئیں خراب کیا اور جس نے اس کے وفاداری کی بازی نہ کھیلی وہ اپنا دین و دنیا دونوں مار گیا یعنی اسکا بدخواہ خراب ہو اور اس کے دشمن کا دین و دنیا دونوں برباد ہوا۔

تا ابرنیشان یہ ہمیشہ نبار و گویا اب شاہواری بربند اور
 الفاظ - نیشان - نیش اول نام ہا ہفتہ از سال رومی اور اس میں کربان کوئی نیشان بخود نہیں مینویں پیاں نام اور سریانی نیا
 میں ہمارے تین مینویں دوسرے جیسے کا نام ہے ہوا تھا از خواہش اور باعتبار تحقیق صنعت ایسا نام ہے اس لئے کہ ہوا کی
 وجہ سے پانی برتا ہے شاہوار مرکب ہے (شاہ) اور (وار) سے یعنی لائن اور ظاہر ہے کہ جو چیز بادشاہوں کے لائق ہو
 ہے خوب اور عمدہ ہوتی ہے اب شاہواری بیاسے مصدری و باضافت بیانی اس لئے کہ شاہواری وہی اور سکی (اب) ہے
 اور اگر بیاسے مجہول پڑھیں تو (شاہوار) آب کی صفت ہے یعنی آبی کہ بسیار خوب ہو و برداشتن اور ٹانغا اور حاصل کرتا
 صنعت - (ہوا) میں صنعت ایسا نام ہے -
 حاصل - جب تک کہ ابرنیشان مدوح کی خواہش کے موافق نہ رہے گوہر شاہوار اوس سے نسبت لینے اور سکی اطاعت
 کیوجہ سے ابرنیشان کو یہ صفت حاصل ہوئی ہے -

کین بندہ میں قدرش پایہ پوسی سر بر عرش نظیرش در پایہ میری و سلطانی -
 الفاظ - کین مرکب ہے (کہ) بمعنی کوچک اور (ین) نسبت سے جیسے شکرین اور بعضوں نے بمعنی کوچک
 ترین لکھا ہے میں مرکب ہے (مہ) بمعنی بزرگ اور (ین) نسبت سے میری بیاسے مصدری
 صفت (میری) بمعنی سروری سلطان بالضم و بیاسے مصدری -
 حاصل - مدوح کہ ادنی غلام کو بسبب پایہ پوسی تخت کے سروری اور سلطانی کا مرتبہ حاصل ہو
 (میں قدر) صفت ہے (بندہ) کی اس اعتبار سے کہ او کو بند پایہ پوسی کے مرتبہ سلطانی کا نصیب ہوا یا یہ
 کہ باعتبار اور غلاموں مدوح کے وہ ادنی ہے لیکن باعتبار اور شخصوں کے وہ میں قدر ہے -

دگرین چاکر فلک چاکرکش در خوان گستری نواز رش عالمی مخاطب بہ شاہنواز خانی -
 الفاظ - گترین چاکر ترکیب - قلوب یعنی چاکر گترین موصوف فلک چاکر صفت موصوف صفت فلک
 مضاف (من) ضمیر راجع بہ طرف مدوح مضاف الیہ خوان گستری بیاسے مصدری اور نواز رش
 عالمی بیاسے تعظیم میں اضافت بمعنی (برائے) ہے شاہنواز ترکیب فاعلی یعنی نوازندہ و
 سرفراز کنندہ شاہ یا بت ترکیب مفعولی یعنی سرفراز شدہ و نواختہ شاہ اور (خان) لقب ہے
 کہ امر اور سردار و نیکو سلاطین کی طرف سے دیا جاتا ہے -

حاصل - گستری کا حاصل بادشاہ کو قرار دین یعنی ہمارا مدوح جبکہ عالم کی نوازش کے واسطے
 دگر خوان بھیجا ہے تو اس کے ادا کرنے غلام شاہنواز خانی کا خطاب پاتے ہیں عالمی منصب و الونکا
 کیا ذکر ہے - (نوازش) اور (شاہنواز) کی رعایت ظاہر ہے -

در بزرگاہ عشرت شمس چیدر امشب جرمہ خواری -
 الفاظ - چیدر ایک بادشاہ کا نام ہے او کو - جرم - جنساپ - حبشیدون بھی کہتے ہیں اور یہ چارونما

نام حضرت سلیمان پر بھی بولے جاتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ جب جام و صراحی وغیرہ کے ساتھ بولے جائیں تو بادشاہ مراد ہے اور جب دیو پری خاتم نگین تخت کے ساتھ بولے جائیں تو حضرت سلیمان۔ برہان قاطع ہذا لکھا ہے کہ اس بادشاہ کا اولاد نام (جم) تاجس روز آفتاب برج ثعل میں آیا اور سنے جشن کیا اور تخت مرصع پر کہ کسی بلند جگہ پر بچا تاج مرصع سر پر رکھ کے جلوس کیا آفتاب کے شعاع سے چمک دیک جو اصر کی زیادہ ہوئی اور زبان پہلوی میں شعاع و روشنی کو (شید) کہتے ہیں پس اس کا نام حبشید مشہور ہو گیا یعنی بادشاہ روشن مشرب کا مادہ (شرب) بمعنی نوشیدن اور مشرب بمعنی راہ طریق زندان مقابل مذہب کے فیض نسیم میں اس مقام پر (شرط) یعنی بزرگی کے سہے مگر بلحاظ تناسب کے اول اولی ہے جرمہ گوشت اور حبشید ایک شربت حاجت سے اوتار سکین۔

حاصل۔ حمد و تح کی بزرگاہ میں شراب عشرت کی وہ کثرت ہے کہ جنبہ جو کہ عیش و عشرت میں مشہور و مشرب المشل ہے اور سکا جہ عروار و غلظہ ریا تصور کیا جاتا ہے۔

و برادر گاہ ہمتش خاتم رامنصب خاتم داری۔
الفاظ۔ خاتم بجائے لہر و کسرتا بمعنی قاضی اور ایک شخص کا نام ہے کہ بڑا سخی اور ذی ہمت تھا باپ اس کا عبداللہ بن سعد طائی تھا اہل فارس بفتح تا بھی استعمال کرتے ہیں خاتم سجاے لفظ دار انگشتری اور مر اور ختم کنندہ بفتح تا کو کہ تار و نوون درست ہے مگر زبان فارس میں بالفتح تصحیح ہے۔ خاتم داری خدمت محافظت کا لفظ (خاتم۔ خاتم) میں جنبہ ختمی اور صنعت تصحیف ہے۔

حاصل۔ حمد و تح کی بزرگاہ ہمت میں خاتم کو عہدہ خاتم داری کا ہے یعنی خاتم کو باوجود اس داد و دہش و عیش و علاو ہمتی کے حمد و تح کے ساتھ آغا اور غلام کی نسبت ہے۔

قضا بکمان تدبیرش قدر انداز۔ و الامام بسر گوشتی ضمیر سرگوشی۔
الفاظ۔ قدر انداز حکمے تیر انداز کہ تیرا و سکا خطا نکرے اس کی کو (فادر انداز۔ فادر دست) بھی کہتے ہیں سرگوشی پوشیدہ کاغذین بیکرنا ضمیر اندیشہ و خاطر و اندرون دل اور انچہ در دل گذر دور از نہانی (قضا۔ قضا) میں تمنا ہے حاصل۔ قضا حمد و حلی کمان تدبیر سے قدر اندازی کرتی ہے اور الامام حمد و حلی ضمیر سے مشورہ اور سرگوشی کرتا ہے یعنی قضا اور حمد و حلی تدبیر میں کچھ فرق نہیں اور الامام اور حمد و حلی مافی الضمیر میں کچھ تفاوت نہیں وہ دونوں حمد و حلی کے موافق اور مطیع ہیں۔ قضا کو قدر اندازی کا مرتبہ بدولت تدبیر حمد و حلی کے ملا اور الامام بطیفیل سرگوشی ضمیر حمد و حلی کا عزت اور سر فرازی حاصل ہوئی یعنی نسخ میں (بدولت سرگوشی) ہے۔

مشنوی شوکتش گرد آمدی بہ مکان بے مشق سدی چنبر زین و زمان
الفاظ۔ چنبر گہرا اور محیط دائرہ۔

حاصل۔ کمال عظمت اور بزرگی شوکت حمد و حکایان ہو کہ اس کے شوکت کے کو زمین و آسمان کی وسعت کافی نہیں

اگر وہ اوہین رکھی جاتے اور بالفرض اس کے لیے کوئی مکان قرار دیا جاتا تو دائرہ زمین و آسمان شقی اور پیارہ پارہ پڑا (اگر) حرف شرط نے زیادہ لطف دکھایا کیونکہ (شوکت) ایک صفت ہے جسم نہیں جسم کے لیے البتہ مکان ضرور ہے۔
 بہشت جنت کے زبانش پد بہشت دریائی زعمانش

الفاظ - بہشت بہشت کے آٹھواں طبقہ ہفت دریا اول دریا ہے اخضر دوم دریا ہے عمان سوم دریا ہے قلم چہارم دریا ہے ہند پنجم دریا ہے اوقیانوس ششم دریا ہے ہرم ہفتم دریا ہے اسود۔ ہم تری عمان ہفتم اول و ثانیہ ششم شام بین ایک شہر کا نام ہے بلکہ اہل فارس ایک خاص دریا کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جہاں کو موتی بھی لگتے ہیں اور یہاں جاہ و مرتبہ سے متعارف ہے۔

حاصل - بہشت جنت باوجود اس سبب و سالیان و عیش و عشرت کے کہ گویا مروج کے بانگ کا ایک پہول ہے اور بہشت دریا باوصف اس عظمت اور وسعت اور فیض سانی کی محدود علی غیاں فیض سے بہتر نہ ایک ربط بہت اور ترجیح کی ہے نیچے امد و علی عظمت اور شان اور فیض سانی ہے نہایت اور بے شمار ہے۔

نوٹ

لنگر علم کردہ سنگینش پد کوہ را کوشت سنگینش

الفاظ - لنگر بھاری لڑا کہ جہازوں کے روکنے کے لئے ہوتا ہے اور مجازاً سنگین اور قمار کے معنی میں آتا ہے اور اضافت تلک لفظ اضافت بیانی ہے علم کسی کی سر زمین استغنی کرنا و پروباری و غنچہ اری سنگین مرکب ہے (سنگ) اور (ین) نسبت سے یعنی منسوب بہ سنگ گران و سخت کو لہذا غل یعنی لجا و کلام نشست کثرت سنن مضاف ہے سنگین کی طرف اور بعض میں (گو بس است) یہ کاف فارسی ہے (بس) بمعنی بسیار و (است) براہ ربط اور بعض میں (کوشتانہ) کاف عربی ہے سنگین بہ کاف عربی پابہ جاکر و ن قائم شدن۔

ترکیب - (لنگر علم) مبتدا (کردہ سنگینش) یعنی سنگین کردہ (است) خبر یا (لنگر علم) فاعل کردہ۔
 حاصل - لنگر علم مروج ہی کا سنگین کیا ہوا ہے اور مع دومین سوال و جواب ہے نیچے کوہ کو کہنے بہت یا اور کہنے پوچھل کیا مروج کی سنگین نے مروج کو جو سنگین کی نسبت حاصل ہے وہ کوہ کو کہاں نیچے امد و علی کی سنگین کوہ کو کہاں نصیب ہے کہو کہ مروج کی سنگین کے مقابل کوئی حقیقت نہیں ہے۔

پہنڈاز و حشمتش دہم پد جذائشان و شوکت

الفاظ - حشمت حشمت یعنی ذکر و مدح حشمت جذائشان کلمہ مدح اور تعجب مرکب ہے (حشمت) فعل مدح اور (ذائ) اسم اشارہ ہے کہ اسی فعل کا فاعل ہے اور استحال میں اپنے فاعل سے علیحدہ اور جدا نہیں آتا ہے۔
 حاصل - مروج کے حشمت کے بیان سے میرا دہن پر پہنچ گیا کیا خوب شان اور شوکت میرے سخن کی سچائی اور حشمت کو بیان و مدح گری سے میری سخن کی شان قابل تحسین و آفرین ہے۔

در ثنائش بزرگمند میا پد می کہد کو کسی بلبند میا

الفاظ - بزرگمند (از) ارجمند مرکب ہے (از) بمعنی قدر اور مرتبہ اور (مند) کا لڑ نسبت سے اور (از)

فی اصل (ازہ) معنی مہیت مصدر ازہ بدن سے (ز) کو (ج) سے بدل دیا۔
 حاصل۔ محدود کی تباہی اور توصیف میں بسبب کثرت ازہند یون محدود کے ساتھ اور ازہندی بھی گونا گاہ اور قاصر ہے
 لے ہر چند بالذکر اور کمر او کے معنی کے مقابل ہیج اور لاشی سے۔

نیز گردون سجااست اقبالیت خاک راہ است نسبتش بالیست
 الفاظ۔ گردون آسمان اس کے گردہ روز و شب گردندہ سے اقبالی پر ہے نسبت اپنے صاحب اقبال اور اقبال والا
 اور سجا ازہ معنی مقبول خاک راہ مطہج اور عاجز۔

حاصل۔ نیز کرنا آسمان کا سجا اور درست ہے اس لیے کہ وہ صاحب اقبال ہے پامرو حکام مقبول ہے اور صاحب
 اقبال ہونا اور مقبول ہونا اس وجہ سے ہے کہ وہ محدود کا مطہج اور خاک راہ سے اور یہ نسبت خاک راہ
 ہونے ملک کے لئے بہت عالی اور برتر ہے (کہ علت بعد السبب) کے مفہوم کا اور دھرم ثانی کہ آسمان کی دہی
 اقبالی کی وجہ کا بیان ہے واو عطفت (راہ راست) کے بعد محذوف ہے وفس کے نچرا۔

نہمہین شاہ کشورش خوانندہ ہمہ چیز سرورکش دانند

الفاظ۔ کشور ولایت سرور دار
 حاصل۔ یہی نہیں کہ لوگ اس کو فقط بادشاہ سمجھتے ہیں بلکہ جادہ فنون اور کمالات میں اس کو استاد اور کامل
 جانتے ہیں یعنی نسخ میں کشور کش کی جگہ (نور کشش) ہے اور سرور کش کی جگہ (رفیع کش) ہے ہر صورت میں
 معنی ظاہر میں برفن مریختہ کار اور کامل۔

یہ یکا شمس عدیل نہ بشر ہد صد فاطون نہر اسکندر

الفاظ۔ عدیل مثل برابر در قدر و مرتبہ فاطون نام ہے ایک حکیم کا شاہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد میں تھا
 اور وہ شخص کہ اوصاف حکمت اور دانش سے موصوف ہوا اسکندر نام بادشاہ ہے مشہور اور وہ شخص کہ وصف اقبال
 سے موصوف ہوا صد اور نہر سے بیان کثرت مراد ہے۔

حاصل۔ صد یا حکیم مثل فاطون اور نہر یا بادشاہ مثل اسکندر کے نہر اور علم اور مرتبہ میں محدود کی مثل اور
 ہمسر نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس بیت میں صفت لطف و نشر غیر مرتب ہے۔

بخرخ گردون کہ نام صبح دماندہ چاکہ بر ویش وان یکا وخوانند

الفاظ۔ خوانند کا فاعل آسمان اور جمع دولون ہو سکتے ہیں۔

حاصل۔ آسمان نے کوئی صبح ظاہر کی کہ محدود کے چہرہ پر اس نے آیہ (ان یکا و الن) پر اکرم نکلی لے ہر صبح محدود پر
 آسمان پر آیت دم کرتا ہے اس شعر میں قرآن کی آیت سے اقتباس ہے اور یہ آیت چشم بیدار کے لفظ نہایت مؤثر ہے۔ چونکہ نہایت
 موافقت و مخالفت آسمان گردش سے متعلق ہے اور شعر آسمان کو اکثر عاصد اور بد نظر باندھا کرتے ہیں لہذا اس کا خاص
 اس آیت کے پڑھنے کے لئے مناسب تر ہے اور تمام آیہ کہ یہ ہمہ وان یکا و الن کو ملاحظہ فرمائیے کہ وہ دولون نہ بخون

وان یکا و الدین کفر و الیز لقونک بالاجاریم لما سموا الذکر و لقون انہم

چهارم عدالت

صفت نصیحت بہائم علم نہیں ساختہ و گوش شدہ گان را نصیحت سے کوس عدالتش و ناحۃ ۔

الفاظ ۔ صفت کی اصل وصف ہے مگر تباعدہ عربی و او و درہو اوداد سے کوس (ت) آفرین زیادہ ہوئی نصیحت
تینوں جن اول مفتوح ہیں اور یکسر سکون ثانی غلط ہی انصاف و داد و عدل کردن عالم کل موجودات خدا
کے سوا یہ شتی پر (علامت) سے اسلے کہ یہ عالم اپنے صانع خدا کے کرم کے وجود کا نشان اور علامت ہے ۔ پاشن
سہ (علم) اسے کہ موجودات سے علم پارتھا ہے کا ہونا ہے علم ہفتین جس نام سے کوئی شخص مشہور ہو اور پکارا
جائے علم کردن اور علم شدن مشہور کردن اور پشہون شدن ساختہ اور پرداختہ کا فاعل ضمیر مستتر صفت
نصیحت کی طرف راجع ہے کوس عدالت وہ نفاذہ کہ چہری عدالت کے دروازہ پر بجا یا جاتا کہ فریادی اور کوس کی جگہ تین
صفت ۔ (عالم) علم پر شتقاق ہے (گوش) کوس) میں تجھ نہیں خطی ہے ۔

حاصل ۔ نصیحت کی صفت نے مہر و حکو مشہور کر دیا اور مظلوموں کے کانوں کو مدوح کی کوس عدالت کی آواز
سے بھر دیا یعنی مدد و حکم عدل و انصاف تمام جہان میں مشہور ہے ۔ بعض نسخہ میں ۔ (چارم عدالت کہ نصیحت) (م)
ہے اس صورت میں (ساختہ) پرداختہ) کی ضمیر عدالت کی طرف راجع ہوگی اور (نصیحت) میں صفت نصیحت
پر بیانا انصافش دروہ صاف و دعویٰ عادلیت از ہر غیر اوست گراف ۔

الفاظ ۔ دروہ بالضم تلخیص اور تہ نشین گراف بالکسر بیہودہ و بے حساب اور بالضم بھی درست ہے ۔
حاصل ۔ ہمارے مدوح کے پیمانہ انصاف میں تمام مخلوق کی درد کلفت صاف اور پاک ہے یعنی مدوح کے
انصاف کی وجہ سے کبھی ہی مظلوم اور ستم رسیدہ ہو رنج و غم اور سنگا سبیل برافت و سرور پہچاتا ہے اور سوا
مدوح کے جس کسی کی نسبت عادل ہو نہیکاد دعویٰ کیا جاسے بیہودہ و بجا ہے اصل میں عادل ہمارا ہی مدوح ہے
صفت ۔ (انصاف) صاف) میں تجھ نہیں زائد ہے (دروہ) صاف) میں تناسب اور مقابلہ ہے ۔

اگرچہ پیش ازین نوشیر وان ممتاز بہا بن لقب و الارشیت بود آن مراب و این محیط و آن مجاز و این حقیقت
الفاظ ۔ نوشیر وان ایک مشہور بادشاہ کا نام ہے تلخیص کہتے کہ یہ مختص (نوشین روان) کا بھی
ہاں شیر بن لقب وہ نام کہ مدح یا ذم پر دلالت کرے سراب بالفتح دھوکا اور وہ زمین شور کہ
و ہوپ بن جگتی اور شل پانی کے دکھائی دیتی ہو اور گناہ معدوم سے ہی ہوتا ہے محیط احاطہ کنندہ
مراو ہے سمندر اور دریا کے عظیم سے کہ اطراف عالم کو مضرب ہے مجاز جو کلمہ کہ غیب سے موضوع نہیں
استعمل ہو جیسے لفظ (شیر) بہادر کے لئے گنا حقیقت جو کلمہ کہ اپنی اصلی معنی اور موضوع نہ میں
استعمال کیا جائے جیسے لفظ (شیر) کا شیر پر بولا جاسے ۔

حاصل ۔ اگرچہ قبل زمانہ مدوح کی اس عادل کے لقب سے بادشاہ نوشیر وان ممتاز تھا اور اسکو
نوشیر وان عادل کہتے تھے مگر وہ سراب اور مجاز تھا اور یہ یعنی مدوح کو عادل کہنا محیط اور حقیقت

سے غنی نوشیروان بین صفت عالیہ کے پوری اور کامل نہ تھی اور ہمارا مدد و تحفہ اللہ میں عادل اور منصف ہو
 لیکن اگر مزب عدل اور زریہ در باغ و بستان کے بردیش بخندیدہ۔

الفاظ۔ نسیم باد سحری صوبہ بالفتح جاے وزیدن ہوا (مب عدل) باضافت بیانی یا جائید در آنجا عدل
 کند بیان معنی اخیر بہترین و زریں ہوا کا جانا اور حرکت کرنا بردیش بخندیدہ غنی معنی چہ و ملتفت نشدہ۔
 (بروے کے خندیدن) وہ بسم کہ کسی کے چہرہ دیکھنے سے سبب فرط خوشی کے ظاہر ہو
 حاصل۔ نسیم بین ایک طرح کا اعتدال ہوتا ہے اس کے چہرے پھول پھولتے ہیں مچھنے کیلئے ہیں لیکن اگر وہ تیار
 مرد و حکم صوب عدل سے نہ چلے تو آدمین یہ تبدیل نہ آئی اور یہ خاصہ اس کا جانا ہو یہ اثر آدمین ہمارے مدد
 کے عدل کے فیض سے ہے۔

و صبحکہ از مشرق الضاف او ندیدہ پر تو صادق با قاف ز سیدہ۔

الفاظ۔ مشرق بیاے طلوع آفتاب یعنی پوری صبح و میدان صبح ہونا صادق سچا اور راست گو صبح کی دو
 صورتیں ہیں صبح کاذب اور صبح صادق صبح کاذب وہ ہے کہ تھوڑی رات رہے ایک سفیدی شل صبح کے
 نمودار ہوتی ہے بھی تھوڑی دیر کے وہ دور ہو جاتی ہے اسکیونہندین (نکر چاندنی) بھی کہتے ہیں اور صبح صادق
 وہ سفیدی ہے کہ قبل طلوع آفتاب کے ظاہر ہوتی ہے اور صبح ظاہر ہوتی ہے بڑھتی جاتی ہے آفاق
 صبح افق یعنی کنارہ آسمان مراد تمام عالم ہے۔

حاصل۔ جو صبح کہ اس کے الضاف کی مشرق سے طلوع ہوئی اس کا نور صادق زمانہ پر نہ پہنچا یعنی اطلاق لفظ
 صادق کا اوپر نہ آیا وہ صبح صادق ہوئی۔

اگر متاب بخ کتانی بگد ماہ تپا پنجہ خور کلف است۔

الفاظ۔ متاب مرکب ہوا (ماہ) اور (تاب) چاندنی یا چاند بخ ریشم کا ناکتار اسی۔ ایک کپڑا مشہور ہو کہ
 چاندنی پڑنے سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے (ی) آسمان واسطے تنکیر کتان یا رخ کے ہے کیونکہ مضاف میں الحاق
 اس کا نسبت کسر کے ممکن نہیں تپا پنجہ مرکب ہے (توان) بمعنی طاقت و قوت اور (چہ) حرف نسبت سے
 (و) کوکبی (نسیم) اور بھی (پ) سے بدل دیتے ہیں بعضوں نے لکھا ہے کہ رسم خط اسکا تاخرین کے نزدیک (ت)
 سے ہے اور صاحب بہار نے رسم خط کی (ط) سے تفریح کی ہے کلف نقعین داغ سیاہ جو چہرہ پر پڑ جاتے ہیں
 جسے ہندوین جہائین کہتے ہیں اور کلف ماہ وہ سیاہ دھبہ جو اس کے درمیان میں معلوم ہوتا ہے۔

حاصل۔ اگر چاندنی کتان کے تار کو توڑے تو پوچھ کمال عدل مرد و حکم چاند پر کلف کے تپا پنجہ پڑیں۔

داگر حرف ستم نفس زدہ کے گرد زبان ناطقہ در معرض تلف۔

الفاظ۔ حرف ستم نفس زدہ کہا ہوا زبان ناطقہ قوت گو یا فی معرض مقام دجاے پیش
 خدش و عرض کردن تلف ہلاک و نیست ہونا۔

حاصل۔ اگرستم کاوت کسی کی زبان سے نکلیا تو زبان گویائی کی ہلاک اور بھل ناپ میں آجائے زبان ناطقہ میں استعارہ بالکناہ ہے۔

تندبلی سست گیا ہی را ازجا کند کہ خلد اندیشہ بخش ابر را از ہزار ہا مغر نشکند۔

الفاظ۔ سست بہتر تندیر یا اور برفان دریا گیا ہے پیاسے نیکر غلہ لفظ میں چٹوڑ والی چہرہ سچ اور سوئی و غیر بعض سنخین بجاے غلہ (حملہ) ہے مغر کا لفظ بعض نسخ میں نہیں ہے

حاصل۔ یعنی اگر کسی سیلاب سخت سے کسی گیا و ضعیف کو بھی صدمہ پہنچے تو مدد و ج کے غضب اور غصہ کا اندیشہ سیلاب کو تو کیا ابر کے منہ کو بھی پارہ پارہ کر دے۔ سیلاب کا باعث چوٹ لگا رہتا ہے لہذا ایر کا ذکر کیا گیا۔

پہاڑا کر کشش گوش آزاوگان در حلقہ بیج و بہر سیلاب محو کشش کشت بجا صلاں و راجارہ ریع۔

الفاظ۔ کشت بالفتح و ضمیر سے حملہ زری (مکارم) صبح ہے آزاوگان بعض نسخ میں آزان ہے (آزاد) جو کسی کا مملوک اور غلام نہ ہو۔ مجرب و غیب و کامل (آزادہ) آسین زیادتی واسطے اظہار حرکت کے ہے (آزاد) اوس غلام کو کہتے ہیں جب کو مالک نے اپنے ملک سے راکر دیا ہو اور (آزادہ) جو کہ پہلے ہی سے کسی کا مملوک نہ ہو خود مختار ہو پس آزاوگان کا لفظ بہتر از غوب ہے حلقہ بیج غلامی اور (گوش در حلقہ یون) مجازاً اور مبالغہ ہے یعنی گوش در حلقہ بیج و غل است و تر حلقہ کا لین ہوتا ہے نہ کہ کان حلقہ میں سیلاب ابر اور بدلی معدلت بالفتح و کسر ال حملہ غلام اور واد کشت کیت اور فرزہ ریع بالفتح زراعت کا منافع اور محال۔ بالیدگی اور افزونی۔ افزونی ضرورتاً حاصل۔ بادشاہ کی مکرمت نے آزاو منشون کو بھی اپنا زر خرید کر لیا ہے اور اس کے معدلت کے سبب سے راجا اور مجرمون کے کیتون کو افزونی نے اپنے اجارہ اور ذمہ لے لیا ہے۔

و کشو عمل کرداے نوینیان ہمہ سینی و آفرینی و بارزہ فردشان بازار عرانی معاملہ دے حملہ ضرور دے۔

الفاظ۔ کشو عمل باضافت بیانی یعنی کشو حکومت پاو لایت زیر حکومت مدد و نر منیان نالائق و بد وقت کنندگان حسینے و آفرینے پیاسے نسبت یعنی یاقوت مثل زردنی کشتنی کے ہے زعفر و کشش یعنی صاحب زرہ اور اطہار کنندہ زرہ کیونکہ (فروشیدین) مجازاً یعنی مدح کردن و ظاہر کردن کے بھی آیا ہے اسلئے کہ جس چیز کا بیچنا منظور ہوتا ہے اگر بیچے و اسے او کی تباہ و صفت بہت سی بیان کرتے ہیں اور اس کا سکا ظاہر کرنا بھی ضرور ہوتا ہے و عربانی پیاسے صدری بہرنگی و سی بالفتح نام ہے اوس مہینے کا کہ آفتاب برج جدی میں ہو یہ شروع مہینہ ہے چارون کا فرور دین نام اوس مہینہ کا چوبیسین آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے یہ مہینہ شروع بہار کا ہے (فرور دین) بخشت را آزاو فرور دین بخشت دال بھی درست ہے۔

حاصل۔ مدد و حکومت میں افحال نہ مہینے کی قابل تعریف و توصیف ہیں۔ پیاسہ کہ عادت ندمت کرنیوالی ہی بد لگتی ہے کہ بجای ندمت کا او کا خیرہ حسین و آفرین کی نیکیا ہو گیا ہے۔ مدد و ج اور مدد و ج کی بخشش و عطاسی یہ حال ہے کہ جو لوگ بیب عربانی و پیش کی کا پتہ پھرے تو او کو (در) یعنی شدت سرمایین (فرور دین) یعنی فصل بہار کی کیفیت حاصل ہے

الفاظ - حدیث جز اور ہر نئی چیز مقابل قدیم اور اہل فارس مطلق سخن اور گفتار کے معنی میں استعمال کرتے ہیں نیز وہ بالکسر قوت و طاقت سے ترجمہ قوت و زور آورسی زبان بالکسر و زور اور غصہ و حکایت و کام و زبان شکستن بات کا منہ سے نکلنا۔

صنعت - (زبان - زبان) تخیس خلی ہے (باز و پنچہ - کام - زبان - مردم) مناسب ہے۔
جمل - محدود کے زور بازو کی بیان کے وجہ سے شیعہ کی زور آورسی اور ہادری کا کوئی ذکر بھی نہیں کرتا لیکن نسخ میں (ہنچ شجاعت کہ حدیث الخ) ہے اس صورت میں شکستہ کا فاعل (حدیث نیز سے بازویش) ہوگا اور صورت اول میں لازمی ہے یعنی حکایت سے ترجمہ شیعہ زبان و کام و زبان مردم شکستہ شد۔

دبر ماندہ صفت زرمش گوش از استماع دستان ہفت خوان رستم سیریت شد۔

الفاظ - ماندہ خوان پر از لغت صفت بالکسر بیان کردن حال و نشان و علامت جمع اسکی صفت ہے زرم جنگ استماع شنیدن داستان افسانہ و حکایت و شہرت و مثل ہفتخوان جبکہ بادشاہ کیکا دس شہر بازندان میں مقید رہا رستم کو اس کے رانی کی فدیہ ہوئی چنانچہ کیکا دس مقید رہا اور نیکو کردار میں نہیں ایک صاف اوہیں کہ چکر کا لٹکا تھا مگر دور و دراز کہ گئی جتنے میں وہ طے ہوئی تو دوسری سات روز میں طے ہو سکتی تھی مگر اس راہ میں بہت سے آفات اور خدشات تھے رستم نے اپنی شجاعت اور مڑانگی کی وجہ سے وہی سات روز کی راہ اختیار کی اور کیکا دس کو دہون کے قید سے ربا کر لایا ہر منزل میں اسی انواع انواع طرح کے آفات پیش آئیں کہیں دیو و ن کے لڑائی ہوئی کہیں ورنہ دھون سے مقابلہ ہوا کہیں جادو گر سردار ہوئے کہیں دریاساں پیدا کئے زہنیش آیا مگر یہ سب کو دفع کرتے ہوئے سات روز میں اپنے منزل مقصود پر پہنچا۔ یہ سفر ہفت خوان اسوجہ سے مشہور رہا کہ ہر منزل میں آفات سے عافیت میں رہنے کی وجہ سے وہ مہمانی کرتا تھا اور مٹھا جو کھانا کھاتا تھا اور اس طرح ایک ہفتخوان اسٹند بار و دین تن کا بھی مشہور ہے وہ اپنے ہنر کو خلاص سے آزاد کرتے لگاتا ہے چشمن پر پروا سودہ ہونا خواہش نہ کرتا۔

جمل - محدود کے خوان زرم پر داستان ہفتخوان رستم کے استماع سے خلق اللہ کے کان سیر میں نے اس کے شجاعت و ہادری کے مقابلہ میں رستم کی ہادری و شجاعت کی سنے کو بھی نہیں چاہتا ہے کیونکہ اس کا کوئی نصیحت نہیں۔ (مانکہ - ہفتخوان - سیر) مناسب بات ہیں۔

بازو سے توانا دم تخیس بر تارک گردن شکاف اندازد شجست صاف نوک پیکانش در پشت عافیت نامت ساز۔

الفاظ - بازو بازو ہتھکات دم تلوار کی باڑہ شجست با لفتح چکی - زنگشت - زنگہر کہ مثل انگشتی کے ہوا کا - اگر انگشتی میں پختہ ہیں (شجست صاف) وہ شجست کہ نیز اس سے صاف نکلا اور ٹیک نشانہ پر پڑے

پیکان گانسی قاف نام ہی ایک بڑی پہاڑ کا جو تمام جہان کے گرد قصور کیا جا تا ہے۔
حاصل۔ مدوح کی بازو میں وہ توانائی اور طاقت ہے کہ اس کی مدد سے اس کی تلوار آسمان کے سریشنگا
 ڈالٹی ہے اور اس کے شست صاف کی اعانت ہی اس کی پیکان کے نوک کوہ قاف کے پشت میں بننا
 ہے یعنی کوہ قاف کے آر پار ہوتی ہیں۔

صفت۔ (صاف صاف۔ قاف) میں تین تین طرف ہے۔ پشت میں نان کا بنانا خالی لطف اور

نیمیش اگر در خواب برعد و شیخون بر وجب کہ در بیداری سر از ان در طم بید و ن
 الفاظ۔ تھیب بالکس خوف و ترس شیخون باضافت و بلفک اضافت و دست حاصل معنی اس کو وہ تھیب
 کہ او میں خون کرین مگر مجاز اچا یہ یعنی را کو غفلت و حالت میں دشمن پر چا پڑنا و راہ بالفتح مقام ملاکت اور
 بہو را اور (از ان در ط) سے اشارہ ہے طرف مدوح کو تھیب کے۔

حاصل۔ مدوح کا خوف اور رعب اس قدر ہے کہ اگر دشمن کہ خواہے میں ہی اس میں کیا نہیں ہو
 تو بعد بیداری کو بھی اس کا اس میں تھیب سے امن میں رہتا بڑی عجیب بات ہے۔ یا جو دیکھ کر خود بکا پیدائیں
 جاننا رہتا ہو۔ یا یہ اگر مدوح بحالت خواب ہی ارادہ قتل دشمن نکلی اور دشمن بیداری کی حالت میں محفوظ رہے
 تو ہی عجیب و ناممکن ہے۔

انداز کند شیر بندش از کند طرہ سلسلہ موایں تاب بردہ۔
 الفاظ۔ کند شیر بندہ کند کہ شیر کو بازو میں سلسلہ موایں یعنی مشقون کیونکہ گو نگروایں ال ہونا ہی خوبصورتی میں ان کی
 تاب طاقت منج (تاب ہرون) بیتاب ہے پتھر کرنا یا پتھاب حاصل کرنا۔

حاصل مدوح کی کند کی خوش اندازی و خوش ادائیگی مشقون کی طرہ کے کند کہ سب روئی کر دیا گیا
 لیو جہ سے بیتاب بچھین کیا ہے۔ یا یہ کہ مدوح کی انداز کند میں بالیہ خوش حلقہ و پتھاب میں کہ گویا اس کے
 مشقون کی زلف سے حاصل کی ہیں اس صورت میں دشمنوں کو قتل کر دیا گیا اور وہ خود اپنے دل و زمین
 اپنا وین کر۔ معنی اول بہترین کیونکہ (داندز) کا پتھاب حاصل کرنا خالی از تکلف نہیں دکنہ کی سب پتھاب

حاصل کر سکی نسبت ہونا چاہیے۔ دوشہ نشہ خون عدالتش کا بیج غرہ خوبان در یک کاخانہ آب خوردہ۔
 الفاظ۔ دوشہ بالفتح نام خوش نشہ بالفتح پیاسا اعدائش فمیر شین راجع بجا تھیب معنی (دشمن) کاف معصاف الیہ
 فزہ چشم و ابروی اشارہ کرنا کارخانہ کار گاہ و خانہ کار و کارگر جگہ خوردن معنی آشامیدن قبض و غلبہ
 رد و گرفتار۔

حاصل۔ مدوح کو خبر جو کہ خون اعدا کا پیاسا اور مشتاق ہی اور تیغ غرہ خوبان ان دونوں نے
 یک ہی کارخانہ میں آجے تاب لیا ہے یعنی دونوں میں قتل و شہاکی کی تاثیر برابر ہے۔
 شہت (نشہ۔ آب خوردہ) میں تناسب اور (آب خوردہ) میں پیام ہے کہ معنی گرفتار و لین و رہن

زخمہای کاری پلارک عاشق تارک بجو ویت سپرده و تقسیم غنائیم تہور و جرات غنیمت شمرده
 الفاظ - کاری تاثیر کننده اور وہ چیز کہ حد کمال کو پہنچی ہو (زخم کاری) زخم کہ کام تمام کر دی پلارک
 تلوار و جوہر تلوار تارک سر و خود و انگ یعنی وہ خط کہ در میان پلارک کے ہوتا ہے و ویت امانت (زخم بوجہ ویت
 از تیغ زخمی ساختن غنائیم جمع غنیمت وہ مال کہ کھار سو بنور حاصل خشم و دشمن -

صنعت - (غنائیم - غنیمات غنیمت) میں صنعت اشتقاق ہے -
 حاصل - مخرج فی انہی تلوار میں زخم کاری امانت رکھی ہو اور وہ تلوار اعدا کی تارک کچا شوق یعنی شوق
 کے سر وں یا خود دن کو و تقسیم کیا کہ تیغ میں - تقسیم غنائیم کی وقت و شوق تارک تہور و جرات کو ہی پلارک و انوکھ قسم
 یعنی اعدا کی تلوار اس پر تہور ہوئی کہ از کون تہور تاک غنیمت میں اگر یا یہ کہ غنائیم کی تقسیم میں دشمن کی دلییری کو غنیمت
 کیونکہ اگر دشمن جرات نہ ہو تو تلوار تارکوں اور غنیمت کہانے حاصل ہو تو قیہ جافیہ -

شعوی آورد و غار کا سہ سر ۴ بسر انکشت چشم شیر بدر ۴
 الفاظ - و غایت و او جنگ و غوغا و آواز کا سہ سر کو پڑی -
 حاصل - مخرج البسا ہا و سہ ۴ لڑائی میں شیر کے کا سہ سر ہے انکھین انہی او غلیو شے نکال لے
 ظفر از تیغ او دست و قصہ طراز ۴ نیست بروین زبان اکثر درار -

الفاظ - قصہ طراز افسانہ کہ در او کثیر ذکر تیغ ہے کیونکہ لوگ سہیل دست شے مطیع و غوغا آتش ذکر کیا کرتے
 ہیں یا (قصہ طراز شدن) قصہ کہ در سہیل اختیار کرنا قبضہ طراز قبضہ بنانی والا و شمار و مطیع -
 حاصل - مخرج کی تیغ ایسی بند و منہ و ہیکہ کہ خود ظفر غایت شود و شہر وقت اسکے قصہ گوئی یا
 او سہیل قصہ کی قصہ گوئی کا ادنیٰ پیشہ کہ کہا ہے اور سبب فتحند فی ظفر یا ممد و حکم اعدای دین پر زبان
 کفر کے دین پر دشمن و کتاخی نہیں کر سکتے ہیں - بعض نسخ میں (قبضہ طراز) یعنی ممد و حکم کی قبضہ و شمار و
 مطیع و ظلام ہے یہ نسخہ بر عایت (ظفر طراز) مناسبت ہے -

زخم ریزہ چو خنجر تھی بر ہم ۴ اجل از دست افکند مرہم
 الفاظ - زخم بختن زخم زدن ہم کیسے یار و پی اور پی از دست افکند مرہم یعنی از دست مردم و از دست چارہ
 مرہم افکند و مہلت مرہم ندادن نہ بد و دست کا مضاف الیہ مخدوف ہے -

حاصل سبب و سکا خنجر پائی زخم لگانا شروع کر تو اجل لوگوں خواہ چاروں کی باتہ سے مرہم پیگتے
 یعنی بسبب موت کو وہ کچھ علاج ہی نہ کر سکین اگر اجل سے وہ دعا مراد لیا جائے و آدمی کا اقتاد حیات
 کا ہے پس اجل سے دوام نہ تھا وہ لوگ امانت حیات سے مونس بچانا لا وقت ختم مدت موت فوراً قبض
 روح کر لینا کہ وہ مدہ میں نقص نہ آئی مگر وہ چار و ناچار و سکا کام تمام کرنا پڑے قید (مرہم) یعنی
 پی دہی ایک شخص کو نسبت میں کہ خنجر کا کندہ ہوا قصہ کیا جائے اور قتل کو کئے گئی زخم کی حاجت پائی جائے

صنعت - (برہم - مرہم) میں تینیں مطہر ہے -

چون برہم کو آتشنا سو فارہ شبہ اشفت در دل شبنا

الفاظ - زہ چہ سو فار تیر کا وہ کٹاہہ کنارہ کہ زہ میں رکھا جاتا ہے شبہ بالفتح ہندی او سکی پوت ہے حاصل مدوح ایسا تیر انداز ہے کہ اگر لکھائی تو ادھی رات کو ہی پوت کا نشانہ لڑی نہ بچے پوت کا تیر سے اوڑنا علی الخصوص اندھیری رات میں آدمی رات کی قوت کمال تیر اندازی پر دل ہے -

اگر کمالش بخت تیر خطا + قبضہ از دست او گرفتہ قضا

الفاظ - تیر خطا وہ کہ نشانہ پیشک نہ پڑی اور (خطا) ایک شہر کا نام ہے کہ تیر ہانگی اپنی ہوتی ہیں قبضہ بالفتح تھار بکشت و یک کھدست دوسٹہ چیز (قبضہ از دست کسے گرفتن) شاکر دسے شدن حاصل مدوح کی کمال سے کہی تیر خطا بھی نہیں کی اور قضا از دستے شاکر دی کی ہے - پایہ کہ مدوح نے قضا کو قبضہ کمال اپنی ہاتھ سے حوالہ کر کے اس قدر اندازی کی عمدہ پر سرفراز کیا یا لفظ قبضہ پانچوں کا اوسکو سکھا یا ہے - یا یہ کہ او نے اپنی کمان کو بھی خطا کا تیر جو بہت پہتا ہوا نہیں لگایا کیونکہ پانچوں کا حاصل آچھا اور ہر او سے یکے نزدیک سب بہا بر ہے -

تا ظفر نامہا کنند رخم + چہ قلم ہای دست کہ زہ قلم

الفاظ - تا تعلیلہ ہے ظفر نامہ فتح نامہ چہ مفید منی کشت ہو قلم ہا دست باضافت بیانی قلم کردن تراشیدن و بریدن (قلم کشتن) بریدہ شدن -

حاصل - فتح نامہ گنہوں کے کو دشمنوں کی بہت سی ہاتھ تراشے گئے دشمنوں کو ہاتھوں کو قلم ہونے کی وجہ سے ہر شیخ زنی اور غلبہ بہادران لشکر مدوح ہے مگر شاعر نے اسکو ایک دروہہ تہائی پڑھنی غم تحریہ ہلنا نامہ سے مدوح لکھے دشمنوں کی ہاتھ قلم لکھی گئے یہ صنعت حسن تعلیل ہے

ار زو ہائے خشم کشتہ بہ بین + ہیچ کس شیخ کین نہ از خشمین

الفاظ - خشم موتوف الاخر ہے ہنا چاہے یہ بین افعال قلوب سے ہے یعنی ہلنا و کین حاصل مدوح ثانی مقولہ مصنف کا ہے یعنی ایسے کینہ اور عناد کی شیخ زنی کس سے ہوئی کہ دشمن کو کیا بلکہ اوسکی ہاسیدوں اور آرزوں کو بھی جو کہ محسوس نہیں ہیں مقتول کر دے اور ہمدردی مدوح کی ہاتھ مخصہ میں ہے

میچکاند برہم و رزم دلام + ساغر شش ہرہ خجروش بہرام

الفاظ - چکانیدن بچکانا دلام ہمیشہ اور شراب زہرہ ہمان استعارہ ہی (قطرہ) شراب سے بہرام ہمان ہستنا (قطرہ) خون سے ہے -

حاصل - مدوح کی برہم طرب اور میدان رزم میں ایسا جوش و خروش اور رعب و فریب سامان مہینچا ساغر اور ساگر شش اور خجرا و ساگر بہرام کو شہر مندہ اعلیٰ پانی لکھی دیتا ہے - اور اگر (زہرہ) استعارہ قطرہ شش اور (برہم) استعارہ قطرہ خون سے

ہو تو معنی یہ ہوگی کہ ہر ہمیشہ مدوح کے ساعسی نشاط و طرب اور رزم میں ہمیشہ اسکو فخر و قہر و
غضب ترشح ہوتا ہو۔

ہیشہ رزم باطن و دبستانش * ہر شیعہ خدای خفانش
الفاظ - ہیشہ بیای موحہ جنگل مہر محبت شیعہ خدا اسد اللہ کا ترجمہ جو لقب ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خفنا
بالفتح ایک قسم کا حلیہ اور زرہ اور وہ کہ کہ لڑائی کی روز ہیتی ہیں اسکو قرار گندہ - تھاتی - بھی کہتی ہیں -
حاصل - مدوح کو لڑائی کا جنگل بنز لہ باغ کے ہر کی طرح خوش اور وسواس سے نہیں ہوتا ہے بلکہ
تفریح کا باعث ہے یا یہ کہ قتل اور خون اعداسی میدان رزم لالہ زار نظر آتا ہے اور محبت حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی اسکی محافظ اور نگہبان ہے (ہیشہ - شیعہ) خوب مناسب قطع ہوا۔

ششم سخاوت

کشادگی کفش تنگی در بہان نگذاشتہ الا در دل بدان و دہان خوبان -
الفاظ کشادگی کف یعنی بخشش وجود و عطا تنگی ضیق و مفلسی -
صنعت - (کشادگی) تنگی) بین انہام تضاد و (بدان - خوبان) بین تضاد ہے -
حاصل - مدوح کی سخاوت اور کشادہ دستی و بہان ہر کی تنگی اور آزادی کر ہون کی دل کی تنگی کہ اپنے
بڑی سے انگ انگ ہیں اور مشوقوں کی تنگ دہنی کہ اپنی خوبی سے غنچہ دہن پختی سب سے خود ہے
پردہ ہاؤ کہ از روی عیب ہا بر کشیدہ چشم بد بینان بستہ -

الفاظ - پردہ از روی کسی کشیدن ظاہر کر دن پردہ چشم بد بینان بستن از چشم بد بینان در کردن
و کور ساختن -
حاصل - چہ پردہ کہ عیب کے چہرہ سے اوٹھائی گئی وہ بد بینوں کے آنکھوں پر چھوڑ دی گئی
یعنی مدوح کی عہد کے قبل جو عیب خفی اور پوشیدہ تھے لوگ معلومی سے اوسکے قریب ہوتے تو اب وہ عیب
عیب عیب معلوم ہونے لگی اور بسبب عطا و بخشش مدوح کی بد بینی بد بینوں کو جاتی رہی اسکی عیب ہا
(سبب) میں نہیں ہر کہ پوشیدہ نہی کوئی اونسے واقف تھا اب ظاہر ہو گئے اور بد بینوں کی آنکھیں بکھار کر وہ لوگ
فت اگرچہ کثرت بخشش و عطا مدوح سے وہ عیوب کہ بسبب اظلاس و ناداری لوگوں میں تھے بالکل جاتی رہے
پس طعن و تشنیع ہی کہ ان عیوب پر ہوتی تھی موقوف ہو گئے۔

و قلم کار از در گنج ہا برداشتہ بہرمان سخن چنان گذاشتہ -

الفاظ - قلم بردہاں گذاشتن خاموش کردن -

حاصل - کثرت ادبش سے خزانوں کی قفل کھول ڈالے اور ادب قفل کو سخن چنچون کی موہون لگا دیا۔
یعنی داد و دہش عام جاری ہے اور سخن چینی بالکل مفقود کر دی گئی۔ سخن چینی سوائے عیب ہونے

کہ کسی مانع داد و دہش بھی ہو جاتی ہے اس واسطے اور بھی اسکو دور کر دیا۔

ہیکس ازوالا ہمتان تشریف عطا ہے چنان نہ دھنہ کہ دستہ بان دراز نشود و بیچ کرام از ماندہ گستران دیگ سخانی
چنان نہ بختہ کہ حرف گیری خامی زبان نہ دھنہ گردد۔

الفاظ تشریف بزرگ کردن۔ بزرگ داشتن اور اہل فارس بمعنی خلعت استعمال کرتے ہیں عطا فرمایا
محول تنکیری سخانی بیاسے محمول تنکیری حرفگیری بیاسے معروف مصدری خامی بیاسے معروف مصدری
زبان زدن کہنا یہ از حرف زدن و سخن گفتن طعنہ ایک بار نیزہ مارنا عجیب جوئی کرنا۔

حاصل۔ بعض کتب میں یہ دو فقرے نہیں ہیں شاید کہ الحاقی ہوں کسی نے لگا دیے ہوں۔ کسی عالی بہت
نے کوئی خلعت عطا نہیں کی کسی کو اوپر کوئی ماتہ دراز نہواور کسی ماندہ گستر نے کوئی دیگ منیوت ایسی
نہیں پکائی کہ خامی کی حرفگیری زبان زدن ہو یعنی کوئی اب عطا کنندہ اور بھی نہیں گذرا کہ اوپر لوگوں
نے طعن نہ کی ہو اور او میں کبیر کا نقصان ظاہر نہ کیا گیا ہو مگر مدوح کی عطا میں کسی کو کلام نہیں اور
اور مکی سخاوت میں کسی کا نقصان نہیں۔

طبع ازوارستان یاس ہنگام سوال و فلک ازماہ و خور و آلہ خور خوان نوال

الفاظ۔ طبع بالفتح و یقین لالچ اور حرص و ارستہ آزاد و خلاص اور ربائی یافتہ یاس بیاسے سخانی
ناامیدی اور بیاسے فارسی بمعنی نگہداشت خور آفتاب اور خوردہ لالہ لقمہ نوال باطن بخشش و عطا۔
حاصل۔ مدوح کی کمال عطا و بخشش سے طبع بھی اون لوگوں میں سے ہے کہ سوال کیوقت ناامیدی سے
برکنا رہیں یعنی طبع بھی اپنے مراد کو پہنچتی ہے اور ظاہر ہے کہ طبع کا اپنی مراد کو پہنچنا کس قدر دشوار ہے کیونکہ طبع
نام اویس کا ہے کہ جس قدر ملے وہ کافی نہ سمجھا جائے اور اس کے حاصل کرنیکی خواہش ہے۔ اور اگر یاس پر پڑنا
معنی یہ ہوتا ہے کہ مدوح پر دنیا اور خرچ کرنا کیوقت گران اور ناگوار نہیں ہے لہذا طبع او میں سے ہے کہ وہ
تلاش موقع سوال نہیں تو بخوبی گاہ و بیکاہ سوال کرتی ہے اور پاتی ہے۔ اور مدوح کے خوان نوال کا آسمان
لقمہ کمانے والا ہے اور لقمہ اوسکا کیا ہے چاند اور آفتاب۔

صنعت۔ (خور) میں ایہام ہے اور (خور) خور نہیں۔

کوتاہ داستان بلند سو و انچہ لب در خواب بیند صبح از تعبیر باغ سخایش گل مراد چہند۔

الفاظ۔ کوتاہ دست مغلط سودا اخلاط اربع میں سے ایک خلط کا نام ہے۔ خون بلغم۔ صفرا۔ سودا۔
چونکہ بالخر لیا اور خیالات اس خلط سے پیدا ہوتے ہیں لہذا اہل فارس فقط سودا بمعنی جنون اور خیال کے
استعمال کرتے ہیں (بلند سودا) دے لوگ کہ خیالات عالی و بلند کہتے ہیں سودا بالفہم صنعت و فائدہ (بلند
سودا) بڑے فائدہ مند اور بہت صنعت و اسے تعبیر بیان کرنا اور معنی خواب کے بیان کرنا۔
حاصل۔ وہ مغلط کہ حصول دولت و دنیا میں بڑے بڑے خیالات باندھتے ہیں جو کچھ رنگو خواب میں

دیکھتے ہیں جھکومدوح کی سخاوت سے اپنے مقصد کو پہنچتے ہیں لیکن جو ان کے ثواب و خیال میں گذرتا ہے وہی اونہیں بلجانتا ہے۔

پہلے ہم بخش گناہ سے شگفتہ از سناخ میر وید تا غنچ بر خورہ خود مشقت نفشارو۔

الفاظ بہت قصور آہنگ و مجاز آمیز و معنوی و عروت شگفتہ حال اور کل ذوالحال ہے تا علت کے لئے خودہ بالضم اول ریزہ ہر چیز جس و خاشاک اور مجازاً بہ معنی عیب اسلئے کہ خودہ و ریزہ کم قیمت ہوتا ہے اور خودہ فروش صراف اور پیسے بچنے والے اور بیاطالی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر چوٹی چوٹی چیزیں مثلاً آئینہ دانتوں کی پہلے وغیرہ کے چٹا ہے اور خودہ گل زریہ اور گرم گل مشقت افشاروں بند کروں مشقت و بھل کروں۔

حاصل۔ مدوح کی نسیم بہت کا یہ فیض ہے کہ شاخ سے لکے ہوئے پھول اگلے ہیں اور اسلئے کہ غنچہ اپنے زریہ زریہ ہر مٹی بند کر کے لیجئے اس کے ہمت کہ جوہ سے نکل کا شاخ بھی کہیں باقی نہیں ہے۔

در تیر باران فانیہ زریہ ہر مٹی بند کرتا اور گرائی عطا شاہین میران صورت لابر نیارو

الفاظ۔ تیر باران بارش ماہ تیر لیجئے سادہ اور کثرت سے تیر جلانا (تیر باران فانیہ) گناہ از قضا زریہ ہر مٹی بند کرتا اور بجایا لیجانا شاہین ترازو کی ڈنڈی اور وہ لہ لہا یا رسی کہ ترازو کی ڈنڈی کے درمیان میں ہوتی ہے اور وہی کہ پھر کر تونے ہیں اور غائبی ہیں اور سیکو زریہ ترازو کی گتے ہیں اور زریہ ہر مٹی بند کرتا اور ایک سو کی ہوتی ہے جب کانٹے کے دونوں بے مساوات پر ہونے کو وہ سوئی اس کے زریہ کے درمیان میں رہے گی اور جب کسی طرف کا پلہ وزنی ہوگا تو وہ سوئی اس زریہ سے اس جانب کی طرف مائل ہو جائے گی اور زمانہ میں لاکھ صورت پیدا ہوگی۔

حاصل۔ ایام فخط اور رنگدستی میں سائل اور محتاجین بجایا روپیہ لیجائے ہیں اسلئے کہ اگر گول کر اور نہین دیا جائے تو گرائی عطا سے شاہین ترازو میں صورت (لا کی پیدا ہو جائے اور لامتناہی محبت اور سخاوت کے لیے۔

انروز ہمہ در بر کشیدہ حصول و براتھا ہمہ سلم خیرہ و حصول

الفاظ۔ ہمہ تاکید کے واسطے ہے برگود اور فعل برات حصہ اور وہ کاغذ جس کے سبب خزانہ سے روپیہ وصول ہو جیسے چاک اور مجازاً بمعنی تنخواہ سلم پیشگی قیمت دینا (سلم خیرہ) وہ چہرچہ بطور بیع سلم کے خریدی گئی ہو۔

حاصل۔ سب آرزوئیں حصول کی گود میں ہیں اور زریہ ہر مٹی بند کرتا کے بلجائے پر اس قدر اعتماد و وثوق ہے کہ گویا حصول نے خود پیشگی قیمت پر اسے خرید لیا ہے۔

جو رہ مسباب عرق کو ہر ریشہ اکسیری آفتاب گرم تلاش زریہ پیش

الفاظ۔ جو ہر مسباب اسلئے کہ مٹی کا نشا مسباب ہوتا ہے اکسیر آفتاب اکسیر نئے والا آفتاب اسلئے کہ آسپے گرمی اور جدت سے فلزات اور سب دھاتیں جو زمین آتی ہیں گرم تلاش خوب اور کوشش و تلاش کے لیے والا

حاصل ہمارے ہونے کی سخاوت اور گوھر نری سے برتر منندہ ہے اور ہمارا محدود اس قدر زرخش فرماتا ہے کہ آفتاب اور بکے زرخش کا جو بیان ہے اپنے اس کا دست نگہ اور اس سے اخذ زرخش اور اس کی زرخش کی بنا پر ہے۔ یہ فقرے بھی اکثر نسخ میں نہیں ہیں۔

اگر دیکھا جائے کہ آفتاب نشانہ دوست و اگر کان است باب رساندہ او۔

آفتاب نشانہ خوار و ذلیل کردن باب رساندن خواب و برباد کردن۔

ملاحظہ فرمائیے۔ اگر دیکھا جائے کہ اس کا دلیل کیا ہو اسے اپنے محدود کے کرم کے مقابلہ میں اس سے ذلت حاصل ہے یا اس کے انہرشی صورت سے کی کو دریا میں گوھر اور مادہ گوھر کی بھی باقی رہا اور وہ بے حقیقت ہو گیا یا دوسرے باعث کمال پہانے کے ایک طرف حنا بیان و انجی سے کہ وہ دریا خشک نشین ہوتا ہے۔ اور اگر کان محدود کی خواب و بیدار کی ہوتی ہے لیکن اس میں اب کچھ باقی نہیں ہو گیا تھا اس نے صرف سخاوت فرمایا ہے یا اس کے جود کے مقابلہ میں وہ بے حقیقت ہے۔ یا یہ کہ اس کو دوسرے کا سنے پانی نکل آیا۔

یہی تو ہے

مضمون جرن قضا و قدر و جود و نشت و برکت اور بات جود و نشت

تھیں۔ سبب حکم الہی سے جو دکا ذکر لکھا اور قول (کن) سے عالم موجود ہو انت ہی سے محدود کے ناتھیں محدود کی کم کام اور سنے لکھ دیا ہے ختم اور سپرد کیا ہے۔ یا یہ کہ خود جود اور زرخش کو اس کے تنخواہ دار دن سے بنا دیا ہے (جود۔ دجود) میں نہیں لکھا ہے۔

کف او قلم است جود و حساب و کشت امید عالمی سیراب

اگر دیکھا جائے۔ قلم بہم اول و ثلث یا فتح ثالث و ضم ثالث یا ضم اول و فتح ثالث سمندر و دریا سے عمیق و نام دریا یہ نام تو ہے (قلم) یعنی نکلنا چونکہ دریا سے عمیق ہر ایک چیز کو یا لکھی جاتا ہے لہذا اس سے قلم کہتے ہیں اور ایک شہر یا ایک موضع کا بھی نام ہے جو دریا سے قلم کے کنارہ پر واقع ہے۔ حساب ابر اور بدلی (حساب) جمع سے کشت بالکسر کہتے۔

تھیں۔ محدود کی کف بمنزلہ قلم کے ہے اور جود بمنزلہ حساب کے جیسے کہ ابر دریا سے پیدا ہوتا ہے سطح جود کا جود محدود کے کف سے ہے اور جب یہ ثابت ہوا تو ایک عالم کی گیتی اس کے جود و سخا کے پانی سے سیراب و رشاد اپ ہے اس صورت میں مصرعہ ثانی کے آخرین (است) مقدر ہوگا (باد) کلمہ دعائے مقدر کر کے یہ صورت یہ ملاحظہ ہو منفعت کا مقولہ ہوگا۔

لا فخر زرخش ابھی دریا پر سچ گرد درش حساب آسا

اگر دیکھا جائے۔ لا فخر مضارع (لا فخر) کے بمعنی زیادہ کوئی دیکھو کوئی وہ عجبی باطل کروں اگر اگر پوچھ خالی

آج ہرگز اور بیکار و ناچیز۔ محدود کے روبرو اگر دریا اپنے پر اور علم ہونے کی لاف زنی کرے تو دریا کی کیا حقیقت بلکہ سوتلی

جو کہ دریا کا نامہ افخار ہے وہ بھی مثل جناب کے بے حقیقت اور ناجیز سمجھا جاسے۔

وعدہ ادیشہ و دو فلہ پیشہ ۔ انتظار محو نشہ تنکیہ پیشہ

الفاظ - وعدہ اصل میں اوس اقرار کو کہتے ہیں جس میں نفع رسانی اور اجر کا اقرار ہو اور نقصان اور ضرر رسانی و شر کے اقرار کو (وعدہ) کہتے ہیں مگر اصل فارس وعدہ کو اقرار کے مقام پر استعمال کرتے ہیں نیز کا اقرار ہو یا شر کا و قاضی عدل اور وعدہ کا پورا کرنا انتظار ہی یا بے مہول تنکیہ ہی مفید یعنی تعمیم یعنی انتظار قاضیل ہو یا تنکیہ اور بے معرفت نہ اند بھی درست ہے بمعنی انتظار جیسے حضور ہی کہ بمعنی حضور متعل ہے اگر مصداق عربی کے بعد یا نے نہ اند لانا محضون کے نزدیک درست نہیں ہے کفش مخفف گاہش شین صمدیر راجع بطرف وعدہ شاہ حاصل - جس طرح ایک بادشاہ کے بہت سے خادم اور مبلغ ہوتے ہیں اوس طرح ہمارے محمد روح کے وعدہ کر کے جو کہ تمام وعدہ نگاروں سے صد اکیلا ہجوم کے ہوتے ہیں کہ اوس کے وعدے دیکھ سے اظہار اطاعت کریں۔

ماہ وزیر کے شہابی ۔ در درم غرق کیستہ ماہی

الفاظ - وزیر کی جگہ بعض کتب میں (وزیر) ہے کیستہ ماہی رو بہو مچھلی کا پوسٹ درم دار ہوتا ہے۔ حاصل - چاند باعتبار داغ کے گویا سکے شہابی کا مضروب ہے اور مچھلی کا کیستہ باعتبار فلوس کے گویا درم سے معور ہے چونکہ باعتبار آسمان پر ہے اور ماہی زمین پر لہذا بیان کرتا ہے کہ تمام کائنات پر محمد روح کا سکے جابو آگ عالم مادی اور عقلی دونوں اس کے نقود اور فیض سے معور ہیں۔ صنائع - (ماہ ماہی) میں تجھ میں نہ اند اور باعتبار اس کے اوپر فل کے صنعت تقابل ہے۔ مشہور ہے کہ زمین مچھلی کی پشت پر قائم ہے۔

مہر سخی آفتاب کسیری پیشہ جودش ہنوز نقصیر

الفاظ - کسیری صاحب کسیر اور کسیر گراور کیا گر۔ کسیر وہ خاک ہے جس سے سونا چاندی بنے آفتاب کو کسیر کہنا اسوجہ سے ہے کہ جب معدنیات اوس کے تاثیر سے وجود پاتے ہیں نقصیر ہی صاحب نقصیر۔ حاصل - محمد روح کے وجود و کرم کے مقابلہ میں تمام سخی آفتاب کسیری کی جو معدنیات کو تولد میں دیتی ہیں کتناہ اور ناقص ہے۔

سائل پر سوال لب نہ خند و دو جہان برابر یک طلب بدید

الفاظ - سائل یا تنکیہ اور (نہند) بھینچہ واحد منفی اور (بدید) بھینچہ مثبت واحد ہے۔ اور بعض نسخہ میں (سائلان) جمع سائل بطور اہل فارس اور (نہند - بدہند) واضح ہے۔ بدہند یعنی محدود کے خدام۔ حاصل - محدود علی داد و دہش اسدرج ہے کہ سائل کو قبل سوال کے اوپر خواہش میں دو جہان بخش دیتا ہے یا یہ کہ اس کے داد و دہش کی وجہ سوال کرنے والے مستغنی عن السؤال ہیں اور اگر اتفاق سے کوئی سائل ہو تو ایک ہی طلب میں اوکو دونوں جہان پاتے۔ سوال ایسا لفظ ہے کہ اس کے تلفظ میں لب کا باہم التصاق نہیں ہوتا ہے۔

کمترین بدل ملک مشہور وہ است ۔ آخر صلیغ صرف یک مبرہ است

الفاظ - بدل بالفتح وادون وخبشیدن وخرج کردن بدمه صیغہ امر ازادون -

حاصل - ملک شہر گانون دیدینا مروج کی ایک اونے بخش ہے وہ ایک (بدم) کے کھنے میں سبکڑون گنج کو نقد و حاصل صرف کر ڈالتا ہے - (بدم) سائل کی طرف سے بھی لین یعنی جو شخص مروج سے بدہ لے اور جو طلب کرے یا بادشاہ کی طرف سے منسوب کرین یعنی مروج جب کسی کے دینے کو (بدم) کا لفظ لے وارو غم و کارکن او سے سبکڑون خزانہ دے دین -

صنائع - صورت ثانی میں صنعت حسن التعلیل ہے - اور (دہ) - دہ تخمین تمام -

کار افتاد اور بنیان راہ دیدہ آن دست گو ہر افشا ترا

الفاظ - کار افتادون پیش آمدن مشکل -

حاصل - مروج دست گو ہر افشان کو دیکھ کے ابرنیسا نکو گو ہر افشانی میں بڑی مشکل پڑی کہ اوہ اسنے موتی پیدا کئے اوہ مروج نے فوراً تقسیم کر دئے اور دیکھ لے اسے کچھ بن نہیں آتا ہے اپنی تقصیر پر نادم ہے یا دیکھ مروج کی گو ہر افشانی کے رشک میں وہ پانی پانی ہوا جاتا ہے -

مہتمم - صورت زیبا و طلعت جہان آرا -

الفاظ - صورت کی جمیع صورت طاعت بالفتح دیدار و دیدن رو سے و صورت -

حاصل - ساتویں صفت مروج کی صفات میں سے عمد و حکا شکیل و جمیل ہوتا ہے -

حسینیکہ از ابراہیم علیہ السلام یوسف علیہ السلام میراث رسیدہ بود تا غایت در ترقی غیب و دلچیت ماندہ اکثر روزگار امانت سپار باز تسلیم ابراہیم نمود -

الفاظ - ابراہیم نام پیغمبر کا لقب خلیل الہی یوسف نام پیغمبر جو خوبصورتی میں ضرب المثل ہیں میراث مروج کا باقی ماندہ مال تا غایت مہموز تا بن زمان ترقی بختیں بڑا پردہ اور چادر و دلچیت امانت امانت سپار امانت واپس کر دینا تسلیم سپرد کردن -

حاصل - جو شخص کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت یوسف علیہ السلام کو میراث ملا تھا اور جب حضرت یوسف علیہ السلام کی ایک وہ پردہ غیب میں بطور امانت کے محفوظ نظر رہا اب زمانہ کے فساد امانت ابراہیمی چھپا کر ابراہیم (یعنی عالم شاہ) کے سپرد کی جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت یوسف علیہ السلام کو میراث بھی پہنچا یا اعتبار پوسے ہوئے ہے - لفظ - (باز) تنہا صنعت ایہام ہے اگرچہ ایہام خلاص اصول میراث ہے کیونکہ میراث بہر موزنگوہ ایہام نہیں ہوتی اہل نظر بنیایا نیکہ چشم تماشا بین گذارند و از باب محبت بید لایکہ دل بتولا لایش سپارند -

الفاظ - اہل نظر عالی نظر اور بصیر تھوڑے لوگ کی چیز و نگو اچھی طرح جانچ سکے پیدلان عاشقان و از نظر گذارند و از محبت و الفت چشم تماشا بین گذارند یعنی اس کے سوا کسی کو نہیں مل سکتا اس پر ہزار فیصد میں تھا کہ اس کی محبت بہر حاصل - اہل نظر وہی بینا ہیں کہ اونکی چشم مروج کے حسن کے سوا اور کچھ نہ دیکھتے اور از باب محبت و از نظر گذارند

ہیں کہ اپنے دل میں پروردگار کے کسی کی محبت نہ کریں ورنہ نہ اونکو اہل نظر کرنا چاہئے نہ اونکو ارباب محبت۔

جہہ بدخشان مشعل وادی کلیم۔

الفاظ جہہ پیشانی درخشان روشنی (دخش) بضم ثی و لغت اول دفع ثانی درست ہو یعنی برق اور فروغ اور چمک مشعل وادی کلیم تجلی ذات الہی کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو وادی میں مشاہدہ ہوئی تھی اسی وادی کو وادی امین اور وادی قدس بھی کہتے ہیں۔

حاصل جہہ مدوح کا درخشان میں گویا کہ مشعل وادی کلیم ہے اور او میں نوراطعی درخشان ہے۔ اور اگر (درخشان) باضافت پڑہیں تو معنی یوں کہیں کہ جہہ مدوح میں وہ درخشان اور نورانیت ہے کہ مشعل وادی کلیم میں پائی جاتی ہے۔

عارضہ بشکفتگی گلزار ابراہیم۔

الفاظ عارضہ رضاء بشکفتگی باضافت و بلا اضافت دونوں درست ہے (ب) مقابلہ کے لئے ہو سکتی ہے گلزار ابراہیم وہ آتش سوزان کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے غرودنے جلدائی اور او میں وہ ڈالے گئے لیکن ہدایت خدا سے کچھ اونکو اندانہ ہوئی اور وہ مشعل یا رخ کے گلزار ہو گئی۔

حاصل عارضہ رضاء بشکفتگی میں ہنر نہ گلزار ابراہیم کے ہیں یا یہ کہ او کو گلزار ابراہیم کی شکفتگی کو مقابلہ میں باضافت فائش خواہاں ہنر خال و چمکایت خورشید افشاں ہنر پال۔

الفاظ افسانہ قصہ کہانی خواہاں بعض نسخ میں (زبانہا) ہے اور افشاں کے بجائے (تفسیر) ہے نہال بانگس درخت خوش قطع اور موزون و نورستہ متعشق کے قدر و قامت سے کن نہ ہوتا ہے اور معنی بسیر جیسے نہالی اور ہند میں خوش اور سر فر کرنا آدر ظہوری کو رعایت اسی معنی کی منظور ہے (افسانہ خواب زبان قامت نہال خرام پامال) یہ سب الفاظ ابراہیم مناسب ہیں۔

حاصل مدوح کی قدر و قامت کی فکر میں لوگوں کے خواب بالکل نہال ہو رہے ہیں اور او کی خوشخامی اور خوش رفتاری کی حکایت اور بیان میں جاہل پامالی ہوئی ہیں۔

در عشر نگہ مجتہد دلہاے خرمین بنیم دور بہارستان طلعش نگہاے پروردہ پریم۔

الفاظ عشرت کردہ باضافت متعوب بیانی بجائے عشرت و عیش خرمین غمگین و بنجیدہ پریم تازہ و نوی مراد حاصل کیسے دلی غمگین اور طول ہو او کے محبت کے عشرت کردہ میں آنے کے بعد بنیم ہو جاتا ہے اور کیسے ہی نگاہ پروردہ اور ضعیف ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت دیکھنے سے تازہ اور قوی ہو جاتے ہیں۔

یروز عشرت راں چرخہ خوار بام ہمیشہ لیش۔ ماہ طلعتان در زیر دام خورشید لیش۔

الفاظ پریم عشرت راں وہ لوگ کہ عیش و عشرت میں لاپرواہی کے ہیں جو بے گھوٹ ہمیشہ لیش اور خورشیدی بیانی نسبتی خوب دادرہ لوگ کہ او کی صورت مثل سپاند کے ہو۔

حاصل۔ جنین پر وزیر کی سی عشرت حاصل ہے وہ بھی اس کے جام جمشیدی کے جرمہ نوش ہیں اور جو چاند کی سی صورت رکھتے ہیں وہ بھی اس کے دام خورشید کے تحت ہیں بہن لینے کیلئے ہی صاحب عشرت اور خوبصورت ہو سکر ممکن نہیں کہ مدوح سے متمتع اور مضیاب نہوا ہو (پر وزیر عشرت۔ جام۔ جشن۔ جمشید۔ جرمہ۔ ماہ۔ خورشید) کی مناسبت باہمی ظاہر ہے۔

مثنوی دیدہ خورشید زار از دلش بر سبستان مشام از لولیش

الفاظ۔ خورشید زار مر کب سے مثل گلزار کے جہاں بہت خورشید ہوں اور دیدہ خورشید زار ہونا نہایت روشن ہونا سبیل ایک خوشبو دالکھاس کا نام ہے معشوق کی زلفوں کو باعتبار چہچ اور خوشبو کے تشبیہ دیتے ہیں مشام دماغ حال۔ مہر و گلچہرہ کی چاک دمک سو آئینہ خورشید زار ہو رہی ہیں اور دماغ اس کو موی غنیرہ کی خوشبو سے سبستان ہونا

دست بردل ز طالعش خوبی و پاسے در گل ز فاش طوبی

الفاظ۔ دست بردل ہون و گذشتن حیران و مضطرب ہونا اور تسکین و تسلی دینا پاکو در گل ہون عاجز و خمیر و حیران ہونا کیونکہ حیرت میں جس و حرکت جاتی رہتی ہے جیسے کہ کوئی دلدل میں دھنسا ہو طوبی ایک درخت ہے بہشت میں (اطیب) کا مونت ہے اگرچہ بالغ مفسورہ ہے لیکن یہاں خوبی کے وزن پر طوبی بیکہ معروف پڑھا جائے جیسے علیہ کہ اہل فارس یا سہ نمر و شمشیر پستہ ہیں۔

حاصل۔ مدوح کی خوبی طاحت دیکھ کر خود خوبی حیران ہوتی ہے دوسرے کا کیا ذکر۔ یا یہ کہ خوبی کو تسکین ہوتی ہے اور اس کے قد کی رعنائی و موزونی دیکھ کر درخت طوبی خمیر و شمشیر ہو جاتا ہے۔ درخت کی رعایت سے پاسے در گل کی خوبی ظاہر ہے۔

عارضش نو بھار باغ ارم و داغ پر دانگی چراغ حرم

الفاظ۔ نو بھار بترکیب مقلوب و داغ پر دانگی یا نسبت حرم خانہ کعبہ۔ حال۔ مدوح کے رخسارہ بین بسبب خوبی اور لطافت کے باغ ارم کی بہار نو کا لطف ہے اور اس کے نور و صفا پر چراغ خانہ کعبہ پروانہ ہو رہا ہے اور غوطہ عشق سے بصورت داغ ہو گیا ہے۔ چراغ حرم کی تخصیص یا اعتبار غفلت حرم شریف کے ہے۔

گرد آئینہ را بجلی خیزد از مد و محضر جیشش لیر ز

الفاظ۔ بجلی خیز جائے پیدا شدن بجلی و روشنی مثل مون و خیزد روشنی خیزمہ اور محضر کن کیسینی و جہرہ اور رخساروں سے ہے۔

حاصل۔ جب مدوح کے رخسار و نکاحکس آئینہ پر پڑا تو اس کے نورانیت سے وہ منور اور بجلی خیز ہو گیا۔ مہر سے چہرہ فقط مراد لیا جائے کیونکہ تشبیہ چہرہ کی دونوں نے دیجاتی ہے۔ یا مہر سے پیشانی بسبب ہلاکت کے اور مہر سے رخسار۔ یا مہر سے دونوں رخسار اور لے جاتین اس صورت میں مطلق روشنی اور نور کا اعتبار ہو

یہ بہرہ کہ ایک مثل آفتاب کے روشن ہے اور دوسرا اس سے کم کیونکہ حساب آفتاب سے کم روشن ہوتا ہے

گوہر عشق راولش مخزن روانہ حسن را بخش خرمین

حاصل۔ ممدوح عشق بانی اور حسن ذاتی کا جامع ہے عشق کو مقدم کر نہیں ایک کنا یہ پلینہ یہ ہے کہ ممدوح جن اور خوبی صورت اور سیرت دونوں رکھتا ہے کیونکہ حسن متعلق بصورت سے ہے اور عشق متعلق بہ سیرت ہے اور فضیلت سیرت صورت پر ظاہر ہے حسن فانی تا بجاوانی ہے اور عشق صادق تا بزرگانی بلکہ جاودانی ہے عشق حقیقی ذریعہ عرفان ہوتا ہے اور حسن صورت فریب دل و دامن لگا ہے

این تصرف نہ مهر داشت نہ ناه بہر لگا سیکہ رفت و پشت لگا

الفاظ۔ تصرف کسی کام میں دخل و بیاداشت بمعنی لگا ہوا عشق مقید و حفاظت کرنا اور کسی کو اس کے جگہ کرنا حاصل۔ یہ قوت اور اختیار نہ تو سورج رکھتا ہے نہ چاند کہ جو نگاہ اس کے طرف گئی اس کو اس نے مقید کر لیا مگر یہاں ممدوح کا یہ تصرف ہے کہ جب کسی کی نگاہ اس کے جمال پر پڑی تو وہ وہیں رہی یہ ممکن نہیں کہ ٹلے یہ اس کے حسن کی دلیل ہے کہ نظر و دان سے ہٹا نہیں چاہتی ہے۔

در دل دلیران تصرف ازو عشق یعقوب و حسن یوسف ازو

الفاظ۔ دکنر معشوق و خوب و یعقوب نام پیغمبر علیہ السلام عشق کے لئے مشہور ہیں۔

حاصل۔ ۱۔ ہر ایک مصرعہ کی علیحدہ علیحدہ معنی ہیں ممدوح کا اثر و تصرف معشوقین کے دل و دین سے ہے وہ اس کے عشق میں اور عشق حضرت یعقوب علیہ السلام اور حسن حضرت یوسف علیہ السلام کا ممدوح کے عشق اور حسن کا ایک جز ہے یعنی اس کا عشق اور حسن بدرجہا زیادہ ہے ۲۔ اگر وہ عطفت نہ پڑھیں (عشق یعقوب) نہ کرب اضافی خبر مقدم اور (حسن یوسف) نہ کرب اضافی مبتدا مؤخر یعنی حضرت یوسف والا حسن ممدوح کے سبب سے عشق یعقوبی ہو رہا ہے اور حسن خود ممدوح کے طلب میں عشق ہو گیا ہے۔ اس صورت میں ہر دو مصرعہ مربوط ہو جائیں گے۔ ۳۔ (عشق یعقوب حسن یوسف) بلا اضافت پڑھیں عشق خود یعقوب ہے یعنی ممدوح کا عاشق ہے اور حسن خود یوسف ہے یعنی ممدوح کو فیض عشق سے ہے۔ چہرہ کہ ممدوح عشق اور حسن کا جامع ہے اس لئے ان دو کو مکمل حاصل ہے۔ ممدوح کی طرف عشق کی نسبت کرنا عشق الہی مراد ہے۔

پیش رویش بہشت ساختہ روبرو جدا خوی صاحب این خو

الفاظ۔ روبرو ساختہ شرمندہ و جمل ہونا اتنی عادت و خدمت بعض نسجین (رومی) سے (این خو)

یعنی عادت مذکورہ سالقہ۔

حاصل۔ ممدوح کے روبرو بہشت شرمندہ و بے رولق ہے اور صاحب خصال مذکورہ آئندہ کی کیا خوب خاصیت ہے۔ یا کیا اچھا چہرہ صاحب اس جو کا ہے۔ اس شعر تک مصنف نے چہرہ کے اوصاف بیان کرنا ممدوح کی سیرت اور خصال کے بیان کا قصہ ہے لہذا شعر آئندہ میں رجوع دعا کی طرف کرتا ہے۔

فی حصار ہوش نادم باد - ساغر مہوش پر اجیت نادم باد

الفاظ - حصار قلم و نیاہ و گرد اگر دہی ہر حصار ہوش شدن (غالبہ علی محبت سے مراد ہے یعنی اوسکی محبت میرے ہوش کو احاطہ کر کے اوسکے مست کردہ دل سے ہر اوسے ہوش نیرین و گوارا اور بجیات و تریاق و شہد یہ لفظ کمانے پینے پین و عاصی کے وقت ہر حال کو پہنچا کر چمک چمک ہوا و فرنگیے حاصل - مجھے نے محبت مدوح سے ہر ہوشی نصیب ہے اور سو اسے خیالات اور تصورات ظہور و کراہی و ہر سے بھر ہون اور میرا سر دل جو اوسکی محبت سے لبریز ہے ہم خوشگوار ہو -

ہر ہوشی میرے لیے ندریدہ و املوار پر گزیدہ

الفاظ - ہر ہوشی عاوت و طرقت پر گزیدہ و لبتہ و نیکو -
حاصل - اٹھویں صفت اوسکی یہ ہے کہ تمام حادثات اور خطرات اور افعال و احوال اوسکے نیک و طبع و خلائق و قبول بارگاہ ہیں -

صاحب خلق و کمال جامع صفات جلال و جمال -

حاصل - ہر روح خلق و کمال کا مالک ہے اور صفات جلال و جمال کا جامع ہے -

بہ طالع تالیف افش بیگانگان شایع متن آشنائی -

الفاظ - تالیف کتاب اور دو چیزوں خواہ زیادہ یا کم صحیح کہ نا اور صحیح کہ وہ شایع ظاہر و بیان کنندہ متن سکون اوسط اوس کتاب کی عبارت جسکی شرح کیجیے اور صند حاشیہ -
صنائع - (تالیف - الفت) صفت اشتقاق (شایع متن) میں تناسب -

حاصل - اوسکے الفت کی کتاب دیکھنے سے بیگانگی کیجیے ایسی دور ہو کہ وہ آشنائی کے خود شایع ہو گئے -
وہر جادہ پیر و پیش پیران خضر وادی رہنمائی -

الفاظ - جادہ نشان راہ خضر نام پیغمبر کلم شدہ کی رہنمائی کرتے ہیں -

حاصل - اوسکی پیری سے گر اہوں کو رہنمائی کے وادی میں حضرت خضر کامرنبہ حاصل ہے - دو ہرے نسخ میں (ہر جادہ پیر و پیش خضر وادی رہنمائی) ہے لیکن ہر روح ایسا پیشوا و پیشہ و ہے کہ حضرت خضر وادی کی پیری اور رہنمائی کے مشتاق ہیں -

آب حباب تیر پیش ہم نشاندہ خسار ہجاج و عناقیم رویا نندہ منال صلاح و سداد -

الفاظ - نشاندہ احم ناقص ہجاج جنگ و ستیزہ عناق و بالکسر دشمن منال با کسر وخت اور مختلف منالی ہمیں بستر صلح کی دور و سستی سداد بالفتح مضبوط و درست و راستی کردار و گفتار -

حاصل - اوسکی تیر و صائب جنگ اور عناق کردار کی نیوالی ہے اور دشمنیت و صلح و دوستی کی اوکاڑ والی ہے -
رہزہ خوری خزان پیش کسیر نصرت سیر شہر کی چاشنی گیری شہر و شہر و شہر و شہر -

الفاظ - ریزہ نہایت چھوٹی چیز کسیر بالکسر جو چیز تانبو کو سونا بنائے۔ وہ دو دایتیں جو بہت فائدہ مند ہوں۔ مرشد کامل کی نظر کو بھی مجازاً کہتے ہیں مورث میراث دہندہ اور مطلق دہندہ کے معنی میں بھی استعمال۔ جسے اوسکے خزانہ میں کی ریزہ خواری کی وہ نعمت سیر چشمی کا کسیر ہوا اور جسے اوسکی لذت کی لذت اور مٹائی وہ سیر چشمی اور حاکم کا مورث ہو گیا یعنی اوسکی سیر چشمی اور دیر چشمی اگلے درجہ کی ہو گئے۔

بجولہ ماچھہ رائے سیر شش نور دیدہ ماچھہ رائے سیر شش شعلہ صمیر شش گلوے آفتاب و درفشہ
الفاظ - ماچھہ سونے یا چاندی کا علم یا شے ہو کہ نہیں پر نصب کرتے ہیں اضافت اسکی رائے کی طرف
بیانید سے سیر شش قوت و طاقت شعلہ بالضم روشنی آفتاب صمیر لادور راز پر شیدہ فشار شش از شش
اور فشار گلو کو سایہ تنگی حالت سے ہے۔

صاحل - اوسکی آئینہ صمیر ایسی روشن اور منور ہے کہ آنکھوں کو اوس سے نور حاصل ہے اور اوسکے قلب میں ایسی صفائی اور نورانیت ہے کہ اوسکا افسانہ پر تو انور غلبہ کے سبب سے آفتاب کی حالت تنگ کر دیتا
تند باران صحاب پہانش راجاب سندان دسومان فضا سجایدن جویر عین کندندان۔

الفاظ - پیمان عہد و اقرار جاب بابلیہ جو پانی میں ہوا کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ سندان بالکسر نہانی چسپ زگر اور آہنگہ سخت چیز میں رکھ کر کوٹتے ہیں سومان رینی خاکیدن چبانان پیمان پیمان
مرا ہے۔

صاحل - جاب بہت ہی بے ثبات ہے اور سندان مستحکم اور مضبوط اور پیمان کی صفت مستحکام کی ہے
لذا مصنف کہتا ہے کہ محدود حکایان ایسا سکھ اور مضبوط ہے کہ اوسکا جاب بھی بہتر نہ سندان مضبوط ہے
اور اوسکی عمدہ کی بدخیر کو فضا کا سومان بھی ریت نہیں سکتا اعوذ بالمہ من ذلک بعض نسخ میں (را)
نہیں ہے اس صورت میں (جاب سندان) یعنی چیزیکہ جاب اور سندان باشند فلک سخت و جمہاہ
بہ تصور نازکیش نشترن در رساختن و از تعقل بر و بارش کوہ در کمر باختن۔

الفاظ - نشترن بالفتح سیوتی کا بھول اسکے اقسام بہت ہیں تعقل تعقل آوردن و در یافتن بر و بار
ستحل اور حلیم کر باختن بے طاقت ہونا۔ ستحل ہونا۔

صاحل - محدود حکایان کی اس درجہ سے کہ نشترن کو اوسکے تصور سے خیالات اور نہایت ہوتی ہیں اور اس مرتبہ اوسکی بر و بارسی ہو کہ پہاڑ کو اوسکے تعقل و دریافت کی طاقت نہیں ہے یعنی نشترن کی نازکی اور پہاڑ کی سنگینی محدود حکایان کی اور بر و بارسی کے مقابلہ میں لامتناہی محبت ہے اوسکی کوئی حقیقت نہیں۔

بالا محنت نوے خوشش حریر بین خشن کو بار ایچہ کلرا خشن شیم خشن خشن۔

الفاظ - حریر بارچہ ریشمی اور بین کا حریر نہایت نفیس اور نرم ہوتا ہے بین نام ملک سمن بفتح
گل خوشبو سفید رنگ خشن بفتح اول و کسر ثانی سخت اور درشت سیم سونگنا اور بوسے خوش خشن

لشخ

نام شہر بیان مشک عمدہ اور اچھا پیدا ہوتا ہے عفن بفتح اول و کسر ثانی (عفونت) سے مشتق ہو
گندہ اور شرمی ہوئی چیز۔

حاصل۔ عمدہ و عکی عادت خوش کی ملائمت کے مقابلہ میں عین کاخر جو نہایت نرم اور ملائم ہوتا ہے
سخت اور کٹر کڑا ہے اور اسکی عادت خوش کے باع کی خوشبو کے مقابلہ میں بو بگڑا شک بھی متعفن معلوم ہوتی
ہے بعض نسخ میں (حریر عین) ہونے پہول کی نرمی سے بھی اس کے اخلاق کی نرمی بڑھی ہوتی ہے۔

پیشانی در کنگہ دگی عرصہ خاطر گوشہ نشینان و دامن در پاکی پردہ چشم خدا بینان۔

الفاظ۔ کنگہ دگی اور پاکی باضافت و بلا اضافت پڑھ سکے ہیں عرصہ میدان اور صحن خانہ۔
حاصل۔ اس کے پیشانی کی کنگہ دگی مثل دل گوشہ نشینوں کے کشادہ ہے اور اس کا دامن
پاکی میں مثل پردہ چشم خدا بینان کے پاک و صاف عین عین عین (نگاہی) ہونے کی نگاہ بپاک و صاف

منہوئی۔ نمک عمر شہد مرحمتش۔ تشنہ چو لبت ہو بکر متشش

الفاظ۔ نمک عمر یعنی مزہ اور لطفت زندگانی تشنہ چو پیاسے کا ڈھونڈنے والا۔
حاصل۔ شہد مرحمت یعنی عمدہ و عکی مرحمت لطفت زندگانی ہو اور اس کا دریائے کرم پیاسوں کو سیراب
کرنے کے لئے تلاش کرتا ہے۔

صفت۔ (نمک۔ شہد) عین ایہام تضاد ہو (تشنہ جو۔ بکر) عین تناسب (جو) عین ایہام تناسب۔

چشم پردہ آتش لوانش را بر جلوہ از قاشتش طرازش را

الفاظ۔ چشم بمعنی امید و توقع چشم زخم و نظر بدرفت مہربان و مہربانی کردن لوانش سرفرازی جلوہ
بالکسر۔ بنوعی خاص خود را ایسے نمودن اور بعضیوں نے بالفتح لکھا ہے اور مجازاً بمعنی خرام معشوق ہو
طرازش زینت و آرایش یشتوق (طرازیدن) بمعنی آراستن سے۔

حاصل۔ عمدہ و عکی رافت اور مہربانی اس درجہ ہے کہ خود لوانش اسکی امید دایتے اور اس کے قد کی بڑائی
اور زینت اس قدر ہے کہ خود زینت و آرایش کو اس سے زیبائی اور شہرت اور نموداری سے نیچے لواتر
اور طرازش کو عمدہ و عکی وجہ سے عزت اور رونق حاصل ہے۔

قر سطرے صفحہ کینش کو کوہ گاسے زنگ تلمکینش

الفاظ۔ قر لوانہ خوار و ذلیل کرنا۔ غالب ہونا۔ غلبہ کرنا کین بالکسر کینہ و دشمنی سنگ پتھر
وزن۔ قیمت و قدر۔ تلمکین قائم ہونا اور اچھی طرح قائم کرنا۔

حاصل۔ عمدہ و عکی صفحہ عداوت اور کینہ سے گویا قر خود ایک سطرے اور عمدہ و عکی تلمکین سے ہمارے ہمنہ
ایک گاس کے ہے یعنی عمدہ و عکی کا کینہ اور عداوت نہایت ہی سخت ہے اور اسکی تلمکین بردباری کہہ دیتی ہے۔

گر نہنہائے تلخ زہر اکین و بگڑہ رو پریشش خود شیرین

الفاظ - تلخ کروا لگین جہر ہوا - پر - مال مال -

حاصل - مدوح ایسا شیریں دہن ہے کہ اگر سخن تلخ تر ہو تو وہی اس کے منہ سے نکلے تو وہ بھی شیریں ہو جائی
چرب و نرمیش کر سخن را ندم مسخر از سخوان کہ میدانند

الفاظ - چرب چکنا سخن را ندم کلام کردن کہ کدما میہ ہے -

حاصل - اگر مدوح کی چرب زبانی اور نرم گفتاری کا بیان کیا جائے تو اس کا اثر ایسا پیدا ہو کہ بڑی
اور منفرد فرق نہ محسوس ہو -

در جهان نیست آن نشاط و طلال کہ کشد فعالیت از غیر حال

حاصل - مدوح کے عہد میں نیک بختوں اور مددگاروں کے دوستوں کو جو نشاط اور سرگرمی ہو بلال
حاصل ہو وہ ایسا نہیں ہے کہ کبھی تنہا ہی دوستوں کے ہمیشہ خوشحال رہے اور دشمنوں اور کدو ہشتہ لوگوں پر حال
بکشند آسمان و ابرانش کہ کشند طاق عدد و ہیکلش

الفاظ - ابرانش خمیر راج بہ طرقت آسمان (ایوان آسمان) کہ آسمان اور اس کے ستارہ وغیرہ مراد ہیں
(ایوان) خانہ بلند پیش کشادہ طاق محراب - بنا زخمیدہ - معرب (نام) یعنی خود ضد جفت -

حاصل - مدوح کے عہد و بیان کے استحکام کا بیان ہے کہ آسمان چاہے ٹوٹ جائے لیکن مدوح
کے عہد و بیان میں شکلی کبھی ممکن نہیں -

آنکہ بخاراوندید چہ دیدہ و آنکہ نشنید از سخن چہ شنید

الفاظ - چہ استفہام انکاری - یعنی پہنچ نہ دیدہ و پہنچ نہ شنید -

حاصل - جتنے اس کا خیال ہو کہ کچھ اور جتنے اس کا کلام نہ سنا یعنی دیکھنے اور سننے والا تو اس کا خیال
اور اس کا کلام سہو و بگرنج - یا یہ کہ حاصل آنکہ اور کان کے وجود کا مدوح کے خسار کا کلام کا دیکھنا اور
سننا ہے باقی خیال - یا مدوح کی خوبصورتی جسے گوش آشنا ہو دے اسے گویا کچھ نہیں سنا -

خبر تو شوق کسب فضائل و کمالات

الفاظ - توفیق اسباب غیر فنی کے صحیح کرنا اور مدافعت کرنا کسب بالفتح حاصل کردن و طلب نمودن
بالا مدح و قار و شمس بلند آسمان کوتاہ اوج و باخو فکر انا و شش زرت دریا تنگ موج -

الفاظ - وقار و تشدد و قوت - روشن و شعلہ زدن (وقود) اس کا مدح ہے اوج بلندی عجز گہرائی وقار
بہر وقار ہے کہے والا - کہ نہ تھا کہرا غیر کرنے والا اثر و دریا دریا ہے عمیق - یعنی بہر دریا تنگ موج وہ
پانی کی لہریں کم اور چوٹی ہوا یعنی آب فیلز گہرائی انہم ظرفی و کم باگی -

حاصل - مدوح کی اوج و قوت و درجہ عالی ہے کہ اس کے مقابل میں بلند آسمان کوتاہ ہے اور اس کی
تبارک و تعالیٰ کی عین دریا تنگ موج ہے یا بلند آسمان اور گہرائی دریا کی کچھ حقیقت نہیں -

پھر فقہائے داودی موم کنندہ و اماںے آئینہ در بر طوبت ترانہ سے باربدی از مغز زہر پوست چین۔

الفاظ - سجدہ عاجز کنندہ یعنی وہ امور کہ انبیا و علیہم السلام سے صاف و بیون اور عقل اور لکھا حد و مجال جانے لکھنے داودی یعنی خوش آوازی (داود) نام سجدہ پر حضرت سلیمان علیہا السلام - اللہ تعالیٰ نے اسے خوش آوازی کا معجزہ عطا فرمایا تھا اور نوح موم کی طرح اس کے ماتھے میں نرم ہو جاتا تھا (قرہ) انہیں نے ایسا دیکھا ہے رشتہ برائی باربدی یا سبب (ترانہ سے باربدی) سے ترانہ اور کلام نور فرما دے پوست چین دور کنندہ خشکی۔

حاصل - مدوح اپنی خوش آوازی کے معجزے سے سخت دلون کو شل موم کے نرم کر دیتا ہے اور اپنے ترانہ کی خوبی سے زہرون کی کیا حقیقت خود زہر کے مغز کی خشکی کو دور کر دیتا ہے یا اس کے نفحات اور ترانے نہایت بر تاثیر صنائع - (سجدہ - نذر - داود موم - آہن) بہ نسبت حضرت داود کے ہے۔

درگشن ترانہ سازی جرم زہرہ را بکل تسلیم شاگردی در تارک آرائی تو در صفحہ رقم طراز صیف عطار در ابہ نقطہ امتحان تسلیم در مرتبہ افزائی۔

الفاظ - جرم بمعنی جسم مگر لفظ کے جسم کو جرم بولتے ہیں جیسے جرم کو اکب لفظ غیر جمع اسکی (احرام) ہے تسلیم سلام کرنا - اطاعت کرنا رقم بالغ لکنا مقرر کسب اول - نئے خالی - وہ نقطہ کہ اہل ہندسہ واسطے حفظ و اعداد کے لکھتے ہیں نقطہ امتحان قلم وہ نقطہ کہ قبل لکھنے کسی چیز کے قلم کی آزمائش کے لئے نقطہ دیتے ہیں

حاصل - ترانہ سازی کے باعین زہرہ ہمت شاگردی کے پہلوؤں سے اپنے ایکوڑیب و زینت دیتا ہے اور اسکی رقم طراز صیف عطار کو نقطہ امتحان قلم سے مرتبہ افزائی ہے یعنی مدوح ایسا ترانہ ساز ہے کہ زہرہ کو اسکی شاگردی سے فخر ہے اور وہ ایسا خوش نویس یا قوت رقم ہے کہ اگر عطار واسکے امتحان

کے قلم کا نقطہ بن جائے تو اسکی مرتبہ افزائی ہو - تسلیم و سلام کرنے کے وقت سر پر ماتھے رکھنے کا دستور ہے لہذا تارک آرائی کی نسبت گل تسلیم کے ساتھ خوب ہے جو نقطہ قلم کے لئے ہوتا ہے اور سینہ خوشنویس کا اہتمام نہیں ہوتا ہے پس جب اس نقطہ کا یہ حال ہے تو تحریر کا کیا حال ہوگا اگر جب کسی عدد سے

صفر ملتا ہے تو وہ عدد دس حصہ اپنی پہلے مقدار سے بڑھتا ہے پس مرتبہ افزائی کا لفظ بھی ظاہر ہے۔

بیلبل اگر نغمات و نقش او نفس بر آئینہ و کس ترانہ خود را با حرف گل از منقار بیرون ریزد۔

الفاظ - نقش او یعنی جو نغمات کہ مدوح نے اپنی کتاب نورس میں درج کئے ہیں یا نغمات صورت مدوح اور اس کے اوصاف نفس بر آئینہ و کس ترانہ ہو اور گائے از منقار بیرون ریزد یعنی چوڑے۔

حاصل - مدوح کے نغمات اس خوبی اور لطافت کے ہیں کہ اگر بیلبل او نہیں گاؤے تو پھر اپنے سب پرانے ترانے بول جائے اور باوجودیکہ وہ بول پر عاشق ہوتی ہے مگر کسی اور کا نام ہی نہ لہوے۔

شہد فصاحت چاشنی بلاغت در کام و زبان انباشتہ و بگلید طلاقت قفل لکنت از درج بیان برداشتہ

الفاظ - فصاحت بالفصح کشادگی سخن و تیز زبان شدن بلاغت تیز زبانی و در سبب بہر تنبہ کمال

درایہ اوکلام و رکام و زبان یعنی خلاق کے مبدعین انبیا شین حج کرنا۔ ڈھیر کرنا طاقت بالفتح روانی
و کٹاؤگی زبان لکنت لگانا اور غلڈگی و سخن و رج بالضم و با بعض نسخ مین (در) ہے بمعنی دروازہ
سیان یعنی بیان خلاق۔

ضمیمہ۔ مباحث کی شیرینی جسے ممدوح نے سامعین کے کام و زبان کو بلا غبت کی چاشنی عطا
کی۔ یعنی اسکی فصاحت کی وجہ سے وہ بھی بلیغ ہو گئے اور بلاقت کی کمی سے لکنت کا فضل بیان کے درج
دوازہ سے کہوں و یا یعنی تفصیل تیز بیانی اور طاقت لسانی ممدوح کے بیان سے لکنت بالکل جاتی رہی
دشمنی بیا نش تمام طبعان و صبح طرازی برسانی اولیش کو تارہ درکان و زبان و رازی۔

الفاظ۔ شام طبع کو دن کم استعداد سیاہ دل و جاہل صبح طرازی جلا پر دازی و روشن سازی کو تارہ و کاناوان
کم منعم بے شعور۔

حاصل۔ ممدوح کی خوش بیانی اور وضاحت سے کو دن اندھے تھیں و اسبھی عقل کی راہ جانے لگے اور لوگوں بیان
و ادائی برسانی سے کم عقل نادان زبان و رازی اور وضاحت و بلاغت کا دم بھر نہ لگے۔

دسترس بھائی سرہ کجا است کہ فطرتش بر طاق بلند نہادہ و قدرت نریذاری الفاظ سنجیدہ کہ است کہ فصاحت بیجا کی قیمت
الفاظ۔ دسترس قدرت و توانگری و سامان سے کہ یہ ہے سہرہ بالفتح۔ زرخا و بیجا عیب و شہرہ سنجیدہ
بر طاق بلند نہادون مشہور کردن و محفوظ داشتن۔

حاصل۔ کیونکہ سنجیدہ معانی کی قدرت کہاں ہے اس لئے کہ ممدوح کی فطرت نے طاق بلند پر او کو کہ
دیا ہے یعنی کوئی اب کہاں سے لاسے جو تھے وہ تو ممدوح نے مشہور کر دیئے۔ یا یہ کہ ممدوح نے اپنے کمال لسانی
سے اس خوبی سے او اسکے اور ایسے مرتبہ عالی پر پہنچا دیئے کہ کہنا با تہد و ناگاہ یہ بے بہرہ ہو سکتا ہے اور
اس خوبی سے کوئی ادائ نہیں کر سکتا ہے۔ اور عہدہ و سنجیدہ الفاظ کوئی کہاں سے پاسے وہ جتنے سے او کو ممدوح
کی فصاحت نے پہلے ہی سے خرید لیا ہے۔ یا یہ کہ او نے بیجا زمین اس تہد و پاسے کہ قیمت او کی ادائیگی قیمت
کا کیا حساب پھر کیسے کوئی خرید سکتا ہے۔ لطف تناسب الفاظ ظاہر ہے۔

عبارت راباکی لولوی عدن و الفاظ رالوی فیروزہ کن۔

الفاظ۔ کو کو موتی (لالی) اسکی حج ہے عدن ملک مین امیک جزیرہ کا نام ہے موتی و لالے مشہور مین
فیروزہ کن یہ نسبت نئے کے صاف اور اچھا ہوتا ہے۔

صنائع۔ (لو کن) مین صنعت تصاد ہے۔

حاصل۔ ممدوح کی عبارت مین عدن کے موتی سیاب ہے اور الفاظ مین فیروزہ کن کی سی تازگی و صفائی
ہے۔ چونکہ الفاظ غریب غیر مشہور ہوں فصاحت کے خلاف ہے لہذا فیروزہ کن نے زیادہ تر لطف دیا ہے۔

مشتوی از غوی سخی جہد ساختہ تر و تابجا نا بد سے ہنر

الفاظ - چرخ آسمان اور سببید یا بعضی مقابل شعری بالکسر و برائے مفتوح مگر اہل فارس برائے مکشور
بر وزن دہلی پڑھتے ہیں -

حاصل - مدوح کے بلند گفتاری کے سبب آسمان بیت دکھائی دیتا ہے یا اس کی گفتار عالی کے مقابلہ میں
آسمان بیت ہے اور اس کے اشعار ایسے بلند مرتبہ اور ایسی چمک دمک کے ہیں کہ شعری مشاہدہ ان کے الفاظ میں ایک
صنائع - (شعری - اشعار) میں صفت اشتقاقی ہے -

بادائش ادا رسید نما و عاشق گفتش شنید نما

الفاظ - ادا بالفتح - رسانیدن - رساندن - گزاردن - بیان کردن - خوبی حرکات و آواز معشوق اگرچہ
یہ مصدر نہیں مگر بعضی مصدر ہے -

حاصل - ادا نے مدوح کی خوش ادائی کے سبب سے رسانی پائی اور مدوح گفتار پر شنوائی عاشق ہے -

کو جزا و زویا ام استادی کو س شامی بنام استادی

الفاظ - بنام استادی چونکہ اکثر فقارہ جاے بلند بیجا ہے لہذا استاد کو بام سے تشبیہ دی ہے -

حاصل - مدوح کے سوا اور کسی استاد کو یا شاہی دونوں میں کمال ہم نہیں پہونچا یا اور شہرت نہیں پائی -

زبہ شہر یا عادل - کامگار کامل - موم دل - آہنیں پیمان - منت سبک - عطا گردن - کوہ وقار - گاہ نقاد

دل رام کن - خاطر شکار - شیرین گوئی - عشق کار - جرم درو - وطن درو و غریبان ساز - تواریخ

زبہ وغرور پردار - دل در عنان - صبر از بے دوان - از ہمد بر کنار و با ہمد در میان - یوسف غنچ -

حسن پناہ - ابراہیم نام کعبہ در گاہ -

الفاظ - شہر یا در دگار شہر - کنایہ از بادشاہ بزرگ کامگار مقصود آہنیں منسوب بہ آہن نہایت مستحکم

و مضبوط سنت احسان نہادن وقار بالفتح - تکمیل - حکم - گرانباری و آہستگی - اور بالکسر مفرس ہے -

فقار بالکسر و بفتح قات - کینہ و دشمنی و غدا در ہم - مطیع و فرمانبردار کار اور درو و دوون (کاشتن) یعنی پونا

اور (درو و د) یعنی کاشتکار امیرین - مخم جرم - کے ساتھ ملکر اسم فاعل ترکیبی ہونگے تو اصنع بضم ضاد

و عا دروتنی غرور بضم نین یعنی فریفتن پردار اھر (پرداختن) کا بعضی غالی کردن عنان باگ - اختیار

حاصل - کیا اچھا بادل مقصود در کامل بادشاہ ہے دل کا جرم عمد و پیمان کا مضبوط منت اس کی سبک

اور عطا اس کی گراں (یعنی بہت کچھ دیتا ہے مگر احسان نہیں رکھتا ہے) حکم و بر دباری میں کوہ ہے او کوئیدی

میں گماں کے مثل ہلکا پہلکا دونوں کا مطیع اور شکار کرنے والا شیرین کلام در کوئی اور اگر تلخ اور سخت کلام تو وہ تلخ

اور تحمل کرتا ہے عقوبت کرنے والا جرم کا کاشنے اور صاف کرنے والا اسافرون اور غیر آشتادون کے دونوں

گھر کرنے والا تو اصنع اور فروتنی کرنے والا غرور سے خالی دل اس کا اس کے قابو اور اختیار میں صبر اس کے

فرمانبرداروں میں سے باعتبار باطن کے یا دالہی بین علاقہ کا تارک اور باعتبار ظاہر کے معاملات و

مالکی انتظام میں مصروف چہرہ اوسکا مثل چہرہ حضرت یوسف کے ہے اور حسین جیسا کہ اوسکے جہاں سے
صن کا قیام ہے ابراہیم اوسکا نام ہے درگاہ اوسکی مرجع خلائق و زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ بعض نسخہ میں
(عنان) کی جگہ (عنا) بالفتح بمعنی رنج و مشقت کے ہے یعنی صابر اتنا کہ کیسے ہی بڑا صدمہ ہوا اور دل
رنج میں مبتلا ہو مگر صبر کا تہ سے نہ جھانے پاس ہے۔

کہ از روز ازل در دیوان و پیش الی در پیش چہرہ با اولیٰ صفیر سے نرفہ دہر چہ دلپذیر و خاطر خواہ اور بد قلم تقدیر بران مرتبہ
حاصل۔ کاف بیان یعنی اوس بادشاہ متصف بصفات بالاکو ازل ہی سے عطیے الی نے کسی چیز کے عطا کر نیوز
کو تا ہی اور کمی نہیں فرمائی اور جو کچھ مدوح کو مرغوب و منظور تھا قلم تقدیر نے وہی لکھ دیا ہے۔

سال و ماہ عمر اید پیوندش در سیہ خیابان عشرہ سوم و علاحدہ فضائل و کمالاتش در مفرسکان این سپہر معتم
الفاظ۔ خیابان کیاری عشرہ سوم اکیس سے تیش تک ساکنان سپہر معتم ہا ملک مقرب۔
حاصل۔ اوسکے اید پیوند عمر کے سال و ماہ عشرہ سوم کے خیابان میں سیر کر رہے ہیں یعنی عمر اوسکی پیش سے یاد
اور تیش سے کم ہے اور اوسکے کمال و فضل کی شہرت فلک معتم تک پہنچی ہے۔ بعضوں نے سال و ماہ
سے مطلق مدت عمر مراد لی ہے اور (ماہ) ذکر تبعاً سمجھا ہے۔

کافر خست انا کہ برخوان ہنر با ستادیش ایان نیارند و تخم شکر شاگردیش در زمین کام و زبان نگارند۔
الفاظ۔ کافر خست نا شکر و ناسپاس کہ نعمت پا کر اقرار نہ کرے اور شکر منعم کا بجا نہ لے کر تخم شکر در کام و زبان
کاشتن منعم کی نعمت کا اقرار اور شکر بجالانا۔
حاصل۔ جو لوگ اوسکی استادی کے مقررین اور نعمت شاگرد ہی کی جو اونہیں نصیب ہوئی ہے اوسکے وہ
شکر گزار نہیں وہ کافر نعمت ہیں اور ناشکرے۔
زبان شکر خود گزشت۔

حاصل۔ یہ فقرہ علیحدہ مصنف کا مقولہ شکر گزاری کے عذر میں ہے کہ ہے کہ یہ قدرت کے اور کے منہ
میں ایسی زبان ہے کہ مدوح کی نعمت اور بخشش بے انتہا کا شکر ادا کر سکے۔

بندل زر و سیم ہمایاں ہنروران سنگین کو بہ بخشیدن معنی و مضامین دیوانہ سے شاعران رنگین۔
الفاظ۔ بندل خرچ و صرف کرنا اور دینا ہمایاں بالفتح و بالکسر روپیہ کی تہیلی طویل جو اکثر مکرر باندھتے ہیں۔
حاصل۔ مدوح نے زر و سیم بسبب اپنے قدر دانی اور دریا دلی کے ہنرمندوں کو اسقدر عطا کیا ہے کہ انکی
ہمایاں بہاری اور بھر گین ہیں اور معنی و مضامین اپنے فضل و کمال و فیض سانی سے شاعران و بوالہو
اسقدر تعلیم فرمائی اور اونہوں نے انچ دیوانوں میں دیج کر کہ ان کے دیوان رنگین ہو گئے ہیں۔

بالطریق و معنی از جملہ معانی النامی کہ در جریۃ اشعار این شاخو ان ثبت است اشعارے میر و۔
الفاظ۔ یکد یعنی نقطہ دو۔ لفظ (یک) صبر کا فائدہ دیتا ہے معانی النامی بیاسے حروف۔ وہ معانی

بادشاہ نے مہذہب کو انعام دے یعنی تعلیم فرمائے جریدہ دفتر و تختہ اشعار بافتح جمع شعر و قسح و اسب و بالکسر آگاہی و ادب
صنائع (اشعار - اشعار) میں جنیس ہے اور گوٹھ کا نام ہونا زیادہ تر مناسب ہو کیونکہ آئندہ اسب کی لاغری مذکور ہو
حاصل - جو معانی انعامی میرے جریدہ اشعار پر ثبت ہیں لیکن محمد دے نے اس پر اصلاح فرمائی ہے اور عین کے
فہم و معانی کا اظہار کرتا ہوں۔

روزمری و تقریبی یوزر بہ خدمت اسب لاغری شعرے چند گوشے گذار استادگان مجلس بہشت نشان میشد۔
الفاظ - یوزر اسکی ہندی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ پانگ چنے کو کہتے ہیں
اور (یوزر) اس سے چوٹا ہوتا ہے مگر داغ و رنگ میں مشابہ ہوتا ہے تھر صورت جانور درندہ داغدار ہوتا ہے
استادگان حضرات مجلس یہ غلطی ہے درت ذات محمد دے مراد ہے۔

حاصل - ایک روز بادشاہ کے حضور یوزر کوٹھانے کی تصریح اور گوٹھے کی دیباچہ کی خدمت میں چند اشعار
پڑھے جاتے تھے۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشعار طہری کے طبع ازاد ہوں گے اور لوگ پڑھتے ہوں یا خود
نظوری سناتے ہوں اور (میشد) کہنا اور اپنی طرف اشارہ نہ کرنا بطور انکار ہے۔
شاید کہ در خاطر ہم گذشتہ باشد۔

حاصل - پڑھتے وقت حضار کے دل و عین یہ خیال گذرنا ہو۔ (ہم) بمعنی ہمدگر۔

کہ طبیعت عالی بہ کمالی از خود را منی نشدہ والا خیال را فریبی دھکر را صید افگنی بہت۔

الفاظ - فریبی موٹایا اور مجازاً بمعنی بسیاری و زیادتی۔

حاصل - جو خطہ و عین گذرا اوس کا بیان ہے۔ کہ طبیعت عالی بادشاہ نے کمالی اور کم توچی کی اور از
خود اور عہد معانی اور مضامین بلند کے ظاہر کرنے پر راہنی نہوی ورنہ محدود کا خیال فریبہ اور اوسکی فکر صید
افگنی ہے یہ ممکن نہیں کہ وہ فکر اور غور کرتا اور مضامین عالیہ نہ پیدا ہو جائے۔

آئین را عیبت فرستش در یافتہ یہ بہت بربست معنی و تشبیہ برساترین ادایان رفت۔

الفاظ - آئین یعنی خطہ مذکورہ بالا عیبت فرست غیور و اشک بر بندہ پدیرہ سخن ہے اندیشہ گفتن۔
بیان رفت یعنی بیان شد۔

حاصل - محمد دے اپنے فرست غیور سے یہ امر مسجد گیا اور معنی و تشبیہ کے کمال خوبی ادا اور حسن
تقریر سے اوسے بیان کے بعض نسخہ میں (قریب بربست دسی معنی) ہے جیسے بولتے ہیں کہ تیس چالیس
معنی کے قریب اوسے بیان کے۔

کے آگاہ اگر عین یوزر را فریبی دھکر دے صید جاہر کلین داغدار بندہ ہم بہت کہ بجلی از جلد بیرون جہد۔

الفاظ - یہ پتہ کلین اوس میں آہنی کو کہتے ہیں جس میں بہول کی شکل کا حلقہ بنا ہوتا ہے جلدی بالکسر
یہ صید ہی چپتی و چالاک جلد بالکسر بربست اور چپڑا۔

حاصل۔ ان دو معانی انعامی سے ایک یہ ہے کہ پوزیشن فریب اور توانا ہے کہ اگر اس کو رنگون اور پٹھون کی
تجزیروں اور داغون کی گلیوں سے سوچیں نہ باندھیں تو خوف ہے کہ جھٹ پٹ اپنی جلد بہاڑ کی نکلیا ہے۔ (رگ
پے) کو تجزیروں اور (داغون) کو گلیوں قرار دینا اور جلدی سے جلد بہاڑ کے کو دجانا کیا عجیب بہ لطف لکیر معنی
دیگر انیکہ ضاعت و ناتوانی این آپ بنائیت کہ ہنگام تصویر کش ہر گاہ ہر فلم تجزیروں کی دست پابند اور اپنا اقتدار
کردہ وار بر زمین نقش بند۔

الفاظ۔ غایت انتہا۔ حد۔ درجہ کمال۔ تصویر کش بھٹی شین راجہ بسو سے آپ۔ صورت بنانا اور تصویر
کینچنا تجزیروں کی پیاسے تختہ باصل مصدر دست پابند غالب آید قدرت پابند بعض نسخ میں (دست دہ) ہے
یعنی محال شود گردہ بالفتح شاخا آورده پس ہوا کو لاکہ نقاش باریک کہ پڑے کی پوٹلی میں باندھ کر تصویر کینچنے کے
لئے استعمال کرتے ہیں یعنی اولاً اس سے خاک اور نشان بنا کر پھر تصویر بناتے ہیں۔

حاصل۔ معانی انعامی میں سے دوسرے معنی یہ ہیں۔ کہ ضعف و ناتوانی اس گھوڑے کی اس درجہ ہو
کہ اس کی تصویر بھی قلم کے بار کی محفل نہیں اور ہر قلم چلا اور نقش ہوئی اور ہر گھوڑا سٹل گردہ کے
زمین پر گرے کے نقش سا بن گیا۔ مثل گردہ کے نقش بنانا گھوڑے کی ناتوانی زیادہ ظاہر کرتا ہے
کیونکہ گردہ سے جو نقش بنایا جاتا ہے وہ بہت ہلکا اور ضعیف ہوتا ہے۔

قسم پرستی کہ درین سخنان تکلف نیست۔

حاصل۔ معانی انعامی یا نواشاہ کے ختم ہوئے اب مصنف کہتا ہے۔ ریاستی کی قسم یہ معانی جو مروج
نے انعام فرمائے ہیں اس میں اوستے کچھ تکلف نہیں کیا ہے بلکہ بیباختہ اور بلا تکلف اور سربان فرمائے ہیں۔
و این طور سخنان تکلفی درخور برداشت و دریافت حوصلہ ماست و گرنہ معینش گران تر است کہ بار سبکی
بر گردن توانایان سخن بند۔

الفاظ۔ درخور یعنی ثالث و دوامحدولہ ساکن۔ لائق و سزاوار۔ حوصلہ یعنی صادمملہ۔ جانوروں
کا پوٹا کنیہ ہے طاقت اور قوت سے اذان یعنی چان یا اذان قسم سبکی خفت و ذلت توانایان سخن
استادان کامل و ذہین و خطین بار سبکی بر گردن نہادوں سے تحمل و سبک کردن و بزرگوں و بزرگوں
حاصل۔ اولاً مصنف نے قسم کھائی کہ اس کلام میں تکلف نہیں اب کہتا ہے کہ اسطر کے سخنان تکلفی
جو مروج نے فرمائے ہیں وہ ہمارے فہم اور دریافت کے لائق ہیں یعنی اگر یہ اس کے اعتبار سے تو تکلفی نہیں
مگر ہمارے نسبت کر کے یہ نہایت تکلفی ہیں۔ یا یہ کہ مدوح کو اس میں تکلف کرنا پڑا اور آپس الفاظ و معنی
لافی پڑا کہ ہمارے فہم و ادراک میں آئیں یعنی محدود کے معنی بہت گران اور باری ہیں کہ بڑے بڑے
سخن و روزہا کے گردن سبکی یعنی ذلت و خفت کا بار رکھتے ہیں اور انہیں اپنے فہم سے عاجز کرتے
ہیں۔ بعض نسخ میں (اذان گران ست) ہے یعنی محدود کے معنی لیے گران ہیں کہ فیہون کو ذلیل و خفیت

کہتے ہیں جبکہ (ازان) بمعنی چنان کے کہیں اور اگر بمعنی (ازان قسم) کہیں تو یہ معنی ہونگے کہ ممدوح کے معانی اور معانی سے کہ فیسم اون کے متحمل ہو سکیں اور او نہیں سمجھ سکیں بہت وقیح و باریک ہیں۔ لیکن ممدوح ایسا لائق و فائق ہے کہ اس کے کلام کے سمجھنے کی کسی کو لیاقت نہیں ہے اس کا یہ کلام جو ہم لوگوں کے سمجھ میں آگیا تو اس وجہ سے کہ وہ اس کی لیاقت کے جب سے اپنے مرتبہ سے گرا اور محض بے تکلف ہے اور ممدوح نے خود اپنے کلام میں ایسا تکلف کیا ہے کہ ہماری سمجھ کے لائق ہو گیا

ارباب استدعا اور صحبت کتابخانہ کہ مکان فیض الہی است و مکتب خانہ اوستادان معنی اعلیٰ شاگردان اعلیٰ حضرت ظل الہی روزی باد۔

الحفاظ۔ کتاب خانہ اپنے کتاب خانہ ممدوح مکتب جائے کتابت۔ یہ تھا لفظ وہ معنی دیتا ہو جو (مکتب خانہ) سے مقصود ہوتے ہیں مگر اہل فارس لفظ (خانہ) زیادہ بھی کر دیتے ہیں جیسے (سحرگاہ۔ جایگاہ) ہیں گاہ۔

تشریح۔ (ارباب استدعا) مضاف الیہ مقدم (را) بدل اضافت (روزی) مضاف مومخودون ملکہ خبر فعل ناقص (صحبت کتابخانہ) ہیں (کہ) بیانہ (مکان فضل الہی است) معطوف علیہ (د) حرف عطف (مکتب خانہ اوستادان معنی) مفسر (اعنی شاگردان اعلیٰ حضرت ظل الہی) مفسر مفسر مفسر ملکہ معطوف معطوف علیہ ملکہ بیان ہو ابی بیان سے ملکہ اسم ہو افعیل ناقص کا (باد) فعل ناقص اسم اور خبر سے ملکہ جملہ ہوا۔

مجال۔ نوی استدعا و دن کو ممدوح کے کتب خانہ کی صحبت نصیب رہے اور وہ کتب خانہ کیسا ہے فیض الہی کی جگہ ہے اور تمام علوم دینی و دنیاوی و مان حاصل ہوتے ہیں اور وہ کتب خانہ اوستادان معنی کا مکتب ہے کہ وہ بادشاہ کے شاگرد ہیں اور وہان فیضیاب ہوتے ہیں اور تسلیم پاتے ہیں۔

تخصیص آنجا کہ ہمہ چار عایت و مناسبت مرغبت۔

الحفاظ۔ آنجا مراد از دو تختہ حضور مرعی ملحوظ و رعایت کردہ شدہ۔

حاصل۔ کتابخانہ کی محبت ارباب استدراک کو نصیب ہو اور خاص کر اوس جگہ کی محبت اور حاضری اور بین نصیب ہو کہ وہ ان ہر ایک جگہ پر ہر چیز کی رعایت اور مناسبت رعایت کی گئی ہے یعنی دولت خانہ بادشاہی میسر ہو کہ کتب خانہ میں فقط رعایت علم و ادب کی ہوگی اور دولت خانہ میں مراعات ہر امر کی مری ہوگی۔
چنانچہ دیوان عدل و داد و دیوان و مجلس عیش و نشاط و ریاستان میدان و دیوانہ کاری جو دستاورد فرزانہ و خوبی و ہنر در کتابخانہ مقرر است۔

الفاظ۔ دیوانداری کپہری عورتی فکر و تحقیق حاصل۔ بعض تہنیں اچانچہ انہیں ہے بہر حال یہ رعایت اور مناسبت مقام کا بیان ہے کہ دولت خانہ شامی میں ہر ایک امر کی رعایت ہے دفتر عدل و داد کا ایوان میں اور عیش و نشاط کی مجلس سبتان میں اور خود دستاورد کی کچھری خزانہ میں اور فضل و ہنر کی تحقیقات کتابخانہ میں مقرر اور معمول ہے یعنی کوئی فعل اور کوئی امر واقعہ و ہنر فی الحقیقت غائب شدگان کے معر خود را در پوست کشیدہ کتاب نام نہادہ تنگ در ہنر شستہ اند یعنی از حاضران و مستفیدان اند۔

الفاظ۔ غائب شدگان جو کہ حضور میں حاضر نہیں ہیں معزز خلاصہ لیاقت و نکات علمی و فنیہ طبع سے مراد ہے در پوست کشیدہ مراد کتاب بنانا اور مجلد کرنا اسلئے کہ اکثر کتاب کی جلد چمڑے کی ہوتی ہے تنگ در ہنر شستن نہایت رنجیدہ و لول شستن و زارش و تقاضا کردن۔

حاصل۔ جو لوگ کہ حضور میں حاضر و موجود ہیں اور نہ مستفید ہونے میں تو کچھ شکایات شبہ بھی نہیں جو لوگ کہ موجود ہیں میں اور انھوں نے نکات علمی اور اپنی طبیعت کے نور سے کچھ مضامین جمع کر کے کوئی کتاب نشانی اور لوگوں کی ناقدری اور زافمی کے سبب سے رنجیدہ اور ملول ہیں وہ بھی حقیقت میں مدوح کے فیض سے مستفیض و مستفید اور منبر احصار کے میں کیونکہ وہ مطالب کی قدر وانی کرتا ہے یا اصلاح کر کے قبح و مقم سے پاک کرتا ہے۔ یا یہ کہ جو لوگ کتاب بنانے کے نازان و مغرور ہیں وہ بھی حقیقت میں مدوح ہی سے مستفید و فضیلا ہیں کیونکہ مدوح کی تعلیم و غیرہ ایسی شایع ہے کہ کئی شجر کا اوس سے محروم رہنا ممکن نہیں ہے یا یہ کہ کچھ حاضری ضرور نہیں بلکہ مدوح کا حال صفائی قلب و باطن میں مثل حکماء و اشراقین و ہدایان و اہل حق کے ہے اوس کے نزدیک تعلیم و تلقین میں حاضری ظاہری ضروری نہیں ہے۔

و تعلیماتیکہ در باب شعر و شاعری شہیدہ شدہ از پاس اقتضائے مقام و متانت بنا سے کلام و انشراح و اشعار و الیتام و اختتام و تفصیل و توضیح و اجمال و ابہام و پیچیدگی عبارت و شوخی اشارت و جہت معنی و وجود لفظ و چپانی رابط و کتاب و زری حروف و کرسی شہیدی و ترکیب شستہ و لبت قانیہ و تلاش کیفیت و صافی سیر و پاک زبان و عرفی و زری و ہنری و زاری و زاری و زاری قبول و انشال انہما در خطبہ کتاب تو میں کہیں سلسلے جان از دیر آوازہ است مرقوم گردیدہ۔

الفاظ تعلیم سکھانا باب مقدمہ دروازہ جمع اسکی (ادب) ہے ازبانیہ پاس نگہداشت اقتضا خواہش اور
 بجا ہونا مقام جمع اسکی (امقامات) ہے شائستہ مضبوطی و شائستہ الشراح کشادہ دل ہونا افتتاح شرف
 و ابتدا کرنا یعنی کلام کا ابتدا کرنا اسطر حر کہ التزام خاطر ہو الکیام بھی ہوستن یعنی کلام کا اسطر حر ملا ہونا کہ جہاں
 و علمیہ معلوم ہوا اختتام ختم اور تمام کرنا تفصیل فصل اور جدا کرنا کو صیغہ واضح اور روشن کرنا اجمال محال بیان
 کرنا ابہام مبہم اور پوشیدہ کرنا تسخیر کی عبارت یعنی عمدہ اور پسندیدہ عبارت ہو کہ جملہ فقرات اس کے ہونے پر معلوم
 ہوں در فقرات میں کلمات کی باہم کمی و بیشی منوشوخی اشارات و پلیمات کہ اس کے دیکھنے سے بڑا لطیف حاصل
 ہوا اور دل چھین ہو جائے شہمت یعنی غفلت و جلالت جو دت جید اور نیک اور خوب ہو نا چہ پانی رابطہ جو رابطہ
 کہ ایک فقرے خواہ باہم الفاظ میں ہو وہ بہت خوب و مضبوط ہو تنگ و ریزی حروف و او مفتوح باہم منقطع
 اور خوب ملا ہونا۔ حروف کا اسطر حر واقع ہونا کہ اس کے درمیان میں سولے اس حرف کے کوئی اور حرف
 نہ اس کے یعنی جس حرف کا حق جس جگہ پہنچو وہی حرف اوس جگہ واقع ہوا (ریزی) کو بالکل مل بھی پڑ سکتے ہیں یعنی دریا
 میں شگاف اور درزیاتی نہ رہے اور حروف کے درمیان میں کسی اور حرف کی گنجائش نہ ہو۔ خیاط کو ریزی کا
 سکتے ہیں کہ وہ در نہ کو خوب ملا تا ہے کسی شینی ترکیب یعنی ترکیب کلام کا عمدہ اور بلند مرتبہ ہونا بہت بندش
 تافیہ پیچھے آئی والا ماخوذ (توق) سے۔ اور باصطلاح میں مصرعہ کا حرف آخر مع حرکت ماقبل یا اول حروف اور
 حرکات معینہ کا مجموعہ چھین سے بعض کا باختلاف الفاظ و مساوی مصرع خواہ بیت آخر یا حکم آخر میں مکرر
 لانا واجب یا تسخیر ہو پاکی زبان الفاظ کا شستہ و با محاورہ ہونا عرق ریزی جہ و حمد و کوشش زاری رونا
 و عاجزی (زاری حصول) میں اضافت سبب بجا سبب ہے در یوزہ گری گدائی۔

حاصل۔ ممدوح سے جو تعلیمات شعور و شاعری کی بابت سنی گئیں وہ کتاب نویس کو جسکی تمام دنیا میں شہرت
 ہے خلیہ میں مرقوم ہوئی ہیں اور ازبانیہ اقتضا مقام سے (و امثال اینها) نگاہ ادب میں تعلیمات
 کا بیان ہے یعنی شاعر کو چاہیے کہ ان امور نہ کورہ کا لحاظ رکھے اور شعر و سخن میں ان امور کی رعایت کرے
 لہذا لکھ کر کہ میں تعلیماتش در پیرانہ سری ترقیات جوانی می لازم رہا شمسواران این فن عنان بر عنان گزاف
 الفاظ میں بالضم برکت پیرانہ سری پیرایا ترقیات جوانی اضافت مطروف کی طرف طرف کے یا اضافت
 مصدر کی فاعل کی طرف یعنی وہ ترقیات کہ جوانی میں پائی جاتی ہیں یا جو ترقی کہ جوانی کرتی ہے شمسواران
 این فن بر سرے بر سرے شاعر و سخنور عنان بر عنان تاخشن برابری و ہم سہری کرتا۔

حاصل۔ خدا کا شکر ہے کہ اوسکی تعلیمات کی برکت سے پیرانہ سری اور بڑھاپے میں جوانی کی ترقیات کرتا
 ہوں اور بڑے بڑے سخنور و کلام کا مقابلہ و ہم سہری کرتا ہوں۔

وچہ ترقی ازین زیادہ خواہ بود کہ آفتاب ترتیبش بر تو عا طفت اندامہ غفائی را طموری ساختہ۔
 الفاظ۔ عا طفت عطا و توجہ و مہربانی کرنا عطا بالفتح۔ پوشیدگی و گمنامی (غفائی) یا عے بہت بانی

صاحب گمنامی کہتے ہیں کہ طہوری کا پہلے بھی تخلص تھا طہوری صاحب طہور و صاحب شہرت و تخلص مصنف حاصل۔ اور اس سے زیادہ کیا ترقی ہوگی کہ اس کے آفتاب تربیت نے اپنے پر تو ما طفت سے خفائی گمنامی سے مجھے طہوری و صاحب شہرت کر دیا۔ اگر پہلے طہوری کا تخلص خفائی تھا تو بیان واقع ہے ورنہ صفت اہتمام و درخشاں پیرائی گزارا برہم انبار ملک الکلامیت کہ بعدیل و انبار است۔

الفاظ شغل پیرائی آراستگی نخل و باغبانی گزارا برہم نام کتاب تصنیف عادل شاہ انبار شریک ملک الکلام کلام کا پادشاہ۔ اشارہ ملک فنی کی طرف ہے کہ طہوری کے خسر تھے بادشاہ ملک الشعراء و نیکو خطاب دیا تھا حاصل اپنی ترقی کا یہ بھی بیان ہے کہ بسبب عنایت و توجہ بادشاہ کے خفائی سے طہوری ہوا اور اسکی تخلص سے گزارا برہم باغبانی میں پیشیل اور پیدل ملک الکلام کا شریک و مقابل ہوں ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کتاب گزارا برہم کا دیا جہ ملک فنی نے بھی لکھا تھا۔

دفر حش ژانوزانوے اصل و محرش دوش بدوش اعجاز۔
الفاظ۔ رانوزانو اور دوش بدوش برابر و ہمسر محرش بالکسر فسون اور جادو اور فرقتہ کرنا۔
حاصل۔ یہ فقرہ ملک فنی کے وقت میں ہوا کہ محش میں یعنی شریک اور مقابل ایسے شخص کا ہوں کہ ادنی کلام او سکا بڑے بڑے استادوں کے کلام کی ہسری کرتا ہے۔

آرے شنادرے قطرہ بیازوے موج دریا سہتا قر و شنائی دندہ بیر تو خورشید جان آرا۔
الفاظ۔ آرے فارسی اسم فعل ہے یعنی قبول دارم اور مجھنی بلے ایجاب کے واسطے ہی آتا ہے شنادرے شنادرے کتندہ اور تیرنے والا قطرہ اور ذرہ سے خود طہوری مراد ہے دریا۔ خورشید سے ملک فنی یا بادشاہ مراد ہے و شنائی بیازے مصدری مرکب ہے دریا اور شنائی کہ خفت شنائی کا مخففہ روٹی ہے۔ یا مزید علیہ (روشن) کا ہے۔
حاصل۔ یہ ہے کہ قطرے کو شنادرے کی قوت و دریا کی قوت سے ہے اور ذرہ کی حکم دیک آفتاب کے پر تو کی وجہ سے ہے۔ اندونون فقر و ن کو اگرچہ ملک فنی اور بادشاہ کی طرف ہی منسوب کر سکتے ہیں مگر طہوری اور بادشاہ کی طرف منسوب ہیں یعنی مجھے جولیاقت حاصل ہوئی ہے وہ بادشاہ کی توجہ اور عنایت سے ہے۔

باوجود شغل ملک گیری و رعایت احوال رعایا و لشکری یا جگت گردنی یعنی استاد ہی عالم ہر گردن گرفتار و زحمت تربیت شاگردان کشیدن عرض التفات و مرحمت است ہمہ خلاق و روزگار و ہمہ بار بار استعداد
الفاظ شغل بالضم و بالفتح و بضمین و بضمین۔ کار رعایت نگاہداشت رعایا محکوم و نگاہداشتہ شد
لشکری بیازے مصدری جمع ہے اور واحد و فون پر اسکا اطلاق ہو سکتا ہے جگت گردنی بیازے مصدری لفظ ہندی معنی تمام عالم کا استاد۔ مرکب ہے (جگت) بمعنی عالم اور گرد (و) بالضم بمعنی استاد و مرشد و سردار قوم سے یاے مصدری اسمین اہل فارس کا تصرف ہے۔

حاصل۔ اب پیر بادشاہ کی طرف منسوب ہوتا ہے کہ باوجود ملک گیری اور رعایت احوال رعایا اور

لشکر کے شغل کے جگہ گروہی کا بار گردن پر لینا اور شاگرد کی تعلیم کی محنت اختیار کرنا اس سے فقط اہل خلق
وزمانہ و اہل استعداد پر التفات و مرحمت کی غرض ہے۔

کہ قابلیت انما ضایع نامہ و آیتنا بجز وانی بہرہ سند گرد۔

الفاظ۔ انما یعنی اہل حق و روزگار ضائع بہرہ و بیکار ہوا یعنی ارباب استعداد خط حصہ وانی پورا و کافی۔
حاصل۔ تربیت و تعلیم اس لیے کرتا ہے کہ اہل روزگار کی قابلیت خاک میں نہ لجا سکے اور اہل استعداد اپنی
استعداد و خوب بہرہ سند ہوں۔

تاشققت و عفویت را این پایہ نباشد بہتخت بادشاہی برآمدن دست نہد۔

الفاظ تاشققت بالفتح مہربانی پایہ مرتبہ و درجہ۔

حاصل۔ چپ تک اس درجہ کی شققت اور مہربانی جیسی کہ بادشاہ کو اپنی رعایا اور بزرگ پستون
پر مہرعی ہے نہو اس وقت تک تخت بادشاہی پر بیٹھا حاصل نہیں ہوتا ہے یعنی حق تخت یعنی بادشاہی کو
و تادیرجم و مہربانی دریا نشود گوہر دارائی و فرمانروائی بکنت منفید۔

حاصل۔ اور چپ تک رحم اور مہربانی میں مثل دریا کے نہو جائے بادشاہی کا موتی یعنی دولت بادشاہی

تفوق بادشاہان بہربانی و شققت است نہ بقرض و طول مملکت۔

الفاظ تفوق برتری نمودن مادہ اسکار فوق ہے مملکت بادشاہی و سلطنت۔

حاصل۔ بادشاہوں کا تفوق اور اوکی عظمت و شان مملکت کی لاابائی و چڑائی سے نہیں سہکتا جسکی

قبضہ میں ملک زیادہ ہو وہی بادشاہ فائق ہے بلکہ بادشاہ فائق وہی ہے کہ رعایا پر مہربانی و شفقت

کر زیادہ کرے مہر عجم شہنشاہ تہران کو مہربان کر۔

حاصل۔ شہزادشاہنشاہ وہی ہے جو بہت مہربان ہو۔

مہر تیش ہر رخ ہر خندیدہ دیگر گریہ ہر ترش لباط اشک پیچید۔

الفاظ۔ ہر رخ کسی خندیدن او سکی طرف ملتفت اور متوجہ ہونا دیگر یعنی بارگرباط ہر رخ ہر

لباط پیچیدن لب تہ گسترش ہر رخ ہر خندیدہ ہر لب پیچید ہر لب ہر لب پیچید۔

حاصل۔ او سکی مہربانی اور عنایت جنہی طرف متوجہ ہوئی او سب پر او نے مہربانی فرمائی تو اس شخص

کو خوشی دہی نصیب ہوئی اور کبھی و طول و مہموم نہوا۔

طفلیکہ سرانگشت مہربانیش بکید لب تہ گزندہ ہر لب تہان مادر نگریہ۔

الفاظ۔ بکیدن چوٹ اکزندہ اسم فاعل رگزیدن سے و انتہا سے کاٹنے والا رگزیدہ اسم مفعول

حاصل۔ در صورت صبیحہ اسم فاعل یعنی گزندہ وادیت دہندہ مہربانی ممدہ رح کی ایسی لطیف و نازک

اور آسودہ کنواری ہے کہ اگر وہ لطف شیرخوار پر مہربانی کرے تو وہ طفل شیر مادر کو بھی بھول جائے

یاد کیا کہ باوجودیکہ وہ طفل محض ہے تیز و بے شعور ہوتا ہے مگر اس کے دل میں بادشاہ کی مہربانی کے اثر سے ایسا ترجمہ پراہم جاتا ہے کہ کبھی بستان مادر کو اذیت نہ پہنچائے اور بستان مادر نہ چوسے۔ اور در صورت صغیر اسم مفعول یعنی گزند و اذیت یافتہ حاصل یہ مانوگا۔ کہ کبھی اوس طفل کے لب بستان مادر کے اذیت یافتہ نہ ہو اور اوسکو بستان مادر کے چوسنے کی حاجت ہی نہ ہوئی۔ اس صورت میں (نگر دید) کو اگر دید (میر نون) فنی بعض نسخ میں لکھا ہے یعنی اوس طفل کو مہربانی مدوح سے وہ لطف و آرام حاصل ہے کہ بستان مادر سے وہ گویا اذیت یافتہ ہوا بقول حضرت سعدی علیہ الرحمۃ مصرعہ از دہن بستان پر بس کہ اعرف بہشت است۔

تقریب حرف مہربانی از نقل مہربانی کہ سزا اختیار و سبیل اختیار این خاکسار بقدر راست قلم تحریر زبانی الفاظ۔ تقریب نزدیک و قریب کر دیا اور اہل فارس اوس علت اور وجہ کو کہتے ہیں جسکی وجہ سے کوئی کام کیا جائے حرف مہربانی یعنی ذکر و کلام مہربانی مہربانی مہکلامی سبیل گہسترین قبیلہ و دستاویزی زبان دانشمن مہکلام ہونا اور اوس کے ساتھ کلام میں موافقت کرنا زبان و تشن کلام کرنے پر آباد ہونا اور کچھ کہنا۔

حاصل۔ جو مہربانی اور الطاف و حکم و عزت کو رہے ہیں اوسکی تقریب میں قلم جاتا ہے کہ بادشاہ کی مہکلامی اور مہربانی جو میرے ساتھ واقع ہوئی ہے اور وہ میرے اختیار و اعتبار کی سند ہے نقل کرے اور وہ یاقین بیان کرے۔

از اسجا کہ عجز را با غرور گفتگو نیست۔

حاصل۔ اوس سبب سے کہ عجز اور غرور با ہم مقابل ہے یہ فقرہ تمہید ہے چونکہ بادشاہ کی شان عالی تھی اور ظہوری کی کوئی حقیقت نہیں ان دونوں میں ہمکلامی کیسی غیر ممکن معلوم ہوتی ہے اسلیے مصنف نے ایک دلیل اور تمہید قائم کی ہے کہ جب طرح عجز کو غرور کے ساتھ ایک طرح کا لگاؤ اور مقابلہ ہے کہ غرور اپنے مقابل کو ضرور عاجز اور عاجز اپنے مقابل کو ضرور مغرور اور مغرور تصور کرتا ہے اسلیے طور پر مجھ کو بھی مدوح سے لگاؤ اور تعلق ہے (عجز) سے صاحب عجز اور غرور) سے صاحب غرور مراد لے سکتے ہیں۔

دقتی در کینگاہ فرصت مروض شد۔

الفاظ۔ کمین گاہ فرصت باضافت یانی (کینگاہ) جاے پناہ شدن بقصد دشمن و شکا نصرت

بالضم بکاری و تنہائی از کار۔

حاصل۔ مدوح سے ایک بدن بوقت فرصت میں دشمن کی

کہ محرومی سعادت بساط ہوسے چون تحمل بے صبران از حد گذشت۔

الفاظ۔ بساط ہوسے یعنی حضوری بی صبران اگر جمع ہے مگر ذات مصفا کی طرف اشارہ ہے جیسے

مصرعہ شیر کو ناکتف بازوی گردان بیند۔

حاصل۔ ممدوح سے بین نے عرض کی کہ سعادت حضور کی محرومی حد سے متجاوز ہو گئی جیسے کہ ہر
تخل حد سے گزریا ہے۔

و بارشہائی بردوش سبکرو جان خوش گزانت۔

الفاظ۔ سبکروح دہ شخص جسکی ہر عیش میں گزری اور ظریف خوش طبع۔ خود مصنف مراد سے خواہ
یعنی بسیار و نہایت اور یعنی بہتر و پسند کے بھی آتا ہے۔

حاصل۔ اور میں نے یہ عرض کی کہ آپکی حضور کی اور صحبت سے تنہا اور دور رہنے کا بار چہ نہایت بار ہے۔
یہ عبارتیں نمکین تر از شور محبت فرمودند۔

الفاظ۔ عبارتیں میں یاے توصیفی ہے کلام قدما میں واسطے فرق ترکیب توصیفی کے ترکیب اضافی سے
کثیر مستعمل ہے جیسے غلامی عاقل شور بالضم نمکین و نک و غوغا و فریاد۔

حاصل۔ ممدوح نے مجھے ایسی عمدہ اور نکین عبارت سے جواب دیا کہ اسکی نمکینی محبت کی نمکینی سے
بھی زیادہ تھی لیکن بڑے مزے کا جواب دیا۔ اور جواب آگے مذکور ہے۔

کہ اگر تنہا بودی چون شریک داری مقبول ساخت۔

الفاظ۔ محی بودی یاے مخاطب چنین بودی یاے مجہول۔

حاصل۔ ممدوح نے جواب دیا کہ اے ظہوری اگر تو تنہا ہوتا البتہ تیری قول کے مطابق ہوتا اور حضور
دامی کے حصول میں۔ ضائقہ ہوتا جب تو اس ام میں اور بھی شریک رہتا ہے اور تیرے اور بھی ساتھی
ہیں تو تجھے صبر و تحمل کرنا لائق ہے۔ (تنہا) اور (شریک) میں کئی صورتیں ہیں ۱۔ تو تنہا نہیں
ہے کہ تیری رعایت کجا ہے بلکہ بہت سے متعلقین داس دولت پر بھی حالت گزر رہی ہے کیونکہ ہو سکتا
کہ ایک شخص کو ترجیح دیجائے پس صبر کرنا ضرور ہے ۲۔ تو تنہا میرے فراق میں مبتلا نہیں ہے
مجھے بھی تیری جدا جی شاق اور ناگوار ہے اس میں بھی تیرا شریک ہوں جب طرفین سے یہ حال ہے
تو میری استغاثی پھر دل نہ کرنا چاہئے اور راضی برضا رہنا چاہئے۔ صورت اول میں کمال لطف و
حرمانی عامہ عمدہ ہے کہ مقصود ہے اور صورت ثانی میں لگاؤ و معشوقانہ۔ بعضوں نے (شریک)
سے ملک فقی کہ کتاب نورس کے دیباچہ لکھتے ہیں ظہوری کا شریک تھا اور (محرومی سعادت بسا
بہشتی) سے زمانہ نصیحت دیباچہ کتاب نورس مراد لی ہے مگر یہ تو چہ خوب نہیں۔

کسی چہ سازد۔ بدیت یکیت جان دور و صد ہزار نیز نگیت۔ میزان فضول چہ سازم بہ گفتگو و نیاز

الفاظ۔ نیز نگ۔ جادو۔ جادوگری۔ طاسم۔ جیلہ۔ اول نقش تصویر یعنی خاکہ فضول بالاضافہ
جمع فضل بمعنی زیادہ۔ لفظ اول زیادہ گوارہ شخص کہ غیر ضروری کاموں میں مصروف رہے
بالکسر حاجت۔ محتاج آرزو مند۔ میل و خواہش۔ اظہار محبت۔ تھو در دیشان۔ حرص۔

حاصل۔ ممدوح کا جواب تو تم گھبراہٹ سے مصنف کا مقولہ ہے (کسی چہ سازد) کہتا ہے کہ اپنی ذات سے وہ کیا کرے یعنی میں کیا کروں اور کیونکر اپنے دل مضطر کو تسکین دوں کہ میری ایک زبان میں ہزاروں نیرنگ عاشقانہ مہرے اور موجود ہیں اور اس کے محبت کے اظہار میں کہ جی و نہایت ہے اپنے کلام کو کہنا تنگ طول دون۔ یا حالت دوری کے عذر میں مصنف کا مقولہ ہے کہ کوئی کیا تو ہزاروں نیرنگ عیلاج کرے ایسے معاملات میں کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے ممدوح کی جان تو ایک ہے اور سیکڑوں طرف کی اور میں نیرنگ یعنی ہر شخص اپنے طور پر اس سے انتفاع کا خواہاں اور توجہ خاص کا طلبکار ہے۔ یا یہ کہ ایک جان ممدوح ہے اور ہزار مطلقات اور صد ہا انکار اس کے متعلق ہیں اب اس سے زیادہ میں کہنا تنگ اپنی گفتگو سے نیاز آمیز کو طول دون یعنی استہزاء اخلاق و عنایت کا مزہ ہے کہ نفس نفس ہزار ماخلوق کی دل رازی کرتا ہے اب اور تقریر و گفتگو بیکار ہے۔ بعض نسخ میں اس بیت کو دو علیحدہ علیحدہ مصرعہ کر کے لکھا ہے اور مصرعہ اول کی عبارت میں بھی تغیر و تبدل ہوا ہے (کے چہ سازد) بوجہ ان و صد ہا شریک) یہ مصرعہ تتمہ جو اب بادشاہ کا ہے یعنی وہ شخص کیا تدبیر کرے کہ ہزار مطلقات اور طالب رکھتا ہو اور ہر ایک یہ چاہتا ہو کہ اس ایک جان سے علیحدہ علیحدہ انتفاع اور توجہ خاص حاصل کرے۔ مصرعہ ثانی (دفعہ اول) چہ سازم بہ گفتگو سے نیازم) مصنف کا مقولہ ہے کہ اپنی گفتگو سے نیاز کو کہنا تنگ طول دون۔ بعضوں نے (کے چہ سازد) کو کلام باسابق کے ساتھ بادشاہ کا مقولہ قرار دیا ہے یعنی اسے طور ہی جب اس امر میں تیرے اور بھی شریک ہیں تو کوئی کیا کرے یہ تیری قیمت کی بات ہے۔

اگر تشریح عشرت دکن بردارم خلفے را از وطن برجاؤرم۔

الفاظ۔ غربت بالضم مسافت دکن کی تخصیص اسوجہ سے ہے کہ ممدوح بادشاہ دکن تھا۔

حاصل۔ جو عیش و عشرت کہ ملک دکن کی مسافت اور غربت میں اسباب الطاف و ملازمت ممدوح کے حاصل ہے اگر اس کی تشریح بیان کروں تو ایک عالم اپنے اپنے وطن چھوڑ کے دکن کی مسافت اور غربت کو اختیار کرے۔ یا یہ کہ جو عیش و عشرت اس ملک دکن میں چھوڑ کر چاہے اشتیاق و الطاف ممدوح کے حاصل ہوئی اگر بیان کروں تو اس کے سننے سے اور لوگ غربت اختیار کریں اور اپنے اپنے گھر دن سے چل کر رہیں ہوں۔

و تاب این رشک ہم ندارم۔

الفاظ۔ رشک بالفتح حد و غربت۔

حاصل۔ عیش و عشرت میں اعیاروں کی شرکت کا رشک مجھے سہاڑا لگا۔ یا یہ کہ اغیار جو میرے عیش و عشرت پر رشک کریں گے اس کا تحمل میں نہ ہوں گا خواہ خواہ مجھے صدمہ اور رنج ہو گا۔
 و اگر ازین حرف زبان می بندم بر غفلت بعضے ہوشنا بیان و در ماندگان میترسم۔

الفاظ - حرف سخن و کلام - زبان بسترن خاموش بہنا اور سکوت کرنا -
 حاصل - اگر اس تقریر پر سکوت کرتا ہوں تو بین نہیں ہوں کرتا ہوں کہ بعض وقتا باخبر و رہانہ بادشاہ کے مہر احم و اشفاق
 سے غافل و محروم رہیں -

وایقدر بے رحم ہم نیست -
 حاصل - ایسا بے رحم بھی نہیں ہوں کہ نہرا رہا بندگان خدا کو ایسی دولت سے محروم رکھوں -
 مثنوی - مسکن عیش و عشرت است دکن ، لب لغزیت فترت و وطن

الفاظ - مثنوی بالفتح (مثنی) بالفت مقصورہ کی طرف منسوب ہے اور مثنی کے معنی دو دوس کے ہیں
 الف مقصورہ موافق قاعدے کے یا نسبت کے کہنے سے ملتا ہے اور ہو گیا - چونکہ مثنوی کی ہر بیت میں
 دو دو قافیہ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اس سبب سے اسے مثنوی کہتے ہیں مسکن جگہ سکونت و مکان
 قیام لب لغزیت فتادین یعنی تکلیف کشیدن لب و وطن کے جملہ حروف واسطہ الشفقتین ہیں کوئی حرف
 ایسا نہیں کہ دوسکے ہونے میں دونوں لب یا ہم ملین -

حاصل - ملک دکن عیش و عشرت کا جگہ قیام ہے مسافر و نکو دہان ایسا آرام ملتا ہے کہ وطن کے
 نام سے ہی اونکے لب آشنا نہیں ہوتے ہیں اور وطن کے نام سے بھی وہ تکلیف پاتے ہیں -

مینت از صبح روز وصل عجیب ، خندہ برانشراح شام غریب
 الفاظ - خندہ یعنی زہر خندا و خیر زندگی کی ہمیشی - بعض نسخ میں اس مقام پر (ریشک) ہے انشراح شکستگی
 حاصل - ملک دکن کے مسافروں کی شام میں وہ شکستگی اور لطف حاصل ہے کہ اگر روز وصل کی صبح اوپر
 زہر خندا اور ریشک کرے تو عجیب اور عجیب کا مقام نہیں -

نغمہ ناسے غریب ریخت ز ساز ، بہت آرسے شہ غریب نواز
 الفاظ - غریب شاہ - عجیب - مسافر - بہت فعل ناقص ضمیر راجع بجانب بادشاہ اسکا اسم ہے اور
 خبر اسکی (شہ غریب نواز) ہے -

حاصل - حمد و تحسین اپنے ساز سے عمدہ عمدہ نکات نکالتا ہے اور حقیقت میں وہ بادشاہ علم موسیقی کے
 استاد و نواز کا استاد ہے (نغمہ - ساز - نواز) کا باہم مہماں ہونا خالی از لطف نہیں -

در سخن بر کشید منتر پرست ، لفظ و معنی غریب دارد دوست
 الفاظ - منتر از پرست کشیدن لب لباب اور خلاصہ نکات اور کمال موشگافی اور باریک بینی -

حاصل - حمد و تحسین کا لب لباب نکال لیا ہے اور پلہ درجے کی موشگافی و باریک بینی کو فن سخن
 میں کام فرمایا ہے اور معنی و مضامین عمدہ اور نادر کو پسند کرتا ہے - بعض نسخ میں (لفظ معنی غریب)
 بلاد اور مہر کی ہر لفظی اوس لفظ کو دوست رکھتا ہے کہ معنی اوسکے غریب ہوں -

رفیق از کوسہ الفیض مباد و بیچکس در وطن غریب مباد

الفاظ - در وطن غریب ماندن وطن میں بے صاحب و تکالیف مبتلا رہنا۔

حاصل - محدود کے کوچہ سے کسیکو چلا جانا الفیض تو اور کسیکو وطن میں غربت و مسافرت حاصل ہونے پر جو شخص دکن یا محدود کے کوچہ سے چلا جائے اگرچہ وہ اپنے وطن میں اسکا جانا ایسا ہے کہ وطن میں بھی اسکو مسافرت کا فزع اور رکھ آئے یعنی یہ عیش و عشرت تو الفیض نہوگی خواہ مخواہ تکالیف و مشقتیں میں مبتلا رہے گا۔ مصرعہ ثانی مصرعہ اول کی تشبیل کے طور پر ہے۔

معنی صورت و فاد و فاق پر زہر مارا بختش تریان

الفاظ - معنی یعنی روح و حقیقت و اصل سے زہر مارا ہے۔ صدمات اور مصائب و حوادث مراد ہیں تریان دو اسے مرکب دافع زہر - یہ (تریاک) کا معرب ہے۔

حاصل - محدود و فاد و دوستی کی جان سے اور اسکی محبت ہر زہر کے لئے تریان اور ہر آفت اور صدمہ کی دافع اور عزیز ہے۔

صیت خود را کہ سرکشور داد و بھر بخیر ہر نہر در داد

الفاظ - صیت آوازہ و شہرت سرکشور داد یعنی کشور سرداد و شہر ہونو و شیر فکار کر لیا اور پڑو قابو میں کر لیا (سجود) سے ہے ہنر و داد سے بفرینہ مصرعہ اول (سر) مخدوف ہے یعنی سرداد۔

حاصل - محدود کا اپنی شہرت ملکوں ملکوں پہلانا اسوجہ سے ہے کہ ہر نہر و فریقہ اور سخن و کلام حاضر ہو۔ یہ بھی کمال ہنر پروری ہے کہ بغرض اجتماع اہل ہنر اسنے اپنے آپ کو مشہور کیا اور اسکی تہنیت کرنا مقصود نہیں۔

قسم جان بزد گانی او کو خیرا کس بہرانی او

حاصل - مصرعہ ثانی مصرعہ اول کا بیان ہے یعنی محدود کی زندگی گانی کی قسم کما کہ جان اسکا مقبرہ کہ سوای محدود کو محدود کی بہرانی کے مقابلہ میں کسی آدمی کماں ہے اور جیسا وہ بہرانی ہے ویسا کوئی نہیں ہے ہر ایک مصرعہ علیحدہ علیحدہ مضمون کا بھی ہو سکتا ہے یعنی محدود اسدرجہ ذمی عظمت اور عزیز ہے کہ جان بھی اگر قسم کماں تو محدود کی زندگی کی قسم کماں سے اور یہ ظاہر ہے کہ قسم اسی چیز کی گمانی جاتی ہے جو نہایت مہتمم اور کمال عزیز ہو اور جب محدود کے ساتھ جان کی یہ کیفیت تو اسکی عزیز و محبوب بن گیا کیونکہ جان بہت عزیز اور پیاری ہوتی ہے۔

نامہ در خواندن ہنر بیان رعل در آتش العجل گویان

الفاظ - پو بیان دو ان رعل در آتش یعنی ہنر اور مضطرب - فاعل اور مفعول کا ایک عمل ہے کہ مضطرب و بیقرار کرنے کے واسطے کوڑے کی رعل پر لکھ کے آگ میں ڈالنے میں اسکی اثر سے شخص بیقرار ہو جاتا ہے۔

مصنطرب و بقرار ہو جانا ہے العجل جلد و کمال محبت۔
حاصل۔ مدوح کے خطوط اہل ہنر کے طلب میں ہر طرف پوچھنا اور العجل گویا ان بقرار و فضل و درخش
 میں اپنے اہل ہنر کو طلب میں محبت کر رہے ہیں۔
 اگر عذر دراز نفسی گفتہ شود کوتاہی با شد۔

الفاظ۔ دراز نفسی کن یہ درازی تقریر و تطویل کلام سے کوتاہی یعنی قصور عقل و فہم یا عمر سخن یا اپت
 و صلیگی و مہمتی۔

حاصل۔ مصنف کو اب اس دیباچہ کا ختم کرنا مقصود ہے لہذا اقتضای اس کی شروع کی اور اختتام کرنے
 کی وجہ ایک یہ بھی ہو ا کرتی ہے کہ اب یہ کلام طویل ہو گیا لوگوں کی دماغ خراشی ہوئی لیکن یہ وجہ مصنف
 کو بیان کرنا منظور نہیں لہذا کہتا ہے کہ اگر میں اپنی تقریر کی طولانی کا عذر کروں تو یہ میری کم مہمتی ہے ہمارے
 مدوح کے مدح میں جہاں تک زبان یاوری کرے ہے محل اور گراں نہیں جبکہ عذر کیا جائے۔
 ابن مدح و ثناء دیگران نیست کہ عذر تطویل کلام باید گفت و محبت اطنا ب باید کشید۔

حاصل۔ یہ مدح اور لوگوں کی نہیں ہے کہ اگر تقریر طولانی ہو جائے تو لوگوں کو ناگوار ہو ورنہ یادہ گوئی
 سے شرم نہ لگی اور نہ نا پڑے بلکہ یہ ایسی مدح ہے کہ اس کے سننے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ یہی
 جسکی یہ مدح ہے اس کے اوصاف سننے کے لوگ مشتاق رہتے ہیں۔ یا اسکا مدح کثرتہ اب
 فضیح و بلیغ ہے کہ اس کے کلام سننے کے لوگ خواہان اور مشتاق ہیں اور مداحوں کی طر کا نہیں ہے۔
 سامعہ در سعادے نیتقادہ کہ در شکر گذاری ناطقہ نباید شش شد۔

حاصل۔ قوت سامعہ کو مدوح کی مدح کے استماع سے ایسی سعادت حاصل نہیں ہوتی کہ اسکو
 ناطقہ کی شکر گذاری واجب نہ ہو۔ یعنی عذر کیا اس مدح کے سننے سے سامعہ ناطقہ کی شکر گذار ہے۔
 وزارت دانی گفتن تشنگی شنیدن ہنوز می آید۔

الفاظ۔ تشنگی یعنی خواہش و طلب۔
حاصل۔ عذر دراز نفسی کا کیا ذکر اسے کلام کی شادابی اور عمدگی سے میرے فہم میں ہے کہ باوجود فقر
 بیان کے شنیدن یعنی قوت سامعہ کو خود ایسی تک اشتیاق اور خواہش میرے کلام سننے کی ہے
 اور وہ کالیا ذکر۔ شادابی کلام کی اسوجہ سے ہو کہ ایسے مدوح ذی مرتبت کی مدح میں ہے یا مدح
 ایسا شیرین و طیب اللسان ہے۔

اما چون آخر سکوت عجب ہر دمان سخن خواہد بود و ہا ہم اہرام کعبہ اختتام لیتہ۔
 الفاظ۔ سکوت عجز جو سکوت اور خاموشی کہ بسبب مجربیان کے ہو اور آم نیت۔ حاجی سفر حج میں
 مقام میقات سے اہرام باندھتے ہیں یہی پارہ و دختہ پنا اور حجامت بنوانا اور عطر و تیل لگانا اور

اور اسوہی اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں (احرام کعبہ اختتام لبسن / اختتام کا غم کر لینا۔
 حاصل۔ مگر جب یہ امر ضرور ہے کہ انجام کو غیر کا سکوت دہن سخن کے لئے ضرور ہو جائے یعنی سبب عاجزی
 کے آخر کو مجھے سناٹ رہنا پڑے گا اس لئے دعا مانگے ہی کعبہ اختتام کا احرام باندھا لیجئے آمادہ ہو گئی۔ اہل سخن
 کا اکثر دستور ہے کہ مدح کو دعا پر ختم کرتے ہیں۔

مصرعہ کو اجابت لب بایں باز کن
 الفاظ۔ کو کجا آئین قبول کن دعا را۔

حاصل۔ قبولیت اور اجابت کمان ہے آئے میرے دعا پر آئین کے۔ اس مصرعہ میں اول تو (انجا)
 کو غائب قرار دیا ہے پھر بضمیر ام مخاطب مخاطب بنایا ہے گویا کہ اوسکے پکارتے ہی ہوئے وہ آگئی۔ ظاہر
 ہے کہ جب اجابت خود آئین کے تو اوس دعا کی اجابت میں کیا شک۔

نعل۔ کعبہ اہل دل ابراہیم باد۔ قبلہ نہ چرخ ہفت اقلیم باد

الفاظ۔ نہ چرخ ساوان آسمان اور ایک کرسی اور ایک عرش ملکہ نو آسمان ہوئے۔

حاصل۔ یہاں سے دعا شروع ہے جہاں آئین کہنے کو اجابت کی تلاش ہوتی ہے۔ اسی خدا اہل دکان
 کعبہ اور آسمان وزمین کا قبلہ ابراہیم یعنی ممدوح رہے۔ رعایت (کعبہ۔ ابراہیم) (نہ چرخ۔ ہفت اقلیم) کی
 خلاصہ ہے۔

ازمہ نوشت دستے بر زمین و پیش قدمش چرخ تسلیم باد

الفاظ۔ پشت دست بر زمین نہادن عز و عظیم نمودن۔ تسلیم اور سلام کے وقت بسبب خمیدگی کے ہاتھ
 کو ماہ نوے تشبیہ تام ہے۔

حاصل۔ چرخ کو ممدوح کی قدر و رفع کی عظیم ماہ نوے تسلیم اور نصیب رہے۔ بعض نسخہ میں (را)
 کی جگہ (در) ہے یعنی ممدوح کی قدر و منزلت کے آگے آسمان کہ ماہ نوے پشت دست بر زمین ہے
 اور عاجزی اور عظیم کر رہا ہے تسلیم میں رہے۔ اس صورت میں مصرعہ اول حال ہے۔ ماہ نوے
 یعنی بزرگ ماہ نوے۔

ہمتش ترکیب لفظ کم خواست برکات سرکش ز اختلاط میم باد

الفاظ۔ سرکش منہ زور نافرمان اختلاط ملنا اور خطا پہونا۔

حاصل۔ ممدوح کی ہمت عالی زیادتی عطا ہے وہ بھی نہیں چاہتی کہ لفظ (کم) کا وجود جان میں باقی
 رہے پس اسے خدا کا ہمیشہ اختلاط میم سے سرکش رہے اور مرکب ہو کر صورت (کم) کی نہ پیدا کرے
 کش میں ایہام ہے اسلئے کہ (مرکز) کا ف کہ بھی سرکش کہتے ہیں۔

نفی تھفیف از سخایش و دست در نیک بدرامدہ تسلیم باد

حاصل۔ محدود کی سخاوت سے تخصیص کی نفی واقع ہے یعنی اس کی سخاوت کیلئے ساتھ خاص نہیں
نیک و بد اور ہر کس و ہر کس کو فردہ ہو کہ اس کی سخاوت عام ہے۔

تاہیذ پر عیش و عشرت انعام، عیشہا کے عیش تقسیم باد

حاصل۔ جب تک عیش و عشرت کو کوئی تقسیم ہوا کرتے اور دنیا میں بقائے عیش رہے یعنی ہمیشہ
خیانت تک اور سوت تک حملہ اور تمام عالم کی عیش محدود پر تقسیم اور اسے حاصل رہے۔

تائیکتا حمایہ را امید بہت، حاسدش را دل و دینم پریم باد

الفاظ۔ کیتا بہت دل و دینم پریم، ذات وعدہ لاشکر یک خداوند قہار سے مراد ہے۔

حاصل۔ تا وقتیکہ خدا سے واحد سے تمام مخلوق کو امید ہے اس کے حاسدون کا دل اس کے خود
سے دل دینم پریم یعنی ہمیشہ اور اب تک اس کے حاسد اس سے خالی نہ رہیں۔

عقل کل در مزرع استادش، خوشہ چین خرمن تعلیم باد

الفاظ۔ عقل کل اہل فارس اکثر حضرت جبرئیل پر اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں مزرع کیلئے
بوسنے کی جگہ خوشہ چین نفع حاصل کنندہ خرمن اکریاں۔ (خر) معنی گلان (من) معنی ٹوبہ

حاصل۔ حضرت جبرئیل نے بڑے بڑے استاد و محدث سے تعلیم لیا کریں۔

داستان شہزادہ بستان خوش، غیرت گلزار را بہیم باد

حاصل۔ داستان یعنی یہ کتاب اس دعا پر ختم ہوئی کہ محدود کا چہرہ بسبب خوبی کے نہ
کرنے والا گلزار را بہیم کار ہے۔ فقط

تمام شد

ملا نظری فقرات مترادف و متضاد معنی و عبارات از منہاج و بدائع و تشبیہات و تمایزات و کنایات و استعارات کہ عقلاً و
عروفاً و احاطہ مکان بہت ملکوت۔ اشرام الفاظ متناسب و متماثل فقرات متضادہ خوب کوہ و استعمال استعارات و تمایزات و کنایات و
جملہ علوم و فنون بہرہ دانی برداشتہ خصوصاً دین و علم و تقویٰ و اخلاص و اقا و پیر و دل و فقرات مترادف و متضاد معنی و عبارات و
طبیعت و تشبیہات کہ بہر فقر و فقر نظری پائیدار و بہر بہت۔ نزاکت خیال و بہت مضامین و زراعت کہ ناظر
تحقیق خط کامل مینواید یافت۔ اہتمام ترکیب اضافی و مرکبات و مضامین و مضامین الہیہ چنان نحوہ کہ
راحت و اکثر چارہ معانی کثیر مطلق ساخت۔ اسے مزار بنا و طریق تحریرش را خود باقی است و از
تقدم علیحدہ۔



CALL No. { 1915 50141 } ACC. NO. 12943

AUTHOR _____

TITLE _____

Acc. No. 12943

Book No. 543

Class No. 1915 50141

Author _____

Title _____

Acc. No. 12943

Class No. 1915 50141

Book No. 543

Author _____

Title _____

Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date



MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

